

# ضرورتیں

ایم اے ملک

کوئی بھی جرم کتنی ہی اعلیٰ منصوبہ بندی سے ہی  
کیوں نہ کیا جائے، اپنے پیچھے کوئی نہ کوئی معمولی  
سنا، خفیف سا، ہلکا سا نشان ضرور چھوڑ جاتا ہے،  
قانون کے محافظ اگر باریک بینی، مستقل مزاجی  
اور ایسی ذہنی صلاحیتوں سے اس نشان کو تلاش کریں  
تو نہ صرف ہل جرم کا بلکہ مجرم کا سراغ بھی مل جاتا ہے،  
ایک بے گناہ عورت کی المناک داستان جو بے گناہ  
تھی مگر واقعات و شواہد چیخ چیخ کر اس کے  
قائلہ ہونے کی گواہی دے رہے تھے،  
ایک ذریعہ وکیل کی ذہانت کے کرشمے،

سراخز ساقی، تجسس اور عدالتی مویشی گافیوں پر  
ایک بھرپور مغربی ناول کے مکمل تلخیص،

سے اچھی طرح واقف ہو چکی تھی۔ ٹریفک سگنل پر سرخ  
روشنی کا اشارہ جل اٹھا تو پیری مین نے اپنی کار روک دی  
اور عادت کے مطابق وہ الوداعی ہیلے ہوئے ہجوم پر ایک  
نظر ڈالنے لگا۔ سگنل کی روشنی سبز ہوئی اور پیری مین  
اپنی کار آگے بڑھاتے ہوئے ڈیلا سے مخاطب ہوا۔

”تم نے کچھ نوٹ کیا؟“

”کیا...؟ کیا؟“ ڈیلا ایک دم چونک اٹھی۔

”اس طویل آوم اسٹریٹ کے ہر موڑ پر ایک دو شیزہ  
کسی کی فکٹر دکھائی دے رہی ہے۔“ مین نے انکشاف  
کیا۔

”تو اس میں نوٹ کرنے والی کیا بات ہے؟“ ڈیلا نے  
بیزاری کے عالم میں کہا۔

”یقیناً مین کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ

”پیری مین کی یہ عادت اس کی گمشدگی میں شامل تھی  
کہ اسے جب بھی موقع ملتا وہ گرد و پیش کا جائزہ ضرور  
لے لگتا تھا۔ اطراف میں بکھرے لوگوں کی حرکات  
وسکنت پر ایک نظر ڈالنے سے شاید اس کی جبلت کی  
تسکین کا سامان فراہم ہوتا تھا گو کہ یہ عادت ایک عام  
شخص کی نظر میں محض افسوسناک اوقات ہوتی تھی مگر پیری  
مین کی اس عادت نے اسے کئی کیسوں میں کامیابی سے  
ہمکنار ہونے میں بڑی مدد کی تھی۔

اس وقت وہ عدالت میں پورا دن بڑا مصروف  
گزارنے کے بعد بڑے خرابی انداز میں گاڑی چلا رہا تھا  
اس کی ساتھ والی سیٹ پر اس کی مسکری ڈیلا اسٹریٹ  
بھی خاموش بیٹھی تھی۔ ڈیلا اسٹریٹ اتنے عرصے سے  
پیری مین کے ساتھ تھی کہ اب وہ اس کی عادت و اطوار



پھیل گئی لیکن نوٹ کرنے والی بات یہ ہے کہ ان تمام دوئیزاؤں نے ایک ہی لباس پہنا ہوا ہے کہہ رہے رنگ کا لباس اور نگل میں فراس کے علاوہ تمام دوئیزاؤں قد و قامت کے لحاظ سے تقریباً یکساں ہیں لوٹ خود ہی دیکھ لو۔“

ڈیلا نے اگلے موڑ پر کھڑی ایک اور لڑکی پر نظر ڈالی وہ کسی فیکسی یا اسٹریٹ ٹارگیٹ منظر لگتی تھی۔ واقعی اس نے بھی دوسری دوئیزاؤں کی طرح کہہ رہے رنگ کا لباس زیب تن کر رکھا تھا اور نگل میں فر کا مظہر موجود تھا۔  
”واقعہ آپ کے مشاہدے کا جواب نہیں۔“ ڈیلا تو صنفی انداز میں بولی ”ہو سکتا ہے اگلے موڑ پر بھی اسی حلیہ کی کوئی دوئیزہ کھڑی ہو۔“

”اؤ دیکھتے ہیں۔“ مین نے مسکرا کر گاڑی کی رفتار بڑھادی  
مین کا خیال بالکل صحیح تھا۔ اگلے موڑ پر بھی ایک خوبصورت دوئیزہ کہہ رہے رنگ کا لباس پہنے اور نگل میں مظہر ڈالے کھڑی تھی۔

”آپ نے اب تک کتنی دوئیزاؤں کی موجودگی محسوس کی ہے؟“ ڈیلا نے پوچھا  
”میرے خیال میں پانچ یا چھ لڑکیوں کو دیکھا ہے۔“  
یہ کہہ کر اچانک مین کے چہرے پر ایک چمک نمودار ہوئی ”چلو واپس چل کر چیک کرتے ہیں۔“  
ڈیلا، مین کے اس مزاج سے آگاہ تھی اسے علم تھا کہ وہ جب تک ان یکساں لباس اور قد و قامت کی دوئیزاؤں کے بارے میں مطمئن نہ ہو جائے گا ان پر نظر رکھے گا۔

گاڑی پارکنگ لائن پر روک کر مین اور ڈیلا نیچے اتر کر اس موڑ پر پہنچے جہاں وہ منظر دوئیزہ کھڑی تھی تو مین نے بھی انداز میں اپنا ہیٹ بلند کیا۔  
”کیا آپ ہی۔“ دوئیزہ ایک لمحے کو ٹھکی اور مین کی طرف دیکھتے ہوئے جملہ ادھور اچھوڑ دیا۔  
”میرا نام پیری مین ہے“ مین نے تعارف کرایا۔  
اور یہ میری سکریٹری ڈیلا اسٹریٹ ہے۔

”اوہ! ہاں!“ خود دوئیزہ کے چہرے پر مایوسی دوڑ گئی ایک لمحے میں اس نے خود پر قابو پایا اور بولی ”میں تمہیں جانتی ہوں عدالت میں نے تمہیں دیکھا ہے اور اخبارات میں بھی تمہاری تصاویر دیکھتی رہتی ہوں“ دوئیزہ نے

ایک سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”مگر آپ۔۔؟“  
پیری مین نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔ ”معاف کیجئے گا خاتون! اپنے جیس کے ہاتھوں مجبور ہو کر رکا ہوں اور صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم سب دوئیزاؤں نے کیا کسی خاص ایکٹیوٹی میں حصہ لیا ہے۔ یا اپنے کسی منگیترو وغیرہ کو بے وقوف بنانا چاہتی ہو۔“

”منگیترا بے وقوف۔۔“ دوئیزہ زیر لب بڑبڑائی اور پھر جلدی سے بولی ”مگر تم سب دوئیزاؤں سے تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں تو یہاں صرف اکیلی ہوں۔“  
”یقیناً اس موڑ پر تم اکیلی ہو۔ مگر ہم پچھلے سات آٹھ موڑوں پر تم جیسی ہی خوبصورت دوئیزاؤں کو کھڑا دیکھتے ہوئے آئے ہیں ان کا لباس بھی تقریباً یکساں ہے تمہاری طرح۔“

”اوہ! اب سمجھی مجھے بھی دوسری لڑکیوں کی توقع تھی۔“  
”تو کیا تم ان میں سے کسی کو جانتی ہو؟“ مین نے پوچھا۔

”ہاں ایک کو جانتی ہوں، وہ میری روم میٹ اور سیٹی ایوارڈ ٹائل ہے اور میرا نام کورا فائن ہے۔“  
”اب تم بھی بتا دو کہ یہ سب کیا ہے؟“ ڈیلا بولی ”ناکہ مسٹر مین مطمئن ہو کر اپنے کام پر توجہ دے سکیں۔ پر اسرار باتیں انہیں یکسوئی سے کام نہیں کرنے دیتیں۔“

”میرے لئے بھی ابھی یہ بات کسی معے سے کم نہیں۔ کیا تم لوگوں نے آج کے اخبار میں ایک اشتہار دیکھا ہے؟“

پھر مین کے نفی میں سر ہلانے پر کورا فائن نے اشتہار کا تراشہ پر اس میں سے نکال کر مین کو تھمایا۔ تراشے کا مضمون یوں تھا۔  
”ضرورت ہے“

خوبصورت اور دلکش، سلونی دوئیزہ کی جس کی عمر تیس اور پچیس سال کے درمیان ہو، قد تقریباً پانچ فٹ چار انچ۔ وزن ایک سو گیارہ پونڈ کے لگ بھگ کمر کی پینائش چوبیس انچ اور سینے کی پینائش چوبیس انچ ہو۔ وزن اور پینائش میں زیادہ فرق نہ ہو۔ معتد خاتون کو ایک مہمانی مگر دلچسپ کام کے لئے پچاس ڈالر روزانہ دیئے جائیں گے اور ملازمت کی مدت کم از کم پانچ دن اور زیادہ

ڈالر ملنے والے ہیں اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو ہم یہاں رک کر اس کارروائی کو دیکھنا۔“  
 ”وہ رک گیا کیونکہ ایک شخص تیز قدموں سے چلا ہوا ان کے قریب آ رہا تھا وہ شخص بیٹ بلند کرتے ہوئے سولہ انداز میں بولا۔ ”مس فلن“  
 ”ہاں۔“

”میں مشربائیز کا نمائندہ ہوں۔ افسوس کہ تمہارا انتخاب نہیں ہو سکا یہاں آنے کی زحمت کیلئے یہ لودس ڈالر شکر ہے گزربائی۔“

وہ شخص ایک ہاتھ جیب میں ڈالے اور دوسرے میں ناموں کی فہرست تھامے آگے بڑھنے کو ہوا اور کورا فلن

سے زیادہ چہ ماہ ہوگی۔ کامیاب امیدوار کو من پسند نگران خاتون رکھنے کی آزادی ہوگی جو دوران ملازمت کسی وقفے کے بغیر امیدوار کے ساتھ رہے گی اور جسے بیس ڈالر روزانہ اور دیگر اخراجات دیئے جائیں گے امیدوار خواتین ڈرکس پیری ۵۳۶ نمبر فون پر مشربائیز سے رابطہ قائم کریں۔

”تو تم نے فون پر اس اس ملازمت کے لئے درخواست کی؟“ تراشہ پڑھنے کے بعد مین نے پوچھا۔  
 ”ہاں جواب میں ایک شخص نے اپنے آپ کو مسر ہائیز کا نمائندہ ظاہر کرتے ہوئے ہدایت کی کہ گھرے رنگ کا لباس اور گٹے میں فریٹ کر اس موڈ پر چار سے پانچ بجے تک انتظار کروں اور اگر میں منتخب نہ ہو سکی تو اس زحمت کے لئے مجھے دس ڈالر ادا کر دیئے جائیں گے۔“

”تم نے کس وقت فون کیا تھا؟۔“

”دراصل یہ اشتہار آج صبح کے ایک فلمی اخبار میں شائع ہوا تھا اور میں نے گیارہ بجے کے قریب مشربائیز کو فون کیا، کورا فلن نے بتایا پھر ایک گھنٹہ بعد میری روم میٹ ایوا مارٹل آئی اور میں نے اسے اشتہار دکھایا تو اس نے بھی فون کر دیا کیونکہ وہ بھی میری قدمد قیامت کی ہے اسے بھی مشربائیز کے نمائندے نے ہدایت کی کہ اسی سڑک پر چار بلاک آگے ٹکڑ پر چار بجے سے پانچ بجے تک انتظار کرے۔“

میں نے گھڑی پر نظر ڈالی پانچ بجنے میں صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں کیا اب تک کسی نے تم پر توجہ نہیں دی۔  
 ”ہاں ابھی تک تو مشربائیز یا اس کے نمائندے کی صورت نظر نہیں آئی میرا خیال ہے کوئی اور امیدوار چن لی گئی ہے۔“

مین سوچتے ہوئے بولا۔ ”کسی امیدوار کو منتخب کرنے کا یہ طریقہ بڑا اٹکھا ہے ہو سکتا ہے چار بجے سے اب تک مشربائیز یا اس کا نمائندہ دو تین مرتبہ تمہارے قریب سے گزرتے ہوئے تمہارا جائزہ لے چکا ہو لیکن تم اسے دوسرے امیدواروں کے مقابلے میں بہتر نہ لگی ہو۔“

”ہاں یہ عین ممکن ہے کیونکہ میں اسے پہچانتی ہی نہیں، کورا فلن نے جواب دیا۔

”بہر حال ناکام ہونے کی صورت میں اب تمہیں دس

عمران ڈائجسٹ کا تہلکہ خیز سلسلہ



بمبئی کے فٹ پاتھ سے اٹھنے والے طوفان

داؤد کی داستان حیات

وہ طاقت کے بل پر زندہ رہنے کا ہنر جانتا تھا

غضب ڈھارینے والا ایک پُر سراسر سلسلہ

جس کو آپ مکمل پڑھنا چاہتے تھے، لیجئے!

اب مکمل تین حصوں میں شائع ہو گیا ہے

ایک حصہ ۲۰ روپے مکمل تین حصے ۶۰ روپے

ڈاک خرچ فی حصہ ۵ روپے، مکمل سیٹ منگوانے پر

ڈاک خرچ معاف

مکتبہ عمران ڈائجسٹ اردو بازار کراچی

تیزی سے بولے۔ ”ہے ایک منٹ میں جانا چاہتی ہوں کہ

وہ اچھا نکڑا“ مجھے افسوس ہے مس فلٹن کہ مجھے خود کچھ معلوم نہیں مجھے یہ پیغام پہنچانے اور دس ڈالر ادا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اچھا خداحافظ“ اور وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

کورا فلٹن ہنس کر بولی۔ ”چلو مفت کے دس ڈالر ہاتھ آگئے“

میں بولا ”میں بھی اسی طرف جا رہا ہوں جس طرف تمہاری صوم ہٹ چار بلاک آگے منتظر ہوگی چلنا چاہو تو گاڑی میں آؤ۔ ممکن ہے مسٹر ہائیز کے نمائندے کو دیکھنے کا مجھے اب اور موقع مل جائے“

لڑکی کی آنکھیں مسکرا دیں ”ہاں یہ ٹھیک ہے“ اگلے میز پر انہیں وہ شخص ایک اور لڑکی کو دس ڈالر دیتا ہوا انتظار آ کر جب وہ چار بلاک آگے گئے تو کورا فلٹن حیران ہو کر رہی ”عجیب بات ہے وہ کیسے دکھائی نہیں دے رہی۔“

”میں نے کار روک لی اور کورا فلٹن نے قابووں طرف محور سے دیکھا مگر ایوانارٹل کیس نظر نہ آئی۔ فلٹن مایوس ہو کر بولی۔ ”شاید وہ ناامید ہو کر گھر چلی گئی ہو۔ بہر حال شکریہ مسٹر مین تم سے ملاقات خوشی کا باعث ہے۔“

”میں بھی زیریں سمت جا رہا ہوں۔“ میں بولا ”کو تو تمہارے ابار منٹ تک تمہیں لے چلوں“ لڑکی نے اظہار مسرت کرتے ہوئے بتایا کہ غلی چھٹی سڑک پر واقع ایک اپارٹمنٹ میں وہ رہتی ہے اور وہ دوبارہ کار میں آئیگی۔

کچھ دیر بعد میں نے کورا فلٹن کے بتائے ہوئے اپارٹمنٹ ہاؤس کے سامنے گاڑی جا روکی اور وہ اترتے وقت پوچھی ”نراب کی دعوت تو شاید تم لوگوں کے لئے باعث کشش نہ ہو البتہ چاہو تو اندر چل کر ایڈل ونٹرز سے ملا دوں۔ بڑی دلچسپ عورت ہے اور منتخب ہونے کی صورت میں تم نے اسے اپنی عمر اس کے طور پر چنا تھا۔“ میں نے ویڈیا اسٹریٹ پر نظر ڈالی اور پھر کار کا انجن بند کرتے ہوئے بولا۔ ”اس عورت ایڈل ونٹرز کے متعلق کچھ تفصیل سے بتاؤ۔“

”میں۔۔۔ کمانا بڑی دلچسپ عورت ہے، نرس رہ چکی

ہے۔ بال سرخ اور جسم کافی پھیلا ہوا، زندگی کو من مانے انداز سے گزارتی ہے اور اخلاقی قدروں یا قوانین کو خاطر میں نہیں لاتی۔ یہی وجہ ہے کہ ضمیر پر بوجھ محسوس کئے بغیر فریب جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔“

”کیا عمر ہوگی؟“ میں نے پوچھا۔

”پچاس اور پینتھ کے درمیان کہیں ہے مگر خود کبھی نہیں بتاتی، آؤنا اپارٹمنٹ تیسری منزل پر ہے اور خود کار ایلیویٹر کے ذریعے جانے میں ذرا زحمت نہ ہوگی۔“ اوپر جاتے وقت میں نے پوچھا۔ ”تم دونوں لڑکیاں ملازمت کی تلاش میں نہیں؟“

”ہاں۔“ فلٹن نے جواب دیا ”کبھی کام ملتا ہے تو ہالی وڈ کی فلموں میں ایکسٹرا کے طور پر یا پھر ماڈل بن کر کچھ کماتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دونوں نے اس ملازمت کے لئے درخواست کی تھی۔“

دروازے کو چالی سے کھولنے کے بعد وہ اندر گئی اور کسی قدر حیرت سے بولی ”عجیب بات ہے یہاں تو کوئی بھی نہیں، مگر یہ کیا ہے؟“ اس نے رک کر میز پر ہوا رقعہ اٹھالیا اسے پڑھا اور کچھ کے بغیر مین کی طرف بڑھا دیا رقعے کا مضمون یوں تھا۔

”کورا ڈیر“

”میں منتخب ہو چکی ہوں۔ میرے وہاں پہنچنے کے دس منٹ بعد ہی مسٹر ہائیز آ کر مجھ سے ملا اور مجھے منتخب ہونے کی نوید دینے کے بعد پوچھا۔ کیا میں نے اپنی نگران خاتون چن لی ہے؟ چنانچہ میں آنٹی ایڈل اور کچھ اور ضروری چیزیں لینے کی غرض سے اس کی گاڑی میں بیٹھ کر ابارٹمنٹ آئی تھی یہ کچھ پراسرار سی ملازمت ہے تاہم آنٹی ایڈل پر تکیہ کر کے اسے قبول کر رہی ہوں۔ میں نے مسٹر ہائیز سے کہا کہ تمہیں مل کر اطلاع دیتی چلو مگر اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ ملازمت ختم ہونے سے پہلے میں اپنی کسی سہیلی یا دوست سے نہیں مل سکتی گویا یہ بھی ملازمت کی ایک شرط ہے بہر حال آنٹی ایڈل کے ساتھ ہونے کی وجہ سے میں نے یہ نوکری کر لی ہے اور آنٹی ایڈل کو اسے سالہا سال کے ساتھی ۳۲ء پر بڑا بھروسہ ہے۔ اس لئے تم ذرا فکر نہ کرنا آنٹی ایڈل کو تو تم جانتی ہی ہو۔ تمہاری ایوا۔“

”کیا تمہیں یقین ہے کہ ایڈل ونٹرز ہر قسم کے حالات

کے ساتھ بٹھا کر سکتی ہے؟“ مین نے رقعہ واپس کرتے ہوئے کہا۔  
 ”ہاں“ فلٹن نے جواب دیا۔ ”مجھے پورا یقین ہے کہ وہ اپنی اور ایوا کی حفاظت کر سکتی ہے کیا پتہ پسند کرو گے مسٹر مین؟ مین ہن یا مارٹنی؟“  
 ”شکریہ! اچھی لڑکی! اس وقت مینے کا قطعی موڈ نہیں ہو رہا۔ پھر کسی روز۔“ اس کے چہرے پر ایک قسم کی ابھرن سی موجود تھی۔

جمعرات کی صبح کو مین کے پرائیویٹ آفس کے دروازے پر کرنی نمودار ہوئی اور معذرت طلب انداز میں اطلاع دی کہ ایک خاتون پہلے سے وقت لئے بغیر پانچ منٹ کے لئے ملنے پر مصروف ہے۔

”کیا نام ہے اس کا؟“  
 ”ایڈل ونٹرز۔“

مین ذہن پر زور دینے لگا اور ڈیلا جلدی سے بولی۔  
 ”چیف یہ وہی خاتون ہے جو سڑک پر منتخب شدہ لڑکی ایوا مارٹن کی نگران بن گئی ہے؟“  
 ”اوہ! یاد آیا۔ کرنی اسے اندر بھیج دو۔“

چند لمحوں بعد پستہ قد اور صحت مند ایڈل ونٹرز جو کئی آنکھوں سے دیکھتی ہوئی اندر آگئی۔ مین بولا ”گڈ مارننگ مسز ونٹرز“

ایڈل ونٹرز نے اسے شکی نگاہوں سے گھورا ”ہوں“ وہ بولی تو ہم وہ ویل ہو یہ بیرونی دفتر میں کس کچھ لڑکی کو بٹھا رکھا ہے تم نے۔ ملنے ہی نہیں دے رہی تھی اسے تمیز سکھاؤ اور ہاں سب سے پہلے یہ بتاؤں کہ میں کوئی فیس واپس نہیں دوں گی۔ یہ لڑکی کون ہے؟“

”میری سیکرٹری ڈیلا سٹریٹ۔“ مین بولا ”بیٹھو مسز ونٹرز فیس ادا نہ کرنے والے موکل ہمیں بہت کم نصیب ہوتے ہیں“

”دراصل میں دل کی بات چھپانے کی عادی نہیں اور جو کچھ میرے دل میں ہو نا ہے وہ زبان پر آ جاتا ہے اب یہ بتاؤ کہ جس دن ایوا مارٹن کو وہ انوکھی ملازمت ملی اس دن کو رافلٹن کو تم نے ہی لفٹ دے کر اپارٹمنٹ پر پہنچایا تھا؟“

مین نے سر کے اشارے سے ہاں میں جواب دیا اور وہ بولی ”تمہارا نام اخباروں میں اکثر دیکھتی رہتی ہوں اور

تمہارے نام کا شہر سن کر یہاں آئی ہوں۔ یہ ایک انوکھی اور پراسرار ملازمت ہے جو ہم کر رہی ہیں۔ صاف بات یہ ہے کہ مجھے شبہ ہے کہ ایک عورت کو قتل کر دیا گیا ہے۔“

”کس عورت کو؟“ مین نے پوچھا۔  
 ”میرا خیال ہے کہ اس عورت کا نام ہیلن ریڈلے ہے۔ خدا جانے قاتل کون ہے۔ بہر حال میں اس لئے آئی ہوں کہ ایوا مارٹن اور کورا فلٹن مجھے اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز ہیں۔ اگرچہ میرا اور ان کا کوئی رشتہ نہیں لیکن میں ان کی ماؤں کی آیا اور نرس کے فرائض سرانجام دے چکی ہوں یہی وجہ ہے۔“ ایوا مارٹن اور۔“  
 مین نے اس کی بات کالی۔ ”میرا خیال ہے واقعات بتاؤ تو زیادہ بہتر ہے۔“

”ہاں تو خیر تمہیں معلوم ہی ہے کہ دونوں لڑکیاں ملازمت حاصل کرنے نئی تھیں۔ اگرچہ یہ نوکری انوکھی تھی لیکن مجھے اطمینان تھا کہ میں نگران رہوں گی تو کسی لڑکی کو کوئی خطرہ نہیں۔ چنانچہ جب یہ لڑکیں تو میں ان کے اپارٹمنٹ پر ان کا انتظار کرتی رہی۔ پھر مسٹر ہائیز نامی ایک شخص کے نمائندے کے ساتھ ایوا لوٹ آئی۔ اس شخص نے بتایا کہ ایوا کو نوکر رکھ لیا گیا ہے اور ہم دونوں کو فوراً ملازمت پر جانا ہے اس نے ہمیں کوئی اور سامان بھی نہ لینے دیا اور کہا کہ ضرورت کی چند چھوٹی موٹی چیزیں ہینڈ بیگ میں ڈال لیں۔ یہ ہینڈ بیگ بھی وہ ساتھ لایا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ جب ہم روانہ ہوں تو دیکھنے والے یہی سمجھیں کہ ہم سودا سلف لینے جا رہی ہیں۔ مجھے یہ بات بڑی عجیب سی لگی۔ اور بے چارے عجیب بات! ہے نا؟“

”وہ ہمیں ایک چھوٹے سے صاف ستھرے اور اپنڈ ڈیٹ اپارٹمنٹ میں لے گیا اور بتانے لگا کہ مسٹر ہائیز نے یہ اپارٹمنٹ لیز پر لیا ہوا ہے اور لیز ہیلن ریڈلے کے نام پر ہے چنانچہ ایوا مارٹن کو ہیلن ریڈلے کے نام سے ہی اس اپارٹمنٹ میں قیام کرنا ہوگا۔ اگر کوئی فون آئے تو اسے اسی نام سے جواب دینا ہوگا۔ پھر وہ بتانے لگا کہ آجکل کہیں اپارٹمنٹ حاصل کرنا مشکل ہے اور اسی لئے یہ اپارٹمنٹ ہیلن ریڈلے کے نام پر لیا گیا ہے کیونکہ عورتوں کو جلد اپارٹمنٹ مل جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایوا کو اس فرضی نام سے یہاں رہنا ہوگا۔“  
 ”اور تم نے کیا جواب دیا؟“

نمبر اور نام معلوم کر کے مجھے یہ کہنا ہو گا کہ مس ریڈلے اس وقت مصروف ہے اور تھوڑی دیر میں فون کرے گی۔ اس کے بعد مجھے فون پر مسٹر ہائینز سے رابطہ قائم کر کے بتانا ہو گا کہ کس نے کس نمبر سے فون کیا تھا۔

”مسٹر ہائینز نے اگلی ہدایت یہ کی کہ باہر جانے کی ضرورت پیش آنی جائے تو ایوانوی ملبوسات پہن کر جانے گی جو اپارٹمنٹ میں موجود ہیں وہ اپنا کوئی لباس استعمال نہیں کرے گی اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ مخصوص قد اور پیکش کی ایک لڑکی سے وہ بیلن ریڈلے کا بہروپ بھروانا چاہتا ہے۔“

”میں کی آنکھوں میں دلچسپی کی لہرں اٹھنے لگیں۔“ اور تمہارے لباس وغیرہ کے متعلق اس نے کیا ہدایت دیں؟

”میرے لباس کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔“ ایڈل ونڈرز پھکار کر بولی ”اس نے کہا کہ میں جو جی چاہے پہنوں۔“

”ہوں“ میں بولا اچھا تو بیلن ریڈلے کا کوئی ملاقاتی آیا یا کسی نے فون کیا؟“

”ابھی تک نہیں اور اگر وہ دوبارہ فون کریں تو مسٹر ہائینز کی ہدایت ہے کہ انہیں کہہ دوں کہ مس ریڈلے کو ڈاکٹر کے پاس جانے کی جلدی تھی اور وہ انہیں ڈاکٹر کے ہاں سے فون کرے گی۔“

”تو ہائینز نے اپنا فون نمبر میں دیا ہو گا؟“

”ہاں وہی جو اشتہار میں دیا ہوا تھا مگر میں نے فون بک چیک کی ہے اور یہ نمبر فون بک میں نہیں۔“

”اگر وہ تمہیں لوگوں سے منقطع کرنا چاہتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہو سکا کہ تم نے کورا سے رابطہ قائم کیا یا اب یہاں چلی آئی ہو؟“

”اب میں اس کے ہاتھ میں موم کی گڑیا تو نہیں بن سکتی تھی“ ایڈل بولی۔ ”میں نے اسے بتایا کہ مجھے گھر سے کچھ کپڑے وغیرہ لانے ہیں چنانچہ وہ مجھے میرے گھر لے گیا جب میں کپڑے پیک کر چلی تو اس نے سوٹ کیس مجھ سے لے لیا اور میرے لئے ایک ٹیکسی منگوائی۔ میں ٹیکسی میں بیٹھی تو وہ ڈرائیور کو الگ لے جا کر کچھ سمجھانے لگا اور پھر اسے ایک نوٹ دیا۔ یوں اس نے مجھے ٹیکسی میں رخصت کر دیا۔“

خیر تو جیسے ہی ٹیکسی چلی میں نے ڈرائیور سے پوچھا کہ

”میں کیا جواب دیتی مجھے شبہ ہو گیا کہ دال میں کچھ کالا ہے مگر میں خاموش رہی کیونکہ مجھے یقین تھا کہ میں ہر قسم کے حالات کو سنبھال لوں گی۔“

”اس شخص کا حلیہ کیا ہے؟“ میں نے پوچھا۔

”عمر تیس سال ہوگی۔ گہرے رنگ کے بال اور بڑی بڑی آنکھوں پر چشمہ لگائے رہتا ہے۔ قد لمبا ہے اور رنگ سفید، بعد میں جب میں نے کورا سے یہ حلیہ بیان کیا تو اس نے بتایا کہ یہی شخص اسے دس ڈالر ادا کرنے آیا تھا۔“

”ہاں“۔ میں نے تائید کی ”اچھا تو اس نے ایوان مارشل کو بیلن ریڈلے کے نام سے اس اپارٹمنٹ میں ٹھہرایا۔ اپارٹمنٹ میں کچھ سازو سامان بھی تھا؟“

”سازو سامان کیا۔ ہر چیز موجود تھی کپڑے اندرونیئر، ٹائلین کی جرابیں، ٹوشن، کمریئیں غرض یہ کہ عورت کی ہر چیز۔“

”کیا اس نے اپنا نام بھی بتایا۔“

”مجھے کیا دودھ پینے پڑی مجھے ہو۔ ارے بابا میں شروع ہی میں تاڑ گئی تھی کہ وہ خود مسٹر ہائینز ہے اور نمائندہ ہونے کا بہانہ کر رہا ہے وہ اپنے آپ کو نمائندہ ہی ظاہر کرتا رہا اور ہمیں اپارٹمنٹ میں چھوڑ کر چل دیا۔ شاید دوسری لڑکیوں کو جواب دینے گیا تھا، خیر تو تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ واپس آیا اور ہمیں اس نوکر کی تفصیل بتانے لگا۔“

”اور وہ تفصیل کیا تھیں؟“

”پہلی بات تو اس نے یہ کہی کہ ہمیں اپنے ماضی سے مکمل طور پر کٹ جانا ہو گا اور دوران ملازمت اس کی اجازت کے بغیر کسی سے بھی ربط قائم کرنے سے احتراز کرنا ہو گا اپنے کسی دوست کو فون کرنا ہو گا اور نہ ہی خط و کتابت کی اجازت ہوگی۔ یہ ملازمت کی پہلی شرط تھی اس نے کہا کہ فرضی بیلن ریڈلے کی سادھی اور نرس ہونے کی وجہ سے مجھے البتہ اپنا نام بدلنے کی ضرورت نہیں لوگوں کو یہ تاثر دینا مطلوب تھا کہ بیلن ریڈلے بیمار ہے اور بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے ایوان ہر وقت اپارٹمنٹ میں رہے گی اور اگر کوئی ملے آئے تو مجھے بتانا ہو گا کہ بیماری کی وجہ سے وہ کسی ملاقاتی سے نہیں مل سکتی یا اس کے باہر ہونے کا بہانہ کرنا ہو گا اگر کوئی فون پر مس ریڈلے سے بات کرنا چاہے تو فون کرنے والے کا



وہ مجھے کہاں لے جا رہا ہے ڈرائیور نے مجھے پتہ بتایا اور میں نے اسے کہا کہ راستے میں رک کر مجھے ایک جگہ فون کرنا ہے ڈرائیور مسکرایا اور بولا کہ جو کرایہ اسے ادا کیا گیا ہے اس میں رکنے کی کوئی گنجائش نہیں میں اس سے پوچھ گچھ کرتی رہی اور بالآخر یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گئی کہ مشن ہائینز نے اسے بتایا تھا کہ میں ایک سادہ لوح اور بھول بھلا عورت ہوں اور اگر راستے میں کہیں اتر گئی تو بھی گھر نہ پہنچ پاؤں گی۔ ہائینز نے ڈرائیور کو یہ بھی کہا تھا کہ حال ہی میں دو تین مرتبہ پولیس کی مدد سے مجھے تلاش کیا گیا ہے چنانچہ مجھے کہیں نہ اترنے دے اور اپارٹمنٹ پر پہنچ کر دم لے۔“

”ہوں۔ تو تم نے کیا کیا؟“

”میں یہ معلوم کرنے کے بعد میں نے ڈرائیور کو اپنے حواس درست ہونے کا یقین دلایا اور کہا کہ سوار کرانے والا شخص میرا داماد ہے اور اکثر ایسے مذاق کرتا رہتا ہے اور گھر جا کر اس کے کان بھینچوں گی پھر میں ڈرائیور کو سڑکوں کے ٹھیک ٹھیک نام اور اپارٹمنٹ کا راستہ بتانے لگی چنانچہ ڈرائیور قائل ہو گیا اور میں نے راستے میں اتر کر کوراؤ فون کیا میرے شہادت کے متعلق جاننے کے بعد اس نے مجھے تم سے ملنے کو کہا۔“

”اب ذرا اپنے شہادت کی وضاحت کرو۔“

”بھئی تم وکیل ہو اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ وہ شخص خود ہائینز ہے اور ہیلن ریڈ لے اس کی بیوی ہے اس نے اپنی بیوی کو قتل کر کے لاش ٹھکانے لگا دی ہے اور اب اس قتل کو چھپانے کے لئے ایوا سے ہیلن ریڈ لے کا بہروپ بھڑا رہا ہے اب یقیناً کچھ دنوں بعد وہ یہ مشہور کر دے گا کہ ہیلن ریڈ لے کسی بیوی ملک یا پھر میکسیکو شہر جا رہی ہے۔“

”لیکن یہ بھی تو سوچنا چاہئے۔“ میں نے اعتراض کیا کہ اگر اس عرصہ میں ہیلن ریڈ لے کی کوئی دوست ایوا مارٹل کو دیکھ لے تو فوراً پہچان لے گی کہ یہ ہیلن ریڈ لے نہیں ہے۔“

”وہ تو ٹھیک ہے۔“ ایڈل ونڈرز بولی ”لیکن یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے ہیلن ریڈ لے کی سیلیاں آنے سے پہلے اسے فون کرنے کی عادی تھیں۔ ہیلن ریڈ لے کی بیماری کو بھی اس لئے مشہور کیا جا رہا ہے تاکہ وہ بعد میں یہ اعلان کر سکے کہ میکسیکو جا کر وہ اور بیمار بڑی کی اور مر گئی۔“

”

میں نے اس موضوع پر مزید بحث مناسب نہ جانی۔ ایڈل ونڈرز کہہ رہی تھی۔ ”میں انہی احمق نہیں ہوں اس شخص کے پاس اپارٹمنٹ کی دوسری چابی ہے اور وہ اس گھر کے چبھے چبھے سے واقف ہے وہ وہاں رہتا رہا ہے اور ریڈ لے کو قتل کرنے کے بعد اب اپنے بچاؤ کی اسکیم پر عمل کر رہا ہے۔“

”چند باتیں اس تھوڑی سی لگا نہیں کھاتیں“ میں نے کہنے لگا۔ ”پہلی تو یہ کہ اشتہار دے کر اس نے اپنے لئے بہت سی شہادتیں فراہم کر لی ہیں اور دوسری یہ کہ تمہاری اور ایوا کی شہادت اسے مکمل طور پر پھنسا سکتی ہے۔ اب اگر وہ واقعی ہیلن ریڈ لے کے قتل پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے تو اس کے لئے لازمی ہے کہ تم دونوں کو بھی غائب یا قتل کر دے۔ نہیں یوں بات نہیں بنتی۔“

”سنو جوان“ ایڈل ونڈرز بولی ”میری یہ بات لکھ لو کہ وہ ضرور قتل کی گئی ہے کیونکہ اس کا پرس بھی اپارٹمنٹ میں موجود ہے جس میں اپ اسٹک اور میک اپ کا سامان، ’روال‘ ملاقاتی کارڈ، بٹوا اور آدھی درجن چابیوں کا گچھا بھی پڑا ہوا ہے ان میں سے ایک چابی۔۔۔ اپارٹمنٹ کی ہے۔“

”کیا ڈرائیونگ لائسنس بھی ہے؟“

”نہیں۔“

”تو پھر ہو سکتا ہے کہ پرس کو نمائش کے لئے رکھ دیا گیا ہو۔“

”کچھ بھی ہو مجھے یقین ہے کہ ریڈ لے کو قتل کیا گیا ہے۔“ میری چٹھی جس کہہ رہی ہے۔“

میں مسکرایا ”مگر پولیس چٹھی جس کو کوئی اہمیت نہیں دیتی۔“

”نہ دے مگر میں کہہ دیتی ہوں کہ مجھے اور ایوا کو ایک قتل چھپانے کی خاطر ملازم رکھا گیا ہے تم وکیل ہو اور میں تم سے معلوم کرنے آئی ہوں کہ ہمارا یوں نوکری کرنا غیر قانونی اقدام تو نہیں، تم ایک ذمہ دار ہستی کی حیثیت سے مجھے اتنا مشورہ تو۔“

”ٹھہرو۔“ میں نے ہنستے ہوئے اس کا تقوہ کاٹ دیا ”تم نے مجھے کوئی فیس دی ہے اور نہ ہی دینے کا ارادہ رکھتی ہو میں کوئی رفقاء عامہ کا فخر نہیں ہوں۔ اگر تم اپنی ملازمت کے متعلق یقین چاہتی ہو تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ



کر کے اسے میری باتوں کی اطلاع دے دیتا اسے کتنا کہ تمہیں کچھ علم نہیں کہ میں نے کیوں فون کیا ہے؟“  
 ”ہوں ٹھیک ہے اب میں بے حد مطمئن ہوں۔“  
 ”ایک بات اور“ میں بولا۔ ”کیا تمہیں کسی اور شخص سے بھی ملنے کو کہا گیا ہے؟“  
 ”نہیں البتہ مسٹر ہائیز ہر رات ہمیں ڈنر کے لئے باہر لے جاتا رہا ہے۔“  
 ”کہاں؟“

”چھوٹے چھوٹے مگر صاف ستھرے رستورائوں میں۔“  
 ”اس نے کوئی زیادتی کرنے کی کوشش تو نہیں کی۔“  
 ”نہیں مسٹر مین لیکن اگر کوشش کرے گا تو منہ کی کھائے گا میرے پاس اس پرس میں کن ہے اور میں اسیا استعمال کرنا بھی جانتی ہوں۔“  
 ”گن کلر پرٹ ہے تمہارے پاس؟“  
 ”نہیں۔“

”تو پھر یہی بہتر ہے کہ اسے دفن کر دو کہیں کسی مصیبت میں نہ رہ جاؤ“ میں نے مشورہ دیا۔  
 ”میرے متعلق فکر نہ کرو میں اپنا آپ سنبھال سکتی ہوں تم بس ایوا کا خیال کرو۔“  
 ”دیکھو یہی بہتر ہے کہ یا تو گن سے چھٹکارا پاؤ ورنہ اس کے لئے پر مٹ حاصل کر لو اور میرے وہاں پہنچنے سے پہلے کوئی قدم نہ اٹھانا۔ اب جاؤ اور خاموشی سے صورت حال دیکھتی رہو۔“  
 ”بہت اچھا“

”اور یاد رکھنا“ میں ایک گھنٹے میں فون کروں گا۔ اور پھر تم ہائیز سے وہی کچھ کہنا جو میں نے بتایا ہے۔“

بارہ بج کر دس منٹ بر مین لابی کی سڑھیاں چڑھا اور ہیلن ریڈ لے کے کارڈ کے ساتھ تصب مین کو دیا فوراً ہی بعد بزرگی آواز نے ظاہر کیا کہ کھانا بنا دیا گیا ہے مین نے دھکا دے کر دروازہ کھولا اور ایلپیوٹر کے ذریعے چیری منزل پر گیا۔ مطلوبہ دروازے پر دستک دیتے ہی یہ کھل گیا اور کورا فلٹن کو دس ڈالر ادا کرنے والے شخص نے سر کو تعظیم کے طور پر خم کرتے ہوئے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ ”تم سے مل کر خوشی ہوئی اندر آ جاؤ۔“

تمہیں پولیس سے رجوع کرنا چاہیے۔“  
 ایڈل ونٹرز پھنکار کر بولی ”مگر پولیس کے پاس کیا ثبوت لے کر جاؤں۔ محض اپنے شبہات سے۔۔۔“  
 ٹیلیفون کی گھنٹی نے اسے جپ کرادیا۔ ڈیٹا نے فون اٹھا کر بات کی اور پھر بیڈ پر لکھا ”کورا فلٹن لائن پر ہے وہ بات کرنے کی خواہاں ہے اور اسے معلوم ہے کہ مسٹر ونٹرز یہاں موجود ہے۔“ یہ پیغام اس نے مین کی طرف بڑھا دیا۔

مین نے پیغام پڑھا اور اپنے فون کا ریسپور اٹھا کر بولا ”گرنی ڈیٹا کے ڈیسک والی کال ملاؤ پہلو۔“  
 ”او پہلو مسٹر مین۔“ کورا فلٹن کی معذرت آمیز آواز آئی ”مجھے افسوس ہے کہ تم جیسے معزز شخص کو اس معمولی معاملے میں تحقیقات کے لئے کہہ رہی ہوں لیکن میں جانتا چاہتی ہوں کہ ایوا کسی غیر قانونی حرکت کا ارتکاب تو نہیں کر رہی؟“  
 ”اچھی تو سب ٹھیک ہے“ مین نے جواب دیا۔  
 ”اوہ مسٹر مین مجھے خوشی ہے کہ تم اس معاملے میں دلچسپی لے رہے ہو۔ امید ہے کہ آئی ایڈل ہر قسم کے حالات سے بخیر و خوبی نبٹ لے گی لیکن کیا پولیس کو مطلع کرنا چاہیے؟ اور ہاں اس کیس کے لئے تمہاری فیس کیا ہوگی؟“

”معمولی ہی ہوگی۔“ مین نے جواب دیا۔ ”کیا میں اس کال کا ذکر کرو سرباریٹی سے کروں؟“  
 ”مطلب ہے آئی ایڈل سے؟ ہاں کرو۔“

”اچھا فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا اپنا نمبر بتا دو تاکہ تمہیں بعد میں مطلع کر سکوں“ یہ کہہ کر مین نے بیڈ پر نمبر لکھا اور ریسپور رکھ دیا پھر وہ ایڈل ونٹرز کی طرف مڑا ”کورا فلٹن کا فون تھا اس نے مجھے تحقیقات کرنے کو کہا ہے اب اس شخص ہائیز سے بات کرنا ہوگی مجھے تم اب سیدھی اپارٹمنٹ چلی جاؤ اور ہائیز کو مت بتانا کہ تم یہاں آئی تھیں کیسی نیچے انتظار کر رہی ہے نا؟“

”ہاں۔“ ایڈل ونٹرز بولی ”وہی کیسی ہے۔“  
 ”ٹھیک“ مین نے کہا ”اب تم جاؤ اور غور سے سن لو کہ میں ایک گھنٹے تک فون کر کے تم سے کہوں گا کہ میں چیری مین وکیل ہوں اور مس ریڈ لے سے بات کرنا چاہتا ہوں اور یہ کہ اگر اس نے بات نہ کی تو میں پولیس کو مطلع کروں گا۔ پھر تم ہائیز کے دیئے ہوئے نمبر پر فون

”تمہیں کیا واسطہ ہے؟“  
کوئی جواب دیے بغیر مین نے آگے بڑھ کر قریبی دروازہ کھول دیا اور ہائیز احتجاج کرنے لگا ”دیکھو مسٹر مین تمہیں اس ایئر کنٹ کی تلاشی لینے کا کوئی حق نہیں اور میں پھر تم سے کہتا ہوں کہ۔۔۔“  
”یہ دروازہ خواہ گاہ کا تھا اور اندر ایڈل ونٹرز لیول پر فاتحانہ مسکراہٹ لئے اپنے گود میں ہاتھ رکھے بیٹھی تھی قریب ہی کورا فلٹن کی قدو قامت والی ایک لڑکی کرسی پر براجمان تھی مین نے سر کو تعظیماً خم کرتے ہوئے کہا ”مس ریڈلے ہے؟“

ہائیز نے جلدی سے آگے آتے ہوئے کہا ”ہاں یہ مس ریڈلے ہے۔“

”تمہارے سردر کا کیا حال ہے؟“

”میں۔۔۔ میں“ وہ ہٹکا کر رک گیا۔

”یہ زیادتی ناقابل برداشت ہے مسٹر مین“ ہائیز نے فریادی انداز میں کہا۔

”تو پولیس کو فون کر کے مجھے گرفتار کرو۔“

”ہمیں معقولیت سے کام لینا چاہیے۔“

”ٹھیک ہے“ مین بولا چلو ان عورتوں کو کمرہ نشست میں لے چلو۔“

کمرہ نشست میں آنے کے بعد ایڈل ونٹرز بولی ”میرا خیال ہے تم مسٹر مین ہو جس نے گھنٹہ بھر پہلے فون کیا تھا؟“

”بالکل۔“ مین نے اقرار کیا اور پھر ہائیز کی طرف مڑا ”ہائیز کسی تہدید کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ تم نے اخبار میں اشتہار دے کر مخصوص قدو قامت کی لڑکی کے لئے ملازمت کی پیش کش کی اور آخر میں لڑکی کو منتخب کر لیا کیونکہ یہ اس عورت سے بے حد مشابہت رکھتی ہے جس کا بہو پ بھروانا چاہتے تھے۔“

”لیکن تمہیں اس سے مطلب؟“

”ایک موکل نے ہدایت کی ہے کہ یوں بہروپ بھروانے کی وجہ معلوم کروں۔“ مین نے جواب دیا۔

”فرض کرو میں تمہیں قائل کر دوں کہ یوں بہروپ بھروانا کسی طرح بھی غیر قانونی بات نہیں۔“ ہائیز بولا۔

”یہ بہتر ہو گا کہ ہم علیحدگی میں بات کریں۔“

”نہیں سب بات ان عورتوں کے سامنے ہوگی اور اگر یہ عورت جائز اور قانونی طریقے سے ملازمت کر رہی

”مجھے مس ریڈلے سے ملنا ہے۔“ مین نے اندر جاتے وقت کہا۔

”بد قسمتی سے مس ریڈلے شدید سردر میں مبتلا ہے اور وہ۔۔۔ اودہ۔“ اس نے کراہ کر قہقہہ ادھورا چھوڑ دیا کیونکہ مین کے چہرے پر روشنی پڑنے کی وجہ سے اودہ اسے پہچان گیا تھا اس کی آنکھیں پھجھ گئیں۔ اور پیشانی پر لکیوں کا جال بچھ گیا۔۔۔ میں۔۔۔ میرا خیال ہے ہم پہلے مل چکے ہیں۔“

”میں تمہیں پہلے دیکھ چکا ہوں۔“ مین نے جواب دیا۔

”ہاں اس وقت جب میں ناکام امیدوار کو دس ڈالر ادا کر رہا تھا۔“ وہ سوچتے ہوئے بولا۔ ”صورت حال کچھ الجھ گئی ہے۔“

”کیسے؟“ مین نے سوال کیا۔

”میں جانتا چاہتا ہوں کہ تمہارا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟“ اس نے جیڑا مچاتے ہوئے کہا۔

”نئی بات میں بھی جانتا چاہتا ہوں کہ تمہارا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟ تمہارا نام کیا ہے؟“

”میں مسٹر ہائیز کا نمائندہ ہوں۔“

”میں نے کڑی نگاہوں سے اسے گھورا“ کیا تم خود مسٹر ہائیز۔“

”وہ شخص ان نگاہوں کی تاب نہ لاسکا ہاں میں ہی رابرٹ ڈ اور ہائیز ہوں۔“

”ہوں بیٹھ جاؤ“ لیکن ریڈلے کہاں ہے؟“

”ہتھکا ہوں کہ اسے شدید سردر ہے۔“

”یہ حقیقت نہیں اب ادھر ادھر کی چھوڑو اور اصل بات بتاؤ۔“ مین بولا۔ ”میں اسے ملنا چاہتا ہوں۔“

”فی الحال یہ ممکن نہیں۔“

”کوئی بات ناممکن نہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ

یہیں ہے اور میں اسے شناخت کرنا چاہتا ہوں اگر تم نے روکنے کی کوشش کی تو پھر میں پولیس کو مطلع کرنے پر مجبور ہوں جاؤں گا۔“

”اور پولیس کو کیا بتاؤ گے؟“

”جب اطلاع دوں گا تو تمہیں معلوم ہو جائے گا۔“

”میں بولا“ لیکن ریڈلے کہاں ہے؟“

”تیزی کی ضرورت نہیں مسٹر مین۔ ہم معقول

انداز میں بھی بات کر سکتے ہیں۔ آخر اس معاملے سے

ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا۔“

ایوا مارمل اور ایڈل ونٹرز صوفے پر بیٹھ چکی تھیں۔  
میں نے بھی ایک کرسی سنبھالی اور ہائینز نے بھی ایک  
کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ”مسٹر مین بے تکلفی سے بات  
کرنا چاہتا ہوں۔“

”بہلے ہٹاؤ کہ انہیں اجرت ادا کر دی ہے؟“

”اچھی نہیں۔“

”تو بہلے ان کا محتانہ ادا کرو۔“

چند لمحوں تک کچھ سوچنے کے بعد ہائینز نے ٹونوں  
سے بھرا ہوا بوا جب سے نکالا اور اس میں سے پچاس  
پچاس ڈالر کے پانچ نوٹ ایوا مارمل اور سوڈا ایڈل ونٹرز  
کو نکال کر دینے کے بعد مین سے پوچھا۔ ”کیا یہ دونوں  
تمہاری موکلہ ہیں؟“

”ایک طرح سے“ مین بولا۔ ”ان کے ایک خیر خواہ  
نے مجھے صورت حال جانچنے کی ہدایت کی ہے چنانچہ اب  
بتاؤ ماجرا کیا ہے؟“

”ماجرا کچھ بھی نہیں۔ تم غلط سوچ رہے ہو“ ہائینز  
بولا ”میں نے ان دونوں عورتوں کو ملازم رکھا ہے اور  
تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس ملازمت میں کوئی غیر اخلاقی  
یا غیر قانونی بات نہیں۔“  
میں، ایوا مارمل سے مخاطب ہوا ”تو تم ہیلن  
ریڈلے کی جگہ اپنے آپ کو ظاہر کر رہی ہو؟“

”ہاں۔“

”کیوں؟“

ایوا مارمل پس و پیش میں پڑ گئی۔ اور ایڈل ونٹرز بولی  
ہمیں اس شخص مسٹر ہائینز نے ایسا کرنے کے لئے ہدایت  
کی ہے اور ہم اس کی ہدایت پر حرف بہ حرف عمل کر رہی  
ہیں؟“

میں نے ہائینز کی طرف دیکھا ”یہ ٹھیک کہہ رہی ہے  
۔“

ہائینز نے کھسکھار کر گلا صاف کیا ”ہاں“  
”تو گویا اس اقدام کی ساری ذمہ داری تمہیں قبول  
ہے؟“

”ہاں۔“

”اور میرا خیال ہے کہ تمیں یہ پتا ہے کہ دوسروں کا  
بہروپ بھرتا جرم ہے؟“  
”صرف اس صورت میں جب کہ دھوکہ دہی کا ارادہ

ہو میں نے بھی قانون کا کچھ مطالعہ کیا ہے یقین کر دو کہ  
کسی کو دھوکہ دے کر نقصان پہنچانے کا میرا کوئی ارادہ  
نہیں مسٹر مین۔“

”لیکن یوں بہروپ بھروانا بھی تو ایک طرح سے  
لوگوں کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔“

”قانونی اصطلاح“ دھوکہ دہی اور یوں دھوکہ دینے میں  
نمایاں فرق ہے مسٹر مین“ ہائینز نے جواب دیا۔

”تو گویا تم اس فرق سے آگاہ ہو“ مین نے کہا۔ ”یہ  
اپارٹمنٹ کس کے نام پر ہار کیا گیا ہے؟“

”ہیلن ریڈلے کے نام پر“

”حقیقی ہیلن ریڈلے کے نام پر؟“

”ہاں۔“

”اور ان عورتوں کو یہاں رکھنے کی اجازت تمہیں  
کس نے دی ہے؟“

”ہیلن ریڈلے نے یہ اختیار مجھے دیا ہے۔“

”تجزیری طور پر۔“

”تمہیں۔“ ہائینز نے جواب دیا ”مسٹر مین ایک  
تجویز پیش کرتا ہوں فرض کرو حقیقی ہیلن ریڈلے  
تمہارے پاس آکر اقرار کرے کہ میں اس کا نمائندہ ہوں

اور اس کی مرضی سے یہ سب کچھ کر رہا ہوں تو؟“

”اس بات کا کیا ثبوت کہ وہ اصلی ہیلن ریڈلے ہوگی  
اور ایوا مارمل کی طرح تم نے اسے منتخب نہیں کیا ہو گا۔“

”میں نے زہر خندانہ میں کہا۔“

”مسٹر مین وہ اپنا ڈرائیونگ لائسنس ساتھ لائے گی۔  
جس پر اس کے انکھوٹے کا نشان ثبت ہو گا۔ تم اس کے  
انکھوٹے کا نشان اتروا کر ڈرائیونگ لائسنس والے نشان

سے موازنہ کر کے دیکھ لینا۔“

”ہوں“ مین نے آمادی ظاہری ”تو وہ کب تک  
میرے پاس آسکے گی؟“

ہائینز نے گھڑی میں وقت دیکھا۔ ”ساڑھے بارہ بجتے  
کو ہیں وہ ایک بجے تک تمہارے دفتر پہنچ جائے گی۔“

”ٹھیک ہے۔“ مین نے اٹھتے ہوئے کہا ”ایک بجے  
اسے پہنچ جانا چاہئے۔“ دروازہ کے قریب پہنچ کر وہ ایوا کی

طرف مڑا ”فون بک میں میرا نمبر درج ہے کچھ معلوم کرنا  
ہو تو فون کر دینا میں آج سہ پہر کی وقت تمہیں فون

کروں گا اس سے پہلے کوئی قدم نہ اٹھانا۔“  
”لیکن مسٹر مین میں جو کہہ رہا ہوں کہ یہ کوئی غیر

قانونی معاملہ نہیں۔“ ہائیز نے پھر احتجاج کیا۔ ”تم نے مداخلت کر کے مجھے بوکھلادیا ہے لیکن یقین کرو کہ تمہیں مکمل طور پر مطمئن کر دیا جائے گا۔“  
 ”مجھے مطمئن کرنا آسان کام نہیں۔“  
 ”انگوٹھے کا نشان تمہیں مطمئن کر دے گا۔“  
 ”انگوٹھے کا نشان نہیں بلکہ انگوٹھے کے نشانات کا موازنہ۔“ مین نے کہا اور ہائیز کو دونوں عورتوں کے ساتھ چھوڑ کر وہاں سے رخصت ہو گیا۔

اپنے دفتر میں مین نے دس منٹ کے دوران دوسری مرتبہ گھڑی پر نظر ڈالی ”میرا خیال ہے مجھے نر خادیا گیا ہے بہر حال پانچ منٹ اور دیکھ لیتے ہیں۔“  
 ”تمہارا خیال تھا وہ ضرور آئے گی۔“ ڈیلا اسٹریٹ نے پوچھا۔

”خیال تو تھا اور اب بھی امید ہے“  
 ڈیلا اسٹریٹ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ”اگر وہ ہیلن ریڈ لے کو بھجوا نہیں سکتا تھا تو اس نے آخر یہ وعدہ کیوں کیا؟ شاید وہ کچھ وقت کی مہلت حاصل کرنا چاہتا تھا؟“  
 ”اگر مہلت ہی حاصل کرنا ہوتی تو وہ مزے سے کہہ سکتا تھا کہ وہ چار بجے یہاں پہنچے گی۔ یوں اسے مزید تین گھنٹوں کی مہلت حاصل ہو جاتی ہے۔“  
 ”اگر ہیلن ریڈ لے آجائے اور اس کے انگوٹھے کا نشان ڈرائیونگ لائسنس کے مطابق ہو تو کیا تم قائل ہو جاؤ گے؟“

”بشرطیکہ کہ وہ مجھے اس بات کا یقین بھی دلائے کہ اپارٹمنٹ کی لیز اس کے نام پر ہے اور اپارٹمنٹ کا سازو سامان اسی کی ملکیت ہے ممکن ہے ملک میں ہیلن ریڈ لے نام کی دو تین عورتیں ہوں میں اس وقت تک مطمئن نہیں ہوں گا جب تک اس بات کا پتا نہیں چلا لیتا کہ ہائیز نے ایک مستعار دوشیزہ کو ہیلن ریڈ لے کے نام پر اس کے اپارٹمنٹ میں کیوں ٹھہرایا؟ اچھا تو تم ہائیز کا نمبر تو ملاؤ۔“

چند لمحوں بعد ہائیز لائن پر آیا اور مین نے کہا ”ہیلو ہائیز مطلوبہ پارٹی اب تک نہیں پہنچی۔“  
 ”کیا واقعی؟“ ہائیز نے حیرت ظاہر تھی ”اسے تو میں منٹ پہلے وہاں ہونا چاہیے تھا۔“

”میں اب تک منتظر ہوں“ مین بولا ”یہ بتاؤ تم نے اس سے بات کی ہے۔“

”ہاں۔“  
 ”دوبدیا فون پر؟“  
 ”فون پر۔“ ہائیز نے جواب دیا ”کسی وجہ سے اسے دیر ہو گئی ہوگی اور وہ اب پہنچنے والی ہوگی۔“  
 ”سنو ہائیز۔“ مین بولا میں تمہیں دس منٹ اور دیتا ہوں اگر ان دس منٹوں میں وہ نہ آئی تو دونوں عورتیں اپارٹمنٹ سے نکل جائیں گی۔ اور پھر جب تک مجھے صورت حال کا پتا نہیں چلتا اس وقت تک وہ ملازمت پر واپس نہیں آئیں گی۔

”مسٹر مین، ازراہ کرم ایسا نہ کرو، ان کا اپارٹمنٹ سے چلے جانا بے حد نقصان دہ امر ہوگا۔“  
 ”تو پھر ریڈ لے کو دس منٹ میں بھجوا دو۔“ مین نے کہا اور فون بند کر دیا پھر کچھ سوچنے کے بعد ڈیلا کو اپارٹمنٹ کا نمبر دیتے ہوئے کہا کہ کمری سے کہہ کر مس مارٹل سے رابطہ قائم کرا دے تھوڑی دیر بعد رابطہ قائم ہونے پر مین نے ریسپور اٹھا کر کہا ”مس مارٹل ہائیز نے مس ہیلن ریڈ لے کو بھیجے کا وعدہ پورا نہیں کیا اور اب غور سے میری ہدایت سنو۔ ان پر حرف بہ حرف عمل کرنا مسٹر دوشیزہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ وہ سب چیزیں اور کپڑے اپنے ساتھ لے لو جو تم اپنے ساتھ لائی تھیں اور انہیں لے کر اپارٹمنٹ سے نکل جاؤ۔“  
 ”کیا اس سالن کے لئے یہاں سے کوئی سوٹ کیس اٹھالیں۔ یہ پھر واپس کر دیں گے۔“

”ہرگز نہیں۔“ مین بولا ”اپارٹمنٹ کی کوئی چیز مت اٹھانا۔ اگر ایک چیز بھی ساتھ لی تو اپارٹمنٹ کی مالکن تم پر چوری کا الزام عائد کر سکتی ہے سمجھیں؟“  
 ”ہاں، میں سمجھ گئی۔ کیا الزام کا امکان ہے؟“  
 ”کچھ کہہ نہیں سکتا مگر میں کوئی خدشہ مول لینے کو تیار نہیں۔ اپنی چیزوں کا بندل بنا لو اور اپارٹمنٹ چھوڑ دو۔ مسز ونیز بھی تمہارے ساتھ ہوگی۔“  
 ”مسٹر مین، کیا مسٹر ہائیز کو معلوم ہے کہ ہم جارہے ہیں؟“

”میں نے اسے بتا دیا ہے۔“  
 ”تو ممکن ہے وہ آکر کچھ وعدے وعید کرے ہمیں رکنے کے لئے کہے۔؟“

”وہ کچھ بھی کہے۔ پروانہ کرو۔ اور اپارٹمنٹ چھوڑ کر نکل جاؤ۔“  
 ”اور پھر؟“ ایو مارٹل نے پوچھا ”ہم کہاں جائیں گے؟“

”کہیں بھی چلی جاؤ۔ اپنے اپارٹمنٹ پر یا کسی بھی جگہ پر مگر یہاں سے فوراً نکل جاؤ۔“  
 ”بہت اچھا ہم پندرہ منٹ میں یہاں سے چل دیں گے۔“

”کچھ دیر گزر گئی اور پھر ٹیلیفون کی گھنٹی بجی ڈیلا نے فون اٹھ کرنے کے بعد بتایا کہ ایو مارٹل ہے مین نے ریسپور تھام لیا۔“  
 ”ہیلو ایو کہاں سے بول رہی ہو؟“  
 ”لورینز وہوٹل کے بے ہوش سے۔“

”وہاں سے نکلنے میں کوئی دقت تو نہیں ہوئی۔“  
 ”اس نے فون کر کے کہا تھا کہ وہ آ رہا ہے مگر وہ نہیں آیا۔“

ایو مارٹل نے جواب دیا ”فون پر اس نے بہت سے وعدے کئے اور روکنے کی کوشش کی مگر ہم چلی آئیں۔ ایک بات اور ہے مسٹر مین ہمارا پیچھا کیا جا رہا ہے۔“  
 ”کون پیچھا کر رہا ہے؟“  
 ”دو آدمیوں کے متعلق ہمیں یقین ہے مگر ہو سکتا ہے دو سے زیادہ ہوں۔“

”ہوں مجھے یہ خدشہ تھا۔“ مین بولا۔ ”اپارٹمنٹ سے ہیلن ریڈلے کی کوئی شے تو نہیں لائیں؟“  
 ”نہیں سگریٹ تک نہیں۔“  
 ”تمہیں یقین ہے کہ دو شخص تمہارا تعاقب کر رہے ہیں؟“

”بالکل۔“ ایو مارٹل نے جواب دیا۔ ”اگر ہم نزوس نہ ہوتیں تو شاید ان کا پتہ ہی نہ لگتا۔“  
 ”تو ہائینز نہیں آیا۔“

”نہیں ہم ٹھیک ہونے دو بجے اپارٹمنٹ سے نکل آئی تھیں۔ آئی ایڈل کی وجہ سے کچھ دیر ہو گئی ورنہ ہم پہلے ہی وہاں سے چل دیتیں۔ اپارٹمنٹ ہاؤس کی لابی سے آئی ایڈل نے ہمیں فون کیا تھا۔ مگر تمہارا نمبر مصروف تھا۔ پھر اس نے ہائینز کے بتائے ہوئے نمبر پر فون کیا مگر وہاں سے بھی کوئی جواب نہ ملا پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ اس کے نمبر سے کسی نے جواب نہیں دیا۔ ہمیں لگا ہوا تھا کہ اس نمبر پر چوبیس گھنٹے کوئی نہ کوئی

موجود رہے گا ایک مرتبہ جب ہم نے فون کیا تھا تو وہ موجود نہیں تھا مگر ایک عورت نے جواب دیا تھا۔ اب تو آئی ایڈل کو پورا یقین ہو گیا ہے کہ ہیلن ریڈلے کو قتل کر دیا گیا ہے۔“

”کچھ کہہ نہیں سکتا“ مین نے جواب دیا۔  
 ”مجھے ایک اور بات یاد آئی ہے مسٹر مین، فون پر جب ہم نے ہائینز کی یہ درخواست رد کر دی کہ رک جائیں تو اس نے خاص طور پر یہ تاکید کی تھی کہ بائچ بچے تک ہم گھر نہ جائیں بلکہ کسی پبلک پلاس پر بائچ بچے تک انتظار کریں اور اس دوران وہ مینل ریڈلے کو تمہارے پاس بھیج کر تمہاری نشانی کر دے گا اور پھر ہمیں واپس اپنی ملازمت پر پہنچنا ہو گا۔ لیکن اگر ہم گھر چلی گئیں تو پھر ہمیں جواب دے دیا جائے گا۔“

”تو اسی وجہ سے تم دونوں لورینز وہوٹل چلی گئیں؟“  
 مین نے پوچھا۔

”ہاں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے۔“  
 ”مجھے خوشی ہے کہ تم چلی آئیں اب میرے ہاتھ آزاد ہیں۔ میرا فون ملنے تک وہیں لورینز وہوٹل میں رہو سمجھیں؟“

”ریسپور رکھنے کے بعد مین نے ڈیلا کو ہدایت کی ”ڈیلا نیچے ڈریک ڈیکسوا بجنسی میں جا کر بال ڈریک سے کہو کہ لورینز وہوٹل کی لابی میں دو عورتوں کا پیچھا کیا جا رہا ہے۔ اور میں تعاقب کنندگان کے متعلق تفصیل سے جاننا چاہتا ہوں۔ عورتوں کا حلیہ پال کو بتادینا اور کہنا کہ اس کام پر چار بائچ کارکن لگا دے۔“

”ڈیلا ابھی اور دروازے سے باہر چلی گئی مین نے فون اٹھایا اور گرنی کو ہدایت کی کہ ریڈلے کے اپارٹمنٹ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرے اور اگر وہاں سے جواب نہ ملے تو پھر ڈرکس بیوی ۵۲۳۶ نمبر پر ہائینز سے لائن ملانے کی کوشش کرے۔“

تھوڑی دیر بعد گرنی نے جواب دیا کہ نہ تو ریڈلے کے اپارٹمنٹ سے کوئی جواب مل رہا ہے اور نہ ہی ڈرکس بیوی ۵۲۳۶ نمبر پر کوئی ریسپور اٹھا رہا ہے۔ مین نے اسے حکم دیا کہ بائچ منٹ بعد پھر کوشش کرے۔ پھر اس نے ریسپور رکھا ہی تھا کہ کورڈر میں ڈیلا کے قدموں کی تیز چاپ سنائی دی اور اگلے لمحے وہ پرائیوٹ

دفتر میں آگئی۔ اس نے بتایا ”پال ڈریک کیس جا رہا تھا۔ لیکن میں اسے کوریڈور میں پکڑنے میں کامیاب ہو گئی اور ساری صورت حال سمجھانے کے بعد اسے کام پر لگادیا ہے۔“

میں نے اسے بتایا کہ نہ تو ریڈلے اپارٹمنٹ سے کوئی جواب مل رہا ہے اور نہ ہائینز کے نمبر سے۔ ڈیلانے ہنکارا بھرا اور پوچھا ”چیف عورتوں کو وہاں سے نکالنا ضروری تھا؟“

”ہاں اور وہ اس لئے کہ ہائینز کے منصوبوں کے متعلق میں کچھ بھی نہیں جانتا۔“ میں نے جواب دیا ”ہو سکتا ہے ہائینز ان عورتوں کو وہیں چھوڑ کر چل دیتا اور جب پولیس وہاں پہنچتی تو یہ دیکھتی کہ ایوا مارٹل، ہینن ریڈلے کے بہو پ میں وہاں مقیم ہے۔ اس صورت میں نتائج جو کچھ ہوتے وہ ان عورتوں کے لئے بے حد نقصان دہ ہوتے۔“

”کیا تمہارے خیال میں اب ہائینز ہی ان عورتوں کا پیچھا کر رہا ہے؟“ ڈیلانے سوال کیا۔  
”ممکن ہے وہی تعاقب کر رہا ہو کیونکہ وہ اس بات کا بے مشتاق تھا کہ یہ عورتیں اپنے گھر واپس نہ جائیں۔“

”لیکن کیوں؟“  
”یہی بات تو جاننے کی کوشش کر رہا ہوں۔“  
”لیکن کیا ہیلن ریڈلے مر چکی ہے۔“

”کچھ کہہ نہیں سکتا اس سلسلے میں وہ ہدایت اہم ہیں جو ایڈل ونٹرز کو دی گئیں یعنی ہیلن ریڈلے کے نام آنے والے فون ایڈل ونٹرز وصول کرے اور پھر فون کرنے والے سے کہے کہ پندرہ بیس منٹ تک ہیلن ریڈلے اسے فون کرے گی اس کے بعد وہ اس کال کے متعلق ہائینز کو رپورٹ کرے اور پھر اس کال کو فراموش کر دے۔“

”تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ریڈلے قتل۔۔۔“  
”ڈیلا اچانک رک گئی۔ ”اوہ! میں سمجھی اس صورت میں

اگر ریڈلے فون نہ کرتی تو فون کرنے والا مشکوک ہو جاتا۔“

”ٹھیک سمجھی“ میں بولا۔ ”اگر ہائینز ہیلن کے دوستوں کو ٹرانا چاہتا تو ایڈل ونٹرز سے کھلوا سکتا تھا کہ مس ریڈلے شاپنگ کے لئے یا پھر میرے لئے کیس دور

گئی ہے لیکن پندرہ بیس منٹ بعد فون کرنے کا تو یہ مطلب تھا کہ ریڈلے کو فون کرنا پڑتا۔“  
”تو کیا ریڈلے فون کرتی تھی۔“

”یقیناً وہ کسی بات سے ہراساں ہے اور چھپی ہوئی ہے اگر وہ مر چکی ہوتی تو اپنے دوستوں کی کالوں کا جواب ہرگز نہ دے سکتی۔ اب دوستوں کو یہ کیا پتا کہ وہ اپارٹمنٹ سے فون کر رہی ہے یا نہیں۔“ فون کی کھنٹی بجنے لگی اور میں نے رک کر کہا ”غالبا یہ ہائینز ہے۔“ لیکن جب اس نے ریسپورڈ اٹھایا تو گرتی لے بتایا کہ ہیلن ریڈلے نامی ایک عورت ملاقات کی منتظر ہے۔

”اسے فوراً بھیج۔“ میں نے کہا۔  
گرتی نے دروازہ کھولا اور ایک جوان عورت کو اندر بھیج دیا ڈیلانے سر دھری نگاہ ڈال کر وہ میں کی طرف مڑی ”ہیلو مسٹر مین میں ہیلن ریڈلے ہوں افسوس کہ کچھ دیر ہو گئی۔“

”ہیٹھو“ میں بولا ”مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔“  
”یہ عورت ایوا مارٹل سے کافی مشابہت رکھتی تھی۔ اور اسے اپنے حسن اور وجاہت کا بجا طور پر احساس تھا۔ لمبی لمبی پلکوں کے نیچے اس کی بڑی بڑی آنکھیں بڑے دلکش انداز سے میں پر مرکوز تھیں وقار سے چلتی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ ”ہاں تو مسٹر مین کیا پوچھنا ہے؟“ اس کا جائزہ لیتے ہوئے میں بولا ”تم کیا بتانا چاہتی ہو؟“

”ایک لمحہ کے لئے ہیلن ریڈلے کے چہرے پر خفگی کا ہکدر سا پھیل گیا ”مسٹر ہائینز نے بتایا ہے کہ تم کچھ سوال پوچھنا چاہتے ہو مسٹر مین۔“

”میں پھر یہی کہوں گا کہ تم کیا بتانا چاہتی ہو؟۔“  
”میرے خیال میں تمہیں میرے اپارٹمنٹ سے دلچسپی ہے؟“

”کیا وہ تمہارا اپارٹمنٹ ہے؟ اس کا ثبوت تو ہو گا تمہارے پاس؟“

ہیلن ریڈلے نے کرسی قریب گھسیٹی ”مسٹر ہائینز

نے بتایا تھا کہ تم ثبوت کے بغیر مطمئن ہونے والے نہیں چنانچہ کانڈرات میں ساتھ لائی ہوں۔ اس نے پرس میں سے ہوا نکالا اور اس میں سے ڈرائیونگ لائسنس نکال کر بڑھا دیا۔ ”یہ میرے نام کا ڈرائیونگ لائسنس ہے اور

”اور اس کی اشیاء وغیرہ ہر چیز بھی!“

”ہاں۔“

میں ڈیلا کی طرف مڑا۔ ”ڈیلا کاپی پٹل سنبھالو اور لکھو۔“

میں مسماہ ہیلن ریڈلے تصدیق کرتی ہوں کہ انگلش سٹریٹ میں واقع اپارٹمنٹ ہاؤس میں سٹک مینور اپارٹمنٹ نمبر ۳۶ کی میں کلین ہوں میں بہ قاضی ہوش و حواس اعلان کرتی ہوں کہ مذکورہ بالا اپارٹمنٹ کے متعلق جملہ امور اور معاملات کا اختیار میں نے رابرٹ ڈی اور ہائیز کو دے رکھا ہے اسے اختیار ہے کہ مذکورہ اپارٹمنٹ کے ساز و سامان کو جب مرضی استعمال میں لائے اور اگر چاہے تو اپارٹمنٹ میں کسی اور شخص کو سکونت پزیر ہونے دے۔ ایسے شخص یا اشخاص کو حق ہو گا کہ اپارٹمنٹ کا سامان حتیٰ کہ میری ذاتی اشیاء بھی مذکورہ مختار ہائیز کی مرضی سے استعمال میں لے آئے۔ اپارٹمنٹ کے سلسلے میں مذکورہ ہائیز کے کئے ہوئے ہر معاملہ کے میں پابند رہوں گی۔

میں مضمون لکھوانے کے بعد میں نے کہا ”ڈیلا دستخط کے نیچے جگہ خالی چھوڑ دینا اور پھر مرلے آتا تمہیں اس تحریر پر شاید کے طور پر دستخط کرنا ہوں گے۔“

”کیا یہ تحریر کچھ زیادہ ہی قانونی نہیں۔“ ریڈلے نے اعتراض کیا۔

میں مسکرا کر بولا۔ ”ہے تو سہی۔“

ڈیلا نے ٹائپ مشین اپنی طرف سرکالی اور میں نے سگریٹ سلگانے کے بعد کہا ”ناخوشگوار کارروائی مکمل ہو گئی ہے اور اب ہم دوست بن سکتے ہیں۔“

ہیلن ریڈلے تنک کر بولی۔ ”لیکن اب میں دوست نہیں بننا چاہتی۔“

میں ہنس دیا اور پھر بولا۔ ”یہ تو تمہیں معلوم ہو گا کہ ہائیز کیا کر رہا ہے اور اس کی وجہ کیا ہیں؟“

”ہاں اور یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔“

”مگر میں اس کے متعلق جانا چاہتا ہوں۔“

”مگر جس تحریر پر میرے دستخط لینے والے ہو وہ تمہیں کوئی زک نہ پہنچے دے گی۔“

اس پر اسی اپارٹمنٹ کا پتا درج ہے میرے انگوٹھے کا نشان بھی لائنسز پر موجود ہے ذرا سیاہی کا پیڑ اور سادہ کانڈھے دینا۔“

سادہ کانڈ پر انگوٹھے کا نشان ثبت کرنے کے بعد اس نے ٹشو پیپر سے انگوٹھا صاف کیا۔ میں نے سادہ کانڈ اور ڈرائیونگ لائنسز پر انگوٹھے کے نشانوں کا موازنہ کیا اور بولا یہ ٹھیک ہی لگتا ہے۔“

”ہے ہی ٹھیک۔“ ہیلن ریڈلے نے پرس میں سے سگریٹ نکال کر سلگاتے ہوئے کہا۔

”شاید کچھ اور ثبوت بھی لانی ہو تم؟“

”ہاں۔“ اپارٹمنٹ کے مینجر کی جاری کردہ کرائے کی رسیدیں یہ رہیں۔ دیکھ لو یہ پچھلے چھ ماہ کی رسیدیں ہیں۔“

رسیدوں پر سرسری نظر ڈالنے کے بعد میں نے کہا ”اپنی شناخت کے لئے ڈرائیونگ لائنسز کے علاوہ اور کیا ہے تمہارے پاس؟“

”ہاں! میرے پاس کریڈٹ کارڈ، گف کلب کی ممبر شپ کا کارڈ اور ایسی ہی دوسری چیزیں بھی ہیں لیکن ڈرائیونگ لائنسز کے بعد ان کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟“

”بہتر یہی ہے کہ وہ کارڈ بھی دکھا دو۔“

اس مطالبے پر وہ لال بھجھو کا سی ہو گئی، مگر پھر کے بغیر آدھے درجن کارڈ پرس میں سے نکال کر میں کے آگے میز پر ڈال دیئے۔ میں نے پیسل اسٹائی اور ان کارڈوں کی فہرست بنائی نمبروں اور تاریخیں تک لکھنے کے بعد میں نے کارڈ واپس کر دیئے۔ کارڈ تھاتے ہوئے ہیلن ریڈلے نے ارادہ میں کی انگلیاں جھو کر چکا چوند کرنے والی مسکراہٹ لبوں پر لاتے ہوئے کہا ”مسٹر مین“

”اب جب یہ ناخوشگوار کارروائی مکمل ہو چکی ہے تو میرا خیال ہے کہ ہم دوست بن سکتے ہیں۔“

میں مسکرا دیا۔ ”پہلے ناخوشگوار کارروائی مکمل ہونے دو پھر دوستی کر لیں گے وہ اپارٹمنٹ تمہارا ہے اور تم ہی اس کا کرایہ ادا کرنا ہو تو؟“

”جہاں تک اپارٹمنٹ کا تعلق ہے میں نے اس کے تمام معاملات اپنے دوست مسٹر ہائیز کو سونپ رکھے ہیں۔“



نے کہا۔ ”ڈیکوں تو سہی اور کیا اضافہ کر سکتے ہو۔“  
 ڈیلا نوٹ بک لے آؤ۔  
 ڈیلا نوٹ بک لے کر مین کے سامنے آ بیٹھی اور  
 مین کھوانے لگا۔

”مجھے معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ رابرٹ ہائینز نے  
 میرے اپارٹمنٹ میں دو خواتین کو بٹھرایا ہے اور ان میں  
 سے ایک کو میرا نام اپنانے کی ہدایت کی ہے مسٹر ہائینز  
 نے میری مرضی سے یہ اقدام کیا ہے اور میں اس خاتون  
 کو اپنے نام سے دستخط کرنے یا بہروپ بھرنے کی پوری  
 اجازت دیتی ہوں بشرطیکہ مذکورہ ہائینز نے ایسی ہدایت دی  
 ہوں۔ مزید یہ اعلان کرتی ہوں کہ میرے نام سے دستخط  
 کرنے یا میرا بہروپ بھرنے کے لئے میں اس خاتون پر  
 کسی قسم کا دعویٰ نہیں کروں گی چاہے اس کا کوئی فعل یا  
 اقدام میرے لئے نقصان کا ہی موجب ہو۔“

ہیلن ریڈ لے ایک بی سانس لی اور بیٹھ کر انتظار  
 کرنے لگی۔ چند لمحوں بعد ڈیلا تحریر ٹاپ کر کے لے آئی  
 اور مہربھی تحریر پڑھنے کے بعد مین نے یہ ریڈ لے کی  
 طرف بڑھا دی اور بڑے اشتعال سے ریڈ لے نے اس پر  
 دستخط کر کے ڈیلا نے کہا، ”کیا تم اقرار کرتی ہو کہ تم  
 ہیلن ریڈ لے ہو اور تم نے برضا و رغبت اس تحریر پر  
 دستخط کئے ہیں؟“

”ہاں اور اب میں جانا چاہتی ہوں۔“  
 ڈیلا نے تحریر پر کارروائی مکمل کی اور پھر ہیلن  
 ریڈ لے الوداع کے بغیر اٹھ کر چل دی۔ بعد میں ڈیلا نے  
 پوچھا، ”کیا اس کے پرس میں واقعی کُن بھی چھپا ہے؟“  
 ”ٹھیک سے نہیں کہہ سکتا البتہ پرس جب نیچے گرا تو  
 کافی زور وارد دھب کی آواز آئی تھی اور اب تم ایوا کو مطلع  
 کرو کہ ہیلن ریڈ لے سے ایک تحریر پر دستخط لے لئے  
 گئے ہیں۔ چنانچہ اب تم ہائینز کی ہدایات پر عمل کرتے  
 ہوئے اس کے اپارٹمنٹ پر چل جاؤ۔“

”شام کو چھ بجے کے قریب مین کو فون پر ایوانے  
 رابرٹ ہائینز کے فون کی خبر دی۔ اس کی پیشانی میں گولی کا  
 سوراخ تھا۔ مین کے پوچھنے پر ایوانے بتایا کہ اسے ہائینز  
 کے قتل کے متعلق کچھ پتا نہیں کہ اسے کب اور کس  
 نے گولی ماری تفصیلات میں جانے کا وقت نہیں تھا۔  
 چنانچہ مین نے ایوا کو ہدایت کی کہ وہ فوراً پولیس کو  
 اطلاع دے اور اسے یہ بتائی بھی دی کہ وہ خود وہاں پہنچ رہا  
 ہے۔“

مین نے فوراً چھوڑ دیا اور پرائیوٹ سرائیوٹس پال  
 ڈریک کے دفتر پہنچا کیا اسے جلالت میں دیکھ کر پال ڈریک

”لیکن ہائینز کو میں نے اس حد تک مختار مقرر نہیں  
 کیا۔“  
 ”تو پھر بتادو کہ وہ کس حد تک تمہارا مختار ہے۔“  
 ”میں تفصیل نہیں بتا سکتی۔“  
 ”تو پھر افسوس ہے کہ اس تحریر پر تمہارے دستخط  
 لینے کے لئے مجبور ہوں۔ جاؤ ڈیلا۔ ٹاپ کراؤ۔ اور  
 ریڈ لے پرس سے گری ہوئی چیزیں اٹھاؤ اور یہ بھی  
 بتادو کہ اگر تمہارے پرس میں کُن ہے تو اس کا پرٹ

”لیکن ہائینز کو میں نے اس حد تک مختار مقرر نہیں  
 کیا۔“  
 ”تو پھر بتادو کہ وہ کس حد تک تمہارا مختار ہے۔“  
 ”میں تفصیل نہیں بتا سکتی۔“  
 ”تو پھر افسوس ہے کہ اس تحریر پر تمہارے دستخط  
 لینے کے لئے مجبور ہوں۔ جاؤ ڈیلا۔ ٹاپ کراؤ۔ اور  
 ریڈ لے پرس سے گری ہوئی چیزیں اٹھاؤ اور یہ بھی  
 بتادو کہ اگر تمہارے پرس میں کُن ہے تو اس کا پرٹ

”لیکن ہائینز کو میں نے اس حد تک مختار مقرر نہیں  
 کیا۔“  
 ”تو پھر بتادو کہ وہ کس حد تک تمہارا مختار ہے۔“  
 ”میں تفصیل نہیں بتا سکتی۔“  
 ”تو پھر افسوس ہے کہ اس تحریر پر تمہارے دستخط  
 لینے کے لئے مجبور ہوں۔ جاؤ ڈیلا۔ ٹاپ کراؤ۔ اور  
 ریڈ لے پرس سے گری ہوئی چیزیں اٹھاؤ اور یہ بھی  
 بتادو کہ اگر تمہارے پرس میں کُن ہے تو اس کا پرٹ

”لیکن ہائینز کو میں نے اس حد تک مختار مقرر نہیں  
 کیا۔“  
 ”تو پھر بتادو کہ وہ کس حد تک تمہارا مختار ہے۔“  
 ”میں تفصیل نہیں بتا سکتی۔“  
 ”تو پھر افسوس ہے کہ اس تحریر پر تمہارے دستخط  
 لینے کے لئے مجبور ہوں۔ جاؤ ڈیلا۔ ٹاپ کراؤ۔ اور  
 ریڈ لے پرس سے گری ہوئی چیزیں اٹھاؤ اور یہ بھی  
 بتادو کہ اگر تمہارے پرس میں کُن ہے تو اس کا پرٹ

”لیکن ہائینز کو میں نے اس حد تک مختار مقرر نہیں  
 کیا۔“  
 ”تو پھر بتادو کہ وہ کس حد تک تمہارا مختار ہے۔“  
 ”میں تفصیل نہیں بتا سکتی۔“  
 ”تو پھر افسوس ہے کہ اس تحریر پر تمہارے دستخط  
 لینے کے لئے مجبور ہوں۔ جاؤ ڈیلا۔ ٹاپ کراؤ۔ اور  
 ریڈ لے پرس سے گری ہوئی چیزیں اٹھاؤ اور یہ بھی  
 بتادو کہ اگر تمہارے پرس میں کُن ہے تو اس کا پرٹ

”لیکن ہائینز کو میں نے اس حد تک مختار مقرر نہیں  
 کیا۔“  
 ”تو پھر بتادو کہ وہ کس حد تک تمہارا مختار ہے۔“  
 ”میں تفصیل نہیں بتا سکتی۔“  
 ”تو پھر افسوس ہے کہ اس تحریر پر تمہارے دستخط  
 لینے کے لئے مجبور ہوں۔ جاؤ ڈیلا۔ ٹاپ کراؤ۔ اور  
 ریڈ لے پرس سے گری ہوئی چیزیں اٹھاؤ اور یہ بھی  
 بتادو کہ اگر تمہارے پرس میں کُن ہے تو اس کا پرٹ

”لیکن ہائینز کو میں نے اس حد تک مختار مقرر نہیں  
 کیا۔“  
 ”تو پھر بتادو کہ وہ کس حد تک تمہارا مختار ہے۔“  
 ”میں تفصیل نہیں بتا سکتی۔“  
 ”تو پھر افسوس ہے کہ اس تحریر پر تمہارے دستخط  
 لینے کے لئے مجبور ہوں۔ جاؤ ڈیلا۔ ٹاپ کراؤ۔ اور  
 ریڈ لے پرس سے گری ہوئی چیزیں اٹھاؤ اور یہ بھی  
 بتادو کہ اگر تمہارے پرس میں کُن ہے تو اس کا پرٹ

”لیکن ہائینز کو میں نے اس حد تک مختار مقرر نہیں  
 کیا۔“  
 ”تو پھر بتادو کہ وہ کس حد تک تمہارا مختار ہے۔“  
 ”میں تفصیل نہیں بتا سکتی۔“  
 ”تو پھر افسوس ہے کہ اس تحریر پر تمہارے دستخط  
 لینے کے لئے مجبور ہوں۔ جاؤ ڈیلا۔ ٹاپ کراؤ۔ اور  
 ریڈ لے پرس سے گری ہوئی چیزیں اٹھاؤ اور یہ بھی  
 بتادو کہ اگر تمہارے پرس میں کُن ہے تو اس کا پرٹ

”لیکن ہائینز کو میں نے اس حد تک مختار مقرر نہیں  
 کیا۔“  
 ”تو پھر بتادو کہ وہ کس حد تک تمہارا مختار ہے۔“  
 ”میں تفصیل نہیں بتا سکتی۔“  
 ”تو پھر افسوس ہے کہ اس تحریر پر تمہارے دستخط  
 لینے کے لئے مجبور ہوں۔ جاؤ ڈیلا۔ ٹاپ کراؤ۔ اور  
 ریڈ لے پرس سے گری ہوئی چیزیں اٹھاؤ اور یہ بھی  
 بتادو کہ اگر تمہارے پرس میں کُن ہے تو اس کا پرٹ

کی کوشش کرو جس نے میری موکلات کا تعاقب کرایا ہے۔

”بہت بہتر ابھی دو کارکن اور بھیج دیتا ہوں کیا تمہاری موکلات تو قتل میں ملوث نہیں؟“

”کیا انگوٹوں کی سی باتیں کر رہے ہو۔ انہوں نے لاش دیکھی اور مجھے بلوایا میں نے انہیں پولیس کو مطلع کرنے کی ہدایت کی ہے“ مین نے جواب دیا ”ہائیز کے قتل کے متعلق جتنی بھی معلومات حاصل کر سکو اتنا ہی بہتر ہے۔“

ڈریک نے ہدایات صادر کرنے کے لئے فون اٹھالیا اور مین وہاں سے چل دیا اپنے دفتر پہنچای تھا کہ ڈیلانے پوچھا ”کیا بنا؟“

”ڈریک نے تفصیلات معلوم کرنے کے لئے مزید کارکن متعین کر دیے ہیں پہلے میں نے سوچا تھا کہ خود بھی موقع واردات پر پہنچوں لیکن مناسب یہی ہے کہ اس مرتبہ پس منظر میں رہوں۔ اب ہمارے لئے انتظار کرنے کے سوا اور کوئی کام نہیں۔“

”انتظار کب تک؟“ ڈیلانے پوچھا۔  
”ڈریک نے کارکنوں کو پتہ چلانے میں ایک گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا۔“

کچھ دیر تک سوچنے کے بعد ڈیلانے بولی ”مجھے ایک بات کی تشویش ہے اور وہ یہ کہ ایڈل ونٹرز کے ہینڈ بیگ میں ۳۲ عریو اور موجود تھا۔ اب اگر ہائیز کو ۳۲ عریو قتل کیا گیا ہے تو پھر کیا ہوگا؟“

”ہوگا یہ کہ پولیس مقتول کے جسم سے گولی نکلا کر لیبارٹری میں اس کی پڑتال کرائے گی اور معلوم کرے گی کہ اسے کس مخصوص عریو سے چلایا گیا ہے اور پھر کسی کو مورد الزام گردانے کی۔ ہو سکتا ہے مسز ونٹرز پر الزام آجائے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ ان حالات سے کیسے نبھاہ کرتی ہے۔ خیر یہ بعد میں دیکھی جائے گی چلو ایک گھنٹے میں پیٹ پوچا کر آؤں۔“

ہوٹل سے کھانا کھا کر وہ واپس دفتر پہنچے ہی تھے کہ پال ڈریک مخصوص دستک دینے کے بعد اندر آ گیا اور کسی تمہید کے بغیر بولا ”تمہاری دونوں موکلات شاپنگ اور ڈر کرنے کے بعد واپس اپارٹمنٹ چلی گئی تھیں میرے کارکنوں نے ان کا تعاقب کرنے والوں کو بھانپ لیا تھا۔“

نے کہا ”ہیلو پیری خیر تو ہے۔؟“

”لورنیز وہوٹل والی جاب بر آدی لگا دیئے تھے؟“

”ہاں تین بہترین کارکن بھیجوا دیئے تھے۔“

”اچھا تو غور سے سنا انگلش اسٹریٹ رواتق سگٹ مینور اپارٹمنٹس میں ہائیز نامی ایک شخص کو اپارٹمنٹ نمبر ۳۲۶ میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔“

”قتل کا انگشاف کس نے کیا؟“

”انہی دو عورتوں نے جن کا تعاقب کرنے والوں کے متعلق معلوم کرنے کے لئے نہیں کہا تھا اب وہ پولیس کو مطلع کر رہی ہیں اور پولیس فوراً ہی کسی ریڈیو کار کو جائے وقوعہ پر پہنچنے کی ہدایت کرے گی۔ ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ تین منٹ ہیں۔“

”اوہ“ پال ڈریک کے منہ سے نکلا۔

”تمہیں بھی اندازہ ہو چکا ہوگا کہ ان عورتوں کا تعاقب کرنے والے کسی جاسوسی ایجنسی کے کارکن ہیں اور ان کی ایجنسی کا پتا چلانا مشکل نہ ہوگا۔ لیکن اس سے آگے اس شخص کا پتا چلانا زرا مشکل ہوگا۔ جس نے اس ایجنسی کی خدمت حاصل کی ہیں ہو سکتا ہے ایجنسی بذریعہ ڈاک اس شخص کو رپورٹ میں بھیجواتی ہو اور یوں ہم دیوار سے سرھوٹے رہ جائیں۔“

”ہاں یہ تو ہے“ ڈریک نے تائید کی۔

”اب صورت حال یہ ہے کہ پولیس چند منٹوں میں سگٹ مینور اپارٹمنٹس پہنچ جائے گی اور میرے موکلوں کا پیچھا کرنے والے وہاں پہلے سے موجود ہیں پولیس کو یکے بعد دیگرے وہ سمجھ جائیں گے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ ہو چکا ہے لیکن واقعے کی نوعیت معلوم کرنے میں انہیں تھوڑا سا وقت لگے گا۔ اور پھر جب وہ نوعیت معلوم کریں گے تو پھر کیا ہوگا؟ وہ فوری طور پر اپنی ایجنسی سے فون پر یا ذاتی طور پر رابطہ قائم کریں گے اور ایجنسی بلا تاخیر اس موکل سے ہدایت طلب کرے گی جس نے ایجنسی کی خدمات حاصل کی ہیں اور پھر موکل کیا کرے گا؟“ مین نے سوال کیا۔

”امکان ہے کہ موکل تفصیلات معلوم کرنے ایجنسی کے دفتر پہنچے گا“ ڈریک نے جواب دیا۔

”تو اب اسی امکان کو مد نظر رکھتے ہوئے کچھ اور

مستعد کارکن وہاں متعین کر دو اور اس شخص کا پتا چلانے

”آروا کل اہل ریڈ لے اور کار بھی اسی کی ملکیت ہے بعد میں میرے ایک کارکن نے اخبارات کی ایک لائبریری میں چھان بینک کی تو معلوم ہوا کہ بمقام ہائٹ آروا کل اہل ریڈ لے کی شادی بیکن سے ہوئی تھی اس وقت اس کی عمر اڑتیس سال اور بیکن کی عمر اکیس سال تھی یہ وہی بیکن ریڈ لے ہے جو سگٹ منیور کے اپارٹمنٹ میں قیام پزیر ہے۔“

”یہ شخص ریڈ لے کیا کرتا ہے؟“

”یہ بروکر ہے اس وقت وہ اپارٹمنٹ میں ہے اور میرے دو کارکن وہاں نگرانی کر رہے ہیں۔“

”میں نے کرسی پیچھے سرکائی۔“ چلو پال چلیں ڈیلا تم یہیں دفتر میں رہنا۔“

دفتر کی عمارت سے نکل کر وہ ڈریک کی کار میں جا بیٹھے اور میں نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا ”صورت حال کچھ واضح ہونے لگی ہے اور دو دور دو جمع کر کے ہم چار کا مجموعہ حاصل کر سکتے ہیں۔“

”تمہارا اندازہ کیا ہے؟“ ڈریک نے پوچھا۔

”اندازہ یہ ہے کہ بیوی نے الگ ہو کر تنہا رہنا شروع کر دیا شوہر اس سے طلاق حاصل کرنے کا خواہشمند ہے لیکن جائیداد وغیرہ کے متعلق بیوی کی شرائط بڑی کڑی ہیں چنانچہ بیوی اس سے کہتی ہے کہ اگر یہ بات ہے تو چلو معاملہ یوں ہی بغیر طلاق کے چلے دو۔ کچھ عرصے بعد یہ صورت حال شوہر کو چھینے لگی اور اس نے بیوی کی نگرانی کے لئے جاسوس مقرر کر دیئے تاکہ بیوی کی کسی لغزش کا حال معلوم کر کے من مانی شرائط پر طلاق حاصل کر سکے۔ اس دوران بیوی ایک اور لڑکے سے تعلقات قائم کر لیتی ہے اور وہ اتنی ہوشیار ہے کہ اسے جاسوسوں کا پتا چل جاتا ہے بلکہ یوں کہتا چاہئے کہ کسی ذریعے سے اسے نکل از وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا شوہر اس پر جاسوس مقرر کرنے والا ہے۔“

”یہ خیال کس وجہ سے قائم کیا؟“

”شوہر نے بیوی کا پتا دے کر جاسوسوں کو نگرانی کی ہدایت کی ہوگی مگر کل از وقت باخبر ہونے کی وجہ سے بیوی نے اپنے اپارٹمنٹ میں اپنی ایک ہم شکل عورت کو نگران خاتون سمیت ٹھہرایا۔ شوہر نے جاسوسوں کو غالباً بیوی کی تصویر دکھائی ہوگی اور حلیہ بتایا ہوگا۔ چنانچہ اس تصویر اور چلیے کو بنیاد بنا کر جاسوس شوہر کے بتائے ہوئے

”پھر؟“ میں نے سوال کیا۔

”پھر تمہاری موکلات کے اپارٹمنٹ میں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد قیامت ٹوٹ پڑی۔ سائزن والی پولیس کاروں نے ہر طرف بھجان پیدا کر دیا بہر حال میرے اضافی آدمی بروقت وہاں جا پہنچے تھے۔“

”پھر کیا ہوا؟“

”تمہاری موکلات کا پیچھا کرنے والوں میں سے ایک شخص حالات معلوم کرتے ہی پبلک ٹیلیفون بوتھ کی طرف دوڑا۔ میرے ایک کارکن کے پاس ایک طاقتور دوربین تھی اور اس کی مدد سے وہ پیشے کے دروازے کے پار سے نمبر گھماتے ہوئے دیکھ رہا تھا یوں اس نے ڈاکٹر گپا ہوا نمبر نوٹ کر لیا اور بعد میں چیک کرنے پر یہ نمبر انٹریسٹ انوشی سمیٹرز کا نکلا یہ اطلاع ملتے ہی میں نے اپنے دو کارکن اس جاسوسی ایجنسی کے دفتر کی طرف بھگا دیئے۔“

”اس دوران اس ایجنسی کے کارکن اور میرے کارکن قتل کے متعلق پولیس کو کٹھنٹے اور کیدتے رہے۔ معلوم ہوا کہ ہائیز کے ماتھے کے درمیان ۳۲ء کی گولی ماری گئی ہے جو دوسری طرف نہیں نکلی بلکہ ابھی تک کھوپڑی میں ہے۔“

”چلو اب ریوالور کی شناخت ایک مسئلہ نہیں رہے گا۔ میں نے اظہار خیال کیا۔“

”یا پھر مسئلہ اور الجھ جائے گا۔“ ڈریک نے جواب دیا۔ ”اس بات کا انحصار اس پر ہے کہ گن تمہاری موکلات کی تھی یا کسی اور کی۔ خیر تو اس دوران انٹریسٹ انوشی سمیٹرز پر متعین میرے کارکن نے ایک خوش لباس چواتیس پینتالیس سالہ شخص کو بڑی عجلت میں ایجنسی کے دفتر میں جاتے دیکھا اس کا قد پانچ فٹ دس انچ اور وزن ایک سو نوے پونڈ کے قریب ہو گا لہذا میں بال تھے اور موٹی موٹی آنکھیں۔ آدھے گھنٹے بعد وہ ایجنسی کے دفتر سے رخصت ہوا اور میرا ایک کارکن اس کے پیچھے لگ گیا۔ وہ ایک بڑی کار میں بیٹھ کر ایک شاندار اپارٹمنٹ ہاؤس میں گیا میرے کارکن نے کار کا لائسنس نمبر نوٹ کیا اور اپارٹمنٹ ہاؤس کے دربان سے اس شخص کے متعلق معلومات کیں۔“

”کیا نام معلوم ہوا؟“ میں نے پوچھا۔

نقل حرکت اور ہر انداز سے بے پناہ مقناطیسی قوت ٹپک رہی تھی سکتی ہوئی چمکدار آنکھوں سے اس نے اپنے ملاقاتیوں پر نظر ڈالی ”تم میں سے مسٹر مین کون ہے؟“  
 ”میں ہوں! میں نے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔“ اور یہ بال ڈریک ہے جو میرے مقدمات میں مددگار رہتا ہے اور ایک جاسوسی ایجنسی کا مالک ہے۔“  
 ریڈلے انہیں اندر لے گیا لوگ روم قیمتی پردوں اور شاندار سازو سامان سے مزین تھا انہیں آرام دہ کرسیوں پر بٹھانے کے بعد ریڈلے نے پوچھا ”ہاں کیا بات ہے؟“

”تمہاری بیوی یہاں شہر میں رہتی ہے؟“ مین نے پوچھا۔  
 ”اس سوال کا مقصد؟“ ریڈلے نے کہا۔  
 ”اپنے ایک کیس کے سلسلے میں یہ سوال پوچھ رہا ہوں اور یہ سوال ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔“  
 ”تم ایک وکیل ہو؟“  
 ”ہاں۔“

”اور تمہارا کوئی موکل ہو گا جس کی ادا کردہ فیس کے عوض تم اس کے مفادات کا تحفظ کرنے کے پابند ہو۔ لیکن میں تمہارا موکل نہیں اور یوں ممکن ہے کہ تمہارے موکل کے اور میرے مفادات آپس میں ٹکراتے ہوں۔ اس صورت میں تمہارے سوالات کا جواب کیوں دوں۔“

”مگر یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں کہ تمہاری بیوی کہاں رہتی ہے بات یہ ہے کہ چند مخصوص حالات نے انگلش سٹیٹ میں واقع سٹک مینور اپارٹمنٹ میں قیام پذیر ایک خاتون ہیلن ریڈلے میں مجھے دلچسپی لینے پر مجبور کر دیا ہے میں اس کا پس منظر معلوم کرنا چاہتا ہوں مثلاً اس کے رشتہ دار اور دوست کون کون ہیں؟“  
 ”تو کیا دوستوں کے متعلق کچھ معلوم ہوا ہے؟“  
 ”بھی نہیں لیکن جلد ہی معلوم کر لوں گا۔“  
 ”معلومات میرے لئے بھی دلچسپی رکھتی ہیں۔“  
 ”تو کیا وہ واقعی تمہاری بیوی ہے؟“  
 ”ہاں۔“  
 ”اور تم الگ ہو چکے ہو۔ یہ علیحدگی کب سے ہے؟“

”تقریباً چھ مہینے سے۔“

جسے چاہئے اور وہاں انہیں معلوم ہوا کہ اس جلیے اور وضع چھٹھ کی ایک عورت ہیلن ریڈلے نے عمران خاتون سمیت اس اپارٹمنٹ میں قیام پذیر ہے چنانچہ وہ اس کے تعاقب میں لگ گئے اور شوہر کو اس ہیلن ریڈلے کے متعلق رپورٹیں بھیجنا شروع کر دیں۔ شوہر کو جب معلوم ہوا کہ ہیلن ریڈلے نے عمران خاتون رکھ لی ہے جو چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ رہتی ہے تو وہ براہ مایوس ہوا اور اپنے وکیل کو ہدایت کی کہ طلاق کے لئے مناسب شرائط تیار کرے۔“

”اور اس دوران اصل ہیلن ریڈلے بدستور اپنے ہوائے فریڈ کے ساتھ چھڑے اڑاتی رہتی ہے“ ڈریک بولا ”تو پھر یہ ہائینز ہی ہوائے فریڈ ہو گا۔“  
 ”میرا یہ خیال نہیں۔“ مین نے کہا ”وہ اتنی چالاک ہے کہ ہوائے فریڈ کو اپنے اپارٹمنٹ کے قریب نہیں بھٹکنے دے گی میرے خیال میں ہائینز کسی طرح کی کٹنگ کا کام کر رہا تھا۔“

”اور اب شوہر کے پاس کیا کرنے جا رہے ہو؟“  
 ”اس سے پوچھ کچھ کروں گا اور اس کے جوابات سے صورت حال کو جانچنے کی کوشش کروں گا۔“ مین نے جواب دیا اور پھر پوچھا ”کچھ اندازہ ہے کہ ہائینز کو کس وقت قتل کیا گیا ہے؟“

”نظاً ہر سہ پہر کے ابتدائی گھنٹوں میں کسی وقت پولیس سرجن پوسٹ مارٹم میں مصروف ہے“ ڈریک نے کہا اور ایک موڈ گھوم کر پارکنگ پلاٹ میں گاڑی جاکھڑی کی۔ پھر وہ مین کے ساتھ چند رہائش گاہوں کے قریب سے گزر کر ادھا بلاک دور ایک شاندار اپارٹمنٹ ہاؤس میں پہنچا۔“

ابی میں خوبصورت اور دبیز خالچہ بچھا ہوا تھا اور صاف ستھرے لباس والا کلرک ڈیوٹی پر تھا کلرک نے ان دونوں کا نام پوچھا اور ایک چٹ لکھ کر ٹیلیفون آپریٹر کے پاس لے گیا چند سیکنڈ بعد وہ واپس آیا اور مین سے مخاطب ہو کر بولا مسٹر ریڈلے نے ملاقات کی اجازت دے دی ہے ایلیو بیئر متعین لڑکا تمہیں اپارٹمنٹ بتا دے گا۔“

راہداری میں تیسرے دروازے پر پہنچ کر مین نے موتیوں سے مزین بن دیا اور اس شخص نے دروازہ کھول دیا جس کا حلیہ ڈریک نے بتایا تھا۔ اس شخص کی

”طلاق کے لئے مقدمہ دائر کر دیا ہے؟“

”نہیں۔“ ریڈلے نے جواب دیا۔

”صلح صفائی کا کوئی امکان ہے؟“

”نہیں اس سے کیا مطلب؟“

”تم کچھ زیادہ تعاون نہیں کر رہے۔“

”جب تک یہ پتا نہ چلے کہ تم کیا کھیل کھیل رہے ہو اس وقت تک کیوں تعاون کروں؟ آخر تمہاری آمد کا مقصد کیا ہے؟“

”میں نے اس کا سوال نظر انداز کر دیا۔“ یہ بتاؤ کہ

آخری مرتبہ بیوی سے تمہارا آگنا سامنا کب ہوا؟“

”تقریباً تین ماہ پہلے مگر میری بیوی سے تمہاری اس

دلچسپی کی وجہ کیا ہے؟“

”تمہاری بیوی سے اتنی دلچسپی نہیں بلکہ اس کے

ایئر مشنٹ سے ہے کیونکہ آج سہ پہر وہاں ایک شخص کو

قتل کر دیا گیا ہے۔“

”کس شخص کو؟“

”رابرٹ ہائینز نامی ایک شخص کو۔“

”تو تم کو کسی ملزم کی وکالت کا فریضہ ادا کر رہے ہو؟“

”ریڈلے نے سوال کیا۔“

”ابھی تک کسی کو ملزم نہیں ٹھہرایا گیا مگر امکان ہے

کہ میرے موکل پر الزام آجائے“ میں بولا۔ ”اس

قتل کی خبر سے تمہیں کوئی حیرت نہیں ہوئی۔“

”شاید نہیں ہوئی“ ریڈلے نے سپاٹ آواز میں کہا۔

”صاف بات یہ ہے کہ میں تمہاری بیوی کے متعلق

کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔“

”کیسی معلومات؟“

”پچھلے چند روز سے تم اپنی بیوی کا پیچھا کر رہے ہو۔

تمہارے جاسوسوں نے کیا کچھ معلوم کیا۔“

”یہ ایسا سوال ہے جس کا جواب میں نہیں دینا چاہتا

۔“ ریڈلے نے جواب دیا۔

”میں خصوصیت سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آج

سہ پہر تمہاری بیوی کیا کرتی رہی؟“

”میں بولا۔ ”تمہارے جاسوسوں نے کیا بتایا ہے؟“

”آخر ان معاملات سے تمہارا واسطہ کیا ہے؟“

”میں چاہوں تو دوسرے ذرائع سے بھی یہ معلومات

حاصل کر سکتا ہوں۔“ میں بولا۔

”مثلاً کن ذرائع سے؟“

”مثلاً ہوئی سائنڈ سکوٹ یا ڈی اے کے دفتر میں اپنے

کسی دوست کو یہ اطلاع دے کر کہ انٹریسٹ انوسی

سکٹرز کے سربراہ کو سمن جاری کر کے دلچسپ معلومات

حاصل ہو سکتی ہیں۔“

”اتنے میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگی اور میں سے

معذرت کرتے ہوئے ریسپور اٹھا کر وہ بولا۔ ”ہاں کیا ہے؟

پتا نہیں کہ۔۔۔ اطلاعات۔۔۔ ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ مکمل طور پر

نہیں۔۔۔ میرا خیال ہے ہم قریب پہنچ رہے ہیں۔۔۔ اچھا

شکریہ۔۔۔ خیال رکھنا اچھا۔“

ریسپور رکھ کر ایک منٹ تک ریڈلے کچھ سوچتا

رہا اور پھر بولا۔ ”اچھا اب میں بھی کچھ بتے دکھا دیتا ہوں

میں نے سنا تھا کہ میری بیوی کسی اور میں دلچسپی لے رہی

ہے۔ حقیقت معلوم کرنے کے لئے دو تین دن سے میں

نے اس کے پیچھے جاسوس لگائے تو معلوم ہوا کہ یہ

شخص ہائینز میری بیوی اور اس کی نگران کو ڈنر کے لئے

پاہر لے جانا رہا لیکن میری بیوی بھی تنہائی میں اس سے

نہیں ملی۔ بات میری سمجھ میں نہ آئی تاہم میرے ایک

جاسوس کو پولیس سے معلوم ہوا کہ ہائینز کے پاس میری

بیوی کے ایئر مشنٹ کی دوسری چابی پائی گئی ہے اب

پولیس کے لئے اور میرے لئے یہ معلوم کرنا ضروری ہے

کہ یہ چابی کب سے اس کے پاس ہے اور یوں؟“

”تو پھر تم نے کیا اندازہ لگایا ہے؟“

”میری بیوی طلاق نہیں دینا چاہتی تھی اور وہ کسی

راہبہ کی سی زندگی بھی نہیں گزار سکتی اسے چھ ماہ کی

مہلت حاصل تھی اور اس نے میری سرگرمیوں کا حال

جاننے کے لئے میرا تعاقب کروایا اور یوں کافی رقم خرچ

کی۔ اب میں نے سوچا کہ اس کا پیچھا کرا کے اس کے

سکے لوٹا دوں۔“

”کیا وہ اب بھی تمہارا پیچھا کر رہی ہے؟“

”اب نہیں، مگر دو ماہ پہلے اس نے میری زندگی

عذاب کرنے رکھ دی تھی ہر وقت جاسوس میرا سایہ بنے

رہتے تھے پھر میری بیوی نے پیچھا کرنا بند کر دیا کیونکہ

میرے خلاف اسے کچھ نہ مل سکا۔“

”میرا خیال ہے“ میں بولا۔ ”اب میں بھی ایک اہم

تہہ سامنے کر دوں تمہارے جاسوس جس عورت کا پیچھا

کرتے رہے ہیں وہ تمہاری بیوی نہیں ہے۔“

”کیا مطلب؟“ ریڈلے نے تقریباً چیخ کر کہا۔  
 ”اپنی بیوی کا پیچھا کرانے کے متعلق فیصلہ کرنے کے بعد تم نے جاسوسی ایجنسی کو اپنی بیوی کی عمر قد وزن اور پیشہ ورانہ وغیرہ سے آگاہ کیا اور اس کا رہائشی پتہ بتایا اور اس کی نگرانی کرنے کی ہدایت کی تھی۔“  
 ”ہاں تو پھر؟“ ریڈلے نے سوال کیا۔

میسن نے جیب سے ہوا نکالا اور اس میں سے اشتہار نکال کر ریڈلے کو دیا۔ ”یہ رہا جواب۔“ اشتہار کو دو مرتبہ پڑھنے کے بعد بات ریڈلے کی سمجھ میں آگئی اور وہ کراہا ”افوہ“

”اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ کسی ذریعے سے اسے تمہارے اس ارادے کی پیشگی خبر ہوگئی کہ تم اس کی نگرانی کرانے والے ہو۔ چنانچہ اس نے اپنی جگہ ایک اور عورت لاکھڑی کی اور تمہارے جاسوس تمہاری بیوی کی جگہ اس عورت کا تعاقب کرتے رہے۔“  
 ”میں نے ایک دوست سے محض یہ پوچھا تھا کہ کون سی جاسوسی ایجنسی اچھی ہے اور اس نے انٹریسٹ انوسی گریڈز کی سفارش کی تھی۔“  
 ریڈلے نے کہا ”شاید اسی ذریعے سے اسے خبر لگ گئی ہو۔“

”کچھ دیر خاموشی رہی اور پھر میسن نے پوچھا ”کیا تم کبھی ہائینز سے ملے ہو؟“  
 ”میں اس سے اور تمہاری بیوی دونوں سے مل چکا ہوں۔ تمہاری بیوی بڑی تیز طراز عورت ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس کے لئے ہائینز کسی طرح کی کشش رکھتا تھا۔“ میسن نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

ریڈلے بولا ”میرے لئے تو یہ اطلاع اہمیت کی حامل ہے کہ اس کے پاس ہیلن کے اپارٹمنٹ کی چابی پائی گئی۔“  
 ”تم اس چابی کو طلاق کی کاروائی میں ملوث کرنا چاہتے ہو؟“

”میں اس کے حوالے سے اپنی بیوی کے مطالبات کم کر سکتا ہوں۔“  
 ”لیکن یہ بھی سوچو کہ ہائینز کے متعلق تمہاری معلومات دو دھاری تلوار ثابت ہو سکتی ہیں کیونکہ ہائینز کو قتل کیا گیا ہے۔“

”اوہ میں نے اس امر کے متعلق سوچا ہی نہ تھا لیکن

یہ احتمالہ قیاس آرائی ہے میں اس شخص کو جانتا تک نہیں۔“  
 ”یہ محض قیاس آرائی نہیں بلکہ میں چند حقائق کے خدوخال اجاگر کر رہا ہوں۔“  
 ریڈلے چند لمحوں تک فکروں میں کھویا رہا پھر بولا۔  
 ”تم کہتے ہو میری بیوی سے مل چکے ہو۔ یہ ملاقات کب اور کہاں ہوئی؟“  
 ”چوبیس گھنٹے کے دوران وہ میرے دفتر آئی تھی۔“  
 ”کیا چاہتی تھی وہ؟“

”وہ نہیں بلکہ میں کچھ چاہتا تھا۔“ میسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ”میرا دفتر نہیں آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے اگر کچھ معلومات بہم پہنچانا چاہو تو میرے دفتر کے پتے پر رابطہ قائم کر سکتے ہو یہ کہہ کر میسن اٹھ گیا۔“

ڈریک نے اسٹیرنگ وہیل سنبھالتے ہوئے کہا ”پیری تم نے نکال دانتھندی سے مفید باتیں معلوم کر لیں اور اس سے اگلوایا کہ اس نے اپنی بیوی کے پیچھے جاسوس لگا رکھے تھے۔“

”ابھی اور بہت کچھ معلوم کرنا ہے۔“ میسن بولا۔  
 ”تم نے اپارٹمنٹ کی آرائش کے متعلق کچھ سوچا؟ اتنی آرائش و زیبائش اس کا کام نہیں ہو سکتا۔“  
 ”ہاں واقعی یہ تو ہے۔“ ہال ڈریک نے تائید کی۔  
 ”لیکن اپارٹمنٹ کی زیبائش و آرائش کا زیر بحث موضوع سے کیا واسطہ؟“

”میں نے یہ بات نوٹ کی ہوگی کہ ریڈلے بڑی بے چین اور چلبلی طبیعت کا مالک ہے اس کے اندر خواہشوں کی جھٹی سلگ رہی ہے۔ ایسا شخص اپنے اپارٹمنٹ کی سجاوٹ پر کبھی اتنی توجہ نہیں دیتا اور اپارٹمنٹ کی نفاست کسی عورت کے ہاتھوں کی غمازی کر رہی ہے پھر تم نے ایک اور بات یعنی فون پر کسی سے اس کی گفتگو پر بھی غور کیا ہے؟“

”میرا تو خیال ہے کہ وہ کال جاسوسی ایجنسی کی طرف سے تھی کیونکہ گفتگو کرتے ہوئے اس نے ایک لفظ اطلاعات استعمال کیا تھا۔“  
 ”وہ تو ٹھیک ہے لیکن ذرا یہ سوچو کہ فون کی گھنٹی بجنے سے پہلے وہ کیا کر رہا تھا؟“

”ہم سے باتیں کرتا رہا۔“ ڈریک نے جواب دیا۔

”ہاں لیکن وہ اٹھ کر کھڑکی کی طرف گیا اور پردے ہٹا کر باہر دیکھتا رہا تھا یوں کہ لو کہ کسی کو کمرے کے اندر کا منظر دکھانے اور ہمارے موجودگی ظاہر کرنے کے لئے اس نے پردہ ہٹایا تھا۔ یہ جو کوئی بھی تھا اس نے ہمیں کمرے میں دیکھا اور ٹیلیفون کر کے کہا ہوگا۔“ تمہارے پاس یہ دو اشخاص کیا کرنے آئے ہیں؟“ اور ریڈ نے جواب میں کہا ”اطلاعات۔“

ڈریک نے زیر لب سیٹی بجائی۔  
”یہ ایک منطقی استدلال ہے“ مین بولا۔ ”ریڈ نے صاحب ثروت اور چلبلی طبیعت کا شخص کبھی ایک عورت پر اکتفا نہیں کرتا۔ اپنی فطرت سے مجبور ہو کر وہ عورتیں بھی بدلتا رہتا ہے۔“

”تمہارا مطلب ہے...“ ڈریک بولا۔ ”کھڑکی کے سامنے کسی اپارٹمنٹ میں کوئی ایسی ہستی رہتی ہے جو“  
”ہاں“ مین نے کہا۔ ”یہ نہ بھولو کہ وہ اچھی نہیں ہے اور اس کی بیوی جاسوسوں سے اس کی نگرانی کرواتی رہی ہے لیکن فرض کرو کہ اس کے تعلقات کسی ایسی عورت سے ہیں جو سامنے اپارٹمنٹ میں رہتی ہے تو محتاط رہتے ہوئے وہ اس عورت سے روابط قائم رکھنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔“

”ہاں یہ بالکل منطقی استدلال ہے“ ڈریک نے تاکید کی۔

”اب یہ تمہارا کام ہے کہ کھڑکی کے سامنے والے اپارٹمنٹ ہاؤس کی پڑتال کراؤ اور دیکھو کہ کس اپارٹمنٹ سے کھڑکی کی راہ ریڈ لے کے لونگ روم کا منظر صاف نظر آتا ہے۔“

”ٹھیک ہے اور کچھ؟“  
”ریڈ نے کی نگرانی بھی ضروری ہے اگرچہ کچھ فائدہ نظر نہیں آتا مگر میں اس سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔“

آفس بلڈنگ کے قریب پارکنگ لاث میں گاڑی کھڑی کر کے ڈریک اور مین دونوں اوپر پہنچے ڈریک اپنے دفتر میں چلا گیا اور مین راہداری سے سیدھا اپنے دفتر میں پہنچا۔ اسے دیکھتے ہی ڈیلانے انگلی لیوں تک لے جا کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ مین نے سوالیہ انداز میں بھنوس اچکائیں اور اس کے قریب جا کر سرگوشی کی ”کیا

بات ہے؟“  
”ایو امارٹل اور ایڈل ونڈز بیرونی دفتر میں آئی بیٹھی ہیں“ ڈیلانے دہی آواز میں بتایا۔

”کوئی نئی بات ہوئی ہے؟“  
”جی نہیں وہ صرف پانچ منٹ پہلے آئی ہیں۔“  
”اچھا تو انہیں اندر لے آؤ۔“

ڈیلانہ باہر چلی گئی اور ایک دو لمحے کے بعد ایو امارٹل ایڈل ونڈز کو لئے لوٹ آئی مین نے کہا۔ ”تمہیں کافی بیچان خیز مرحلوں سے گزرنا پڑا ہے۔ بیٹھ جاؤ اور تفصیلات بتاؤ۔“

”بتانے کو کچھ زیادہ نہیں ہے“ ایو ابولی ”ہم واپس اپارٹمنٹ پر گئیں اور ہائیز کی دی ہوئی چابی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو میں ہیٹ اور کوٹ اتار کر میں ہاتھ روم میں جانے کو بھی کہ اس پر نظر پڑی۔“  
”وہ کہاں تھا؟“

”خواب گاہ کی ایک بڑی کرسی میں ڈھیر سا بڑا ہوا تھا پیشانی پر گولی کا سوراخ تھا اور خون چہرے اور کندھوں پر سے بہتا ہوا اس کی قمیض تک پہنچ چکا تھا۔ بڑی ہی ہلادینے والا منظر تھا۔“  
”تو تم نے کیا کیا؟“ مین نے پوچھا۔

اب ایو کی جگہ ایڈل ونڈز نے جواب دیا۔ ”یہ تو ہاگلوں کی طرح چلانے لگی مگر میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی ہمت بندھائی اور ہائیز کی موت کا یقین کر لینے کے بعد اسے فون پر تمہاری ہدایات طلب کرنے کو کہا۔“

”تو کوئی اس کی پیشانی میں ماری گئی تھی؟“

”ہاں“ دونوں آنکھوں کے وسط میں۔  
”مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسے ۳۲ ریوالور سے قتل کیا گیا ہے۔“ مین بولا ”اور تمہارے پاس بھی ۳۲ ریوالور ہے بہتر ہو کہ تم۔“

اس کی بات کاٹ کر وہ بولی ”کس کے پاس؟ میرے پاس؟ نہیں بابا میرے پاس کوئی ریوالور نہیں۔“

”میرے خیال میں تم نے کہا تھا کہ۔“  
”اوہ وہ تو میں نے بس یوں ہی کہہ دیا تھا۔ مسٹر مین بھلا مجھے ریوالور کی کیا ضرورت ہے البتہ دوسروں کو مرعوب کرنے کے لئے کہہ دیا کرتی ہوں کہ میرے پاس نہیں۔“



ہدایت پر ہم دوبارہ پارٹمنٹ آگئیں اور یہاں آکر ہائیز کی لاش دیکھی۔

”یہ تو ہمیں بتایا کہ تمہارا پیچھا کیا جا رہا تھا؟۔“

”نہیں۔“

”پولیس کو یہ خیال تو نہیں کہ کسی منصوبے کے تحت تم سے بہروپ بھرا لیا گیا؟۔“

”نہیں، ہم نے بہروپ کا ذکر ہی نہیں کیا اور پولیس نے بھی اس طرف توجہ نہیں دی پولیس کے پاس پہلے سے ہائیز کا ریکارڈ موجود ہے کہ وہ ایک جواری تھا پولیس نے تو ہم سے اس فون نمبر کے متعلق بھی نہیں پوچھا جس نمبر پر ہائیز کو فون کرتی رہیں ہیں۔ چنانچہ ہم نے بھی ذکر نہیں کیا۔ میرا خیال ہے کہ ہمارا تعاقب کرنے والے ایک شخص سے بھی پولیس نے پوچھ گچھ کی ہے میں نے اسے پولیس افسرے باتیں کرتے دیکھا ہے۔“

”میرا خیال ہے پولیس نے اس کا بیان قلمبند کر لیا ہوگا۔ حقیقت میں وہ ایک جاسوسی ایجنسی کے کارکن تھے جو تمہاری ملازمت کے وقت سے تمہارا پیچھا کر رہے تھے۔“

”اس معاملے میں یہ عجیب بات ہے۔“ ایڈل ونٹرز بولی ”کہ معزز عورتیں نوکری کرنے نکلیں تو جاسوس ان کے پیچھے لگ جائیں۔“

”نہیں پولیس نے تمہیں رابطہ رکھنے کو کہا ہے؟۔“

”نہیں میں نے انہیں کہہ دیا تھا کہ میں اپنے گھر پر ہوں گی اور ایوارڈ مل واپس کو را فلٹن کے پاس چلی جاؤ گی۔“

”اچھا بس ٹھیک ہے۔“ مین نے کہا۔ گویا یہ اشارہ تھا کہ اب اور کوئی موضوع گفتگو کے قابل نہیں۔“

یہ اشارہ سمجھ کر ایڈل ونٹرز اٹھ کھڑی ہوئی ”اچھا تو مسٹر مین گڈنائٹ۔“

”ان کی روانگی کے چند منٹ بعد مین کے پراسیوٹ فون کی گھنٹی بجنے لگی اس نمبر کا حال صرف ڈیلا اور پال ڈریک کو معلوم تھا چنانچہ مین نے ریسپور اٹھایا اور کہا ”ہیلو پال کیا بات ہے؟“

”بڑی اہم خبر ہے پیری پولیس نے انٹریٹرٹ انوسٹی گیشنز کے کارکنوں سے گفتگو کے بعد دوسوں عورتوں کی نقل و حرکت کے متعلق معلوم ہے، اور کیا ایک اہم

مسز ونٹرز کی آنکھیں چمک اٹھیں ”اور تمہیں یاد ہوگا کہ تم نے مجھے پرمٹ حاصل کرنے کا مشورہ دیا تھا اور میں نے ذرا پروانہ کی کچی پیری بے پروائی کی وجہ صرف یہ تھی کہ میرے پاس کن گھی ہی نہیں۔“

اوانے مداخلت کی ”میں بھی ہمیشہ یہی خیال کرتی رہی کہ تمہارے پاس کن ہے آئی تم نے متعدد مرتبہ گن رکھنے کا ذکر کیا ہے۔“

”جی وہ تو میں اس لئے کہا کرتی تھی کہ تم اپنے آپ کو محفوظ تصور کرو۔“

مین نے ابھرنے کے عالم میں اس کی طرف دیکھا ”دیکھو مسز ونٹرز اگر تمہارے پاس کن گھی تو پولیس جلد ہی یہ بات معلوم کر لے گی اور پھر۔“

”اوه خدا یا تم بھی کتنے سادہ لوح ہو۔ مسٹر مین نے زندگی بھر کسی گن کو ہاتھ نہیں لگایا۔“

”یہ تمہارا آخری جواب ہے؟۔“

”ہاں اور یہ حقیقت ہے؟۔“

”تمہارے وہاں پہنچنے سے کتنی دیر پہلے ہائیز ہلاک ہوا تھا؟۔“ مین نے موضوع بدل دیا۔

”میں نے محض نبض چھو کر دیکھی تھی اس کی لاش نیم گرم تھی اور کوٹ کرسی پر لٹکا ہوا تھا۔“

”تم نے اس کی جامہ تلاشی تو نہیں لی؟۔“

”نہیں مجھے اس کی ضرورت ہی کیا تھی۔“

مین ایوان کی طرف مڑا۔ ”تم سارا وقت اس کے ہمراہ رہیں؟۔“

”ہاں۔“ اوانے جواب دیا۔

”چتا نہیں پونکس والوں جیسے سوال کرنے میں کیا فائدہ ہے۔“ ایڈل ونٹرز نے احتجاج کیا۔

اس کے احتجاج کو نظر انداز کرتے ہوئے مین پھر ایوان مارٹل سے مخاطب ہوا ”اور اس وقت جب تم نے مجھے فون کیا کیا اس وقت بھی تم اس کے ساتھ تھیں؟۔“

”وہ تو چند سیکنڈ کے لئے دور گئی تھی میں۔“

”ہوں۔“ مین چند لمحوں تک سوچتا رہا ”اپنی وہاں موجودگی کے متعلق تم نے پولیس کو کیا بیان دیا؟۔“

”ہم نے سب باتیں سچ بتادی ہیں کہ کس طرح ہائیز نے ہمیں ملازمت دی۔“

”اور میرے متعلق بھی پولیس کو بتایا؟۔“

”ہاں۔“ ایڈل ونٹرز بولی ”ہم نے بتایا کہ تمہاری

بات سامنے آئی ہے  
”کیا؟“

کو کہا گیا تھا“

”تو پھر شاید یہ کھیل ونٹرز نے تنہا کھیلا ہو۔“ ایوا مارٹل نے پولیس کو بتایا تھا کہ ماسٹر کے پاس نوٹوں سے بھرا ہوا بیڑا تھا مگر تلاش کے باوجود پولیس کو ہوا نہیں ملا۔  
”ہوں“ مین بولا ”کیا ایوا نے یہ بیان دیا ہے کہ وہ سارا وقت ایڈل ونٹرز کے ساتھ رہی ہے؟“  
”ہاں۔ یہی وجہ ہے کہ پولیس نے انہیں چھوڑ دیا۔“

”معلوم ہوا ہے کہ سہ پہر کے وقت دو بجکر بیس منٹ کے تھوڑی دیر بعد جب وہ لوہے کی جاکر انتظار کرنے لگیں تو ایڈل ونٹرز ادھر ادھر گھومنے لگی۔ گھومتے پھرتے ہوئے وہ ایک رابڈری میں کوڑے کرکٹ کے ڈرموں کے پاس گئی اور ایک ڈرم کا ڈھکنا اٹھا کر جھانکنے لگی جاسوس نے یہ بات اپنی نوٹ بک میں لکھ لی۔ مگر اس پر زیادہ توجہ نہ دی۔“  
”پھر کیا ہوا؟“ مین نے پوچھا۔

”لیکن پولیس نے اس امر کو فراموش نہیں کیا اور کوڑے کے ڈرم میں کوئی شے پھینکے کے اندیشے کے پیش نظر دو آدمی ہوٹل کی طرف دوڑا دیئے اس وقت تک ڈرم بالب بھر چکے تھے۔ لیکن ایجنسی کا کارکن اس ڈرم کی نشان دہی کرنے میں کامیاب ہو گیا جس میں ایڈل ونٹرز جھانکتی رہی تھے چنانچہ پولیس نے اس ڈرم کا کوڑا کرکٹ الٹ دیا اور جانتے ہو؟ وہاں سے کیا ملا؟“  
”کیا ملا؟“ مین نے سوال کیا۔

”۳۲ روپو اور جس کے پیسہ کی ایک گولی چلی ہوئی تھی گولیاں پرانی اور متروک قسم کی تھیں اور اسی قسم کی جیسی کہ پولیس سرجن نے رابرٹ ہائینز کے سر سے برآمد کی تھی“ اب بالٹک ڈیپارٹمنٹ میں اس روپو اور سے گولی چلا کر یہ جانچا جائے گا۔ کہ پہلی گولی بھی اسی روپو اور سے داغی گئی ہے یا نہیں لیکن سو میں سے ننانوے فیصد یہی امکان ہے کہ گولی اسی روپو اور سے داغی گئی تھی۔“

مین نے متفکر انداز سے کہا ”اوہ غضب ہو گیا ڈریک تمہارا دفتر ایلیویٹر کے قریب ہے۔ بھاگ کر جاؤ وہ دونوں عورتیں چند منٹ پہلے گئی ہیں۔ جاؤ انہیں روکو اور میرے پاس لے آؤ۔“

دس منٹ بعد پال ڈریک نے آکر اطلاع دی کہ وہ پہلے ہی نکل گئی تھیں اور وہ انہیں ڈھونڈنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ مین بولا خیر ان کا پتا میرے پاس ہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ پولیس کے ہاتھ پڑیں میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔“

”اور پولیس کو شش کرے گی کہ پہلے وہ ملے۔ پیری کیا ایڈل ونٹرز تمہاری موکہ ہے؟“  
”میرا خیال ہے وہ نہیں ہے۔ مجھے ایوا کا خیال رکھنے

”لیکن ایوا مارٹل کچھ دیر کے لئے الگ ہو کر مجھ سے فون پر باتیں کرتی رہی ہے اور میرا اس سے ملنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ بیان بدل کر پولیس کو حقیقت سے آگاہ کر دے ایڈل ونٹرز اس پر کافی دباؤ رکھتی ہے تاہم یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی کو قتل ہونے دیکھ سکے اور ردہ پوچی سے کام لے۔ ہو سکتا ہے کہ رواگنی کے وقت ایوا کو روانہ کر کے مسز ونٹرز کچھ دیر رک گئی ہو یا پھر کسی ہمارے دوبارہ اپارٹمنٹ میں جا کر ہائینز کو ہلاک کیا ہو۔ بعد میں جب دونوں نے لاش دیکھی تو اس نے ایوا کو مجبور کیا ہوگا کہ سارا وقت ساتھ رہنے کا بیان دے اور ایوا نے اس خیال سے یہ بیان دے دیا کہ مسز ونٹرز قتل کی مرتکب ہو سکتی ہیں“ مین نے قدرے توقف کے بعد پھر کہا۔  
”اب یہ کہنا ہے کہ ہم کو رافٹن کے اپارٹمنٹ کے باہر جا کر انتظار کریں شاید میں ایوا کو پولیس سے پہلے پاؤں آؤ چلیں۔“ اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

ڈیلا کو دفتر میں رہنے کی ہدایت کر کے پیری مین اور پال ڈریک گاڑی میں کورا فلٹن کے اپارٹمنٹ کے قریب پہنچے اور ادھر ادھر چکر لگانے لگے آدھے ہلاک کے فاصلے پر اپارٹمنٹ ہاؤس کے دونوں اطراف دو کاریں پارک کی ہوئی تھیں اور ہر کار میں دو دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ کاریں ایسے زادوں پر تھیں کہ اپارٹمنٹ ہاؤس کے صدر دروازے کی کھڑائی ہو سکتی تھی۔ انہیں دیکھ کر مین ایک سے زیادہ چکر نہ لگا سکا اور ڈریک سے مخاطب ہوا ”کیا کہتے ہو؟“

”پولیس گھبرا کر رہی ہے۔“  
”مگر وہ کورا فلٹن کو نہیں جانتے۔“

کر لینے کے بعد انہیں پولیس سے چھپانامت۔  
”دیکھوں گا خدا حافظ۔“

”ڈریک نے ایک ٹیکسی روکی اور اس میں بیٹھ کر رخصت ہو گیا۔ ادھر مین نے کار کی بتیاں جلا لیں اور اسٹریٹ کار سے اترنے والی عورتوں کے پاس گاڑی لے گیا۔ ”ہیلو ایو الفٹ لینے کے متعلق کیا خیال ہے؟“ ایو اے ہمراہ دوسری عورت کو را فلٹن اتاری تھی اس پر نظر ڈالتے ہوئے مین دوبارہ بولا۔

”اس سے پہلے کہ تم ایو اسٹریٹ میں جاؤ۔ میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ پولیس وہاں تمہاری منتظر ہے۔“

غیر متوقع طور پر مین کو وہاں دیکھ کر ایو پہلے ہی حیران تھی اب پولیس کانس کر اور بھی ششدر رہ گئی۔ ”اوہ مسٹر مین مگر پولیس تو مجھ سے پہلے ہی پوچھ کچھ کر چکی ہے۔“

”مسز ونٹز کہاں ہے؟“

”وہ سیدھی اپنے گھر چلی گئی تھی اور مجھے یہاں آنے کے لئے راستے میں سٹریٹ کار بدلنا پڑی یوں راستے میں دس منٹ اور لگ گئے۔“

مین اب کو را فلٹن سے مخاطب ہوا۔ ”اور تم اسے کیسے ملیں؟“

”میں سووی دیکھنے گئی ہوئی تھی اور اتفاق سے اسی سٹریٹ کار میں سوار تھی ایو اے جب حالات بتائے تو میں تو حیران ہی رہ گئی۔“

”میرا خیال ہے یہاں سے دور جا کر باتیں کرنا مناسب ہے بیٹھ جاؤ۔“

کچھ دور جا کر مین نے پوچھا ”ایو۔ تم نے پولیس سے یہ کیوں کہا کہ تم سارا دن ایڈل ونٹز کے ساتھ رہیں؟“

”کیونکہ یہ سچ ہے۔“ ایو اے جواب دیا۔

”کیا تم نے اس امر کے لئے حلفیہ بیان دیا ہے؟“

”ہاں۔“

”مگر ایو اسٹریٹ ہاؤس کے منیجر سے انہوں نے ایو مارٹل کی روم میٹ کو را فلٹن کے متعلق ہر بات معلوم کر لی ہوگی اور پھر کو را فلٹن کو ایو اسٹریٹ سے نکال لے گئے ہوں گے تاکہ وہ فون پر کسی کو خبر نہ کر سکے۔“

”ہاں یہی بات ہے۔“ مین بولا ”لیکن میں اس معاملے کو ترک نہیں کرنا چاہتا مجھے یوں گمان ہو گا جیسے کسی بچے کو بھیڑیوں کے آگے ڈال رہا ہوں“ کچھ سوچنے کے بعد وہ بولا۔ ”پال ہو سکتا ہے وہ دونوں میرے دفتر سے ٹیکسی میں نہ آئی ہوں اور اسٹریٹ کار کے ذریعہ آ رہی ہوں اسٹریٹ کار کا ڈاکاں ہے؟“

”اسی سڑک پر تین بلاک آگے۔“

مین اسی طرف گاڑی ڈرائیو کرنے لگا اور اسٹریٹ کار کے اسٹاپ کے قریب ایک مناسب جگہ گاڑی کھڑی کر کے بتیاں بجا دیں پھر ادھر ادھر نظر کر کے تسلی کر لینے کے بعد بولا۔ ”پولیس نے اپنی توجہ ایو اسٹریٹ ہاؤس پر مرکوز کر رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کوئی نظر نہیں آ رہا اور رات کے وقت سٹریٹ کاریں ہر پندرہ بیس منٹ بعد آتی ہیں اگر دونوں عورتیں میرے دفتر کے سامنے اسٹریٹ کار میں بیٹھی ہوں تو اب پہنچنے والی ہوں گی اور ہم پولیس سے پہلے ان سے مل لیں۔“

”لیکن ان کا کارڈ گایا؟“ پال نے پوچھا۔  
”کچھ کہہ نہیں سکتا، پہلے ان کی کمائی سن لوں۔“  
”لیکن یہ بھی معلوم ہے کہ پولیس کن خطوط پر سوچ رہی ہے پولیس کا خیال ہے کہ ونٹز نے ہائینز کو قتل کیا ہے اور اس قتل میں ایو مارٹل بھی شریک ہے۔“

”ہوں تو؟“  
”اب اگر تم نے انہیں پولیس سے چھپانے کی کوشش کی تو تمہیں بھی معاون سمجھا جائے گا اس معاملے میں کم از کم میں اپنے آپ کو نہیں پھسانا چاہتا۔“  
”کوئی بات نہیں“ مین بولا۔ ”اگر تم جانا چاہتے ہو تو میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ ٹیکسی لے کر چلے جاؤ۔“

”ٹھیک ہے۔“ ڈریک کار سے اترتے ہوئے بولا تو ”لو کار آ رہی ہے اور اس میں سے دو عورتیں اترنے کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ اچھا پیری گڈنائٹ۔“

”ہائٹ پال۔“

”میں اب بھی یہی کہوں گا کہ ان سے حال معلوم

منٹ نکلتے لئے وہ ضرور مجھ سے دور ہوئی تھی اور کہا تھا وہ ٹائیسٹ میں گئی ہے۔  
لیکن ہوٹل میں جانے سے پہلے جب تم اپارٹمنٹ میں تھیں اس وقت؟“

”اوہ مسٹر مین اس سے آخر کیا فرق پڑتا ہے؟“  
مین جھجھکا اٹھا۔ ”اوہ خدا ہی جانے میں تم پر کیوں وقت ضائع کر رہا ہوں۔ کیا اب جرح کر کے تم سے حقیقت اگلائی جائے گی؟“

”تو اس کی واپسی تک تم لابی میں رہیں؟“  
”ہاں۔“  
”اور اس نے اوپر کتنے منٹ صرف کئے؟“  
”شاید پانچ یا چھ منٹ مگر یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو مسٹر مین؟“

”او کی قدر سخت سے ہنس دی۔“ بہر حال تم سے کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں اپارٹمنٹ سے نکل کر جب ہم دونوں نیچے لابی میں گئیں تو وہاں فون بوتھ سے ٹیلیفون کرنے کے لئے کچھ دیر ہم رک گئے۔ میں چند منٹ بعد آئی ایڈل کو اچانک یاد آیا کہ وہ اپارٹمنٹ میں کوئی چیز بھول کر آئی ہے اور وہ چیز لانا ضروری ہے۔“

”اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ ایڈل ونٹرز کے پاس گئی تھی اور اسی گن سے رابرٹ ہائیز کو قتل کیا گیا ہے۔“  
”کیا؟“ پوچھ کر بولی۔

”یہ حقیقت ہے اور پولیس نے ایڈل ونٹرز کی گن لورینزو ہوٹل کے کوڑے کے ڈرم سے برآمد کر لی ہے۔“

”اور تمہارا مطلب ہے کہ گولی اسی گن سے چلائی گئی ہے مگر یہ ناممکن ہے مسٹر مین۔“

”اس وقت تو نہیں البتہ ہوٹل پہنچ کر اس نے بتایا تھا کہ یہ چیز ۳۲۔۷ ریلواری تھا اس نے کہا کہ جلدی میں وہ اسے میز پر ہی بھول آئی تھی چنانچہ میں نے اسے چالی دی اور خود اپارٹمنٹ ہاؤس کی لابی میں اس کا انتظار کرتی رہی مگر بعد میں جب تمہارے سامنے اس نے کہا کہ اس کے پاس سرے سے گن بھی نہیں... تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔“

”بڑی ناقابل یقین سی بات ہے۔“  
”اب دیکھنا یہ ہے کہ گن کے متعلق ایڈل ونٹرز کیا کہتی ہے۔“ میں بولا۔ ”جب اس نے یہ کہا کہ اس کے پاس کوئی گن نہیں تھی تو کیا تم یقین کر بیٹھی تھیں؟“

”مگر تم نے پولیس سے اس بات کا ذکر کیوں نہیں کیا؟“  
”او مسٹر مین پولیس سے کہہ کر میں آئی ایڈل کو خواہ مخواہ مصیبت میں ڈال دیتی۔ جب ہم دوبارہ اپارٹمنٹ میں گئیں اور ہائیز کی لاش دیکھی تو آئی ایڈل نے مجھے تمہیں فون کر کے مشورہ طلب کرنے کو کہا۔ پھر جب تم نے پولیس کو اطلاع دینے کو کہا تو آئی ایڈل نے مجھے مشورہ دیا کہ پولیس سے یہ کہہ کر خواہ مخواہ معاملہ الجھانے کی ضرورت نہیں کہ وہ اپارٹمنٹ میں کوئی چیز بھول آئی تھی۔“

”یہ بات بڑی عجیب ہے کہ گن کے متعلق ایڈل ونٹرز کیا کہتی ہے۔“ میں بولا۔ ”جب اس نے یہ کہا کہ اس کے پاس کوئی گن نہیں تھی تو کیا تم یقین کر بیٹھی تھیں؟“

”وہ لابی سے اپارٹمنٹ میں گن لینے کس وقت گئی تھی؟“ میں نے پوچھا۔

”نہیں“ ایوانے جواب دیا۔ ”آئی ایڈل کی کسی بات پر یقین کرنا ذرا مشکل بات ہے دراصل نرس کی زندگی گزارتے ہوئے اسے ناقابل علاج مریضوں سے جھوٹ کھینے کی ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ اب یہ چھوٹی ہی نہیں۔ مریضوں کی صحت کی بحالی کے لئے جھوٹی یقین دہانیاں کراتے کراتے اب وہ جھوٹ بولنے میں ماہر ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی الجھن یا مصیبت سے بچنے کے لئے وہ اکثر جھوٹ کا سہارا لیتی ہے۔“

”وہ لابی سے اپارٹمنٹ میں گن لینے کس وقت گئی تھی؟“ میں نے پوچھا۔

”اور تمہیں یقین تھا کہ سرے سے ہی گن نہ رکھنے کے متعلق وہ جھوٹ سے کام لے رہی ہے۔“

”دوبچے کے قریب۔ شاید دو بجکر دس منٹ ہوئے تھے ہم جب اپارٹمنٹ سے نکل کر ایلیوٹر میں سوار

”ہاں کیونکہ وہ شروع سے ہی یہ کہتی رہی ہے کہ اس کے پاس گن رہتی ہے۔“

ویسے تو ڈی اے کے دفتری معاملات میں ہیری گلنگ ریڑھ کی ہڈی کی طرح اہم تھا لیکن کورٹ میں وہ

بشکل اثبات جرم حاصل کر سکو گے کیونکہ تم یہ ظاہر نہ کر سکو گے کہ ایڈل ونٹرز کو ارباب تکاب قتل کا کوئی موقع میسر ہوا تھا۔

اب میں صاف گوئی سے تسلیم کرتا ہوں کہ میری موکلہ کو کل کے واقعات یاد کرتے ہوئے ذہن پر زیادہ زور دینا لازم تھا۔ شاید وہ ایڈل ونٹرز کے بچاؤ کی کوشش کر رہی تھی یا پھر وہ حواس باختہ ہو گئی تھی۔ بہر حال کل کے واقعات کے جوش و خروش اور اضطراب میں اگر وہ کوئی ایسا وقت بتانا بھول گئی ہو جب وہ ایڈل ونٹرز کے ساتھ نہ تھی تو؟۔

گلنگ نے بلیکس جھپکائے بغیر کہا ”تمہاری موکلہ اس وقت کہاں ہے؟ پولیس اس کی تلاش میں ہے۔“  
”وہ بڑی خوشی سے ہر ممکن تعاون پر آمادہ ہے اور اگر ضروری ہو تو اسے جلدی ہی پیش کیا جاسکتا ہے۔“  
”اور اب تم کیا مدعا لے کر آئے ہو؟۔“

”ادھر ادھر کی باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔“ میں بولا۔  
”میرے علم کے مطابق ایو مارشل نے پولیس کو حلفیہ تحریری بیان دیا ہے اگر اس بیان میں کوئی غلط بات کسی جہی ہے تو اس کے متعلق کچھ نہ کیا جائے۔“  
”دیکھو۔ ایڈل ونٹرز قتل کی مرتکب ہوئی ہے ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں اور تمہاری موکلہ اس جرم میں معاون ہے۔“

”غصہ و گلنگ۔ اگر میری موکلہ سانس نہ آئے اور اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے اپنی جگہ بیٹھی رہے تو اس کے متعلق تم کیا کرو گے؟“

”میں کیا کروں گا تو سنو۔ ایڈل ونٹرز کے پاس ۴۳۲ گن تھی جس میں پرانی قسم کی گولیاں لوڈی ہوئی تھیں۔ یہ گن کل سہ ہسٹریوگ کر میں منٹ تک اس کے پاس تھی اور پھر اس نے اسے کوڑے کے ڈرم میں ڈال دیا۔ تقریباً دو بجے رابرٹ ہائیز کو اسی گن سے ہلاک کیا گیا بالٹک ڈیپارٹمنٹ کی پڑاؤ سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے۔“

قدرے توقف کے بعد گلنگ پھر بولا۔ ”ایو مارشل کے بیان حلفی کے مطابق کل سارا دن وہ ایڈل ونٹرز کے ساتھ رہی ہے چنانچہ اب ہم ان دونوں پر قتل کا الزام عائد کر رہے ہیں۔ اور اب میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ ہم یہ

کیسے کریں گے کل گرفتاری کے وقت میٹرن نے ایڈل ونٹرز کی تلاش کی اور جانتے ہو کیا برآمد ہوا؟“

میں نے چہرہ سیاہ رکھتے ہوئے کہا ”تم ہی بتاؤ۔“  
”تو سنو ایڈل ونٹرز کے پاس سے رابرٹ ہائیز کا بڑا برآمد ہوا جس میں اس کا شناختی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس اور بڑی مالیت کے تین ہزار ڈالر کے نوٹ تھے۔ یہ بڑا قتل کے مقصد کا منظر ہے اور اب تمہاری معصوم موکلہ کو ملزموں کے کنبے میں کھڑا کرنا ذرا مشکل نہیں رہا اور اگر وہ اپنا بیان تبدیل کرے تو اس پر دروغ حلفی کا الزام بھی آجائے گا اور یہ بتاؤں مسٹر مین کہ ایو مارشل پولیس کو مطلوب ہے اس کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری ہو چکا ہے اور فی الحال وہ مفروضہ ہے اب اگر تم اسے پولیس کی دسترس سے دور رکھو گے تو تمہی جرم میں معاون ہو گے اب یہی بہتر ہے کہ اسے آج دوسرا بارہ بجے تک پولیس کے دورہ پر پیش کر دو ورنہ نتائج پھٹکنے کے لئے تیار رہو اور اب خدا حافظ۔“

جیل میں ملاقاتوں کے لئے بنی ہوئی شیخ پر میں بیٹھا ہوا تھا اور دوسری طرف ایڈل ونٹرز بیٹھی ہوئی تھی۔ میں بولا ”مسز ونٹرز میں ایو کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر تمہارے افعال نے میرا کام مشکل بنادیا ہے پولیس کا خیال ہے کہ تم نے اور ایو نے دولت کے لئے ہائیز کو قتل کیا ہے۔“

”یہ سراسر بکواس ہے اور ایو بالکل بے قصور ہے میں البتہ خطرے میں ہوں۔ مسٹر مین کیا تم میری وکالت کرو گے؟۔“

”سوچوں گا۔ اس وقت تو میں جیلر سے یہی کہہ کر آیا ہوں کہ تمہاری وکالت کرنے کے امکانات معلوم کرنے کے لئے تم سے ملنا چاہتا ہوں یہ ہے بھی حقیقت لیکن پہلے میں صورت احوال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔“

”تو اب میں تمہیں واقعات بتاتی ہوں مسٹر مین جب تم نے گمن کے پرمنٹ کے متعلق مجھے خبردار کیا تو تمہاری بات سے میں بڑی متاثر ہوئی تھی اور فیصلہ کر لیا تھا کہ جلد از جلد گمن سے نجات پانے کی کوشش کروں گی چنانچہ تمہارے دفتر سے ایڈارمنٹ میں پہنچنے ہی میں نے گمن کو پرس سے نکال کر دراز میں رکھ دیا۔ پھر بعد میں

جب تم نے ہمیں اپارٹمنٹ سے نکل جانے کی ہدایت کی تو میں نے گن کو دروازے سے نکال کر میز پر رکھا کہ ابھی پرس میں رکھ لوں گی لیکن اور چیزیں اکٹھے کرتے ہوئے اور اضطراب کی وجہ سے میں اسے وہیں بھول گئی پھر نیچے لابی میں جا کر میں نے ہائیز کو اطلاع دینے کے لئے کئی مرتبہ فون کیا لیکن کوئی جواب نہ ملا اس کے بعد تمہیں فون کیا مگر تمہارا فون مصروف تھا اتنے میں مجھے یاد آیا کہ گن کو اپارٹمنٹ میں بھول آئی ہوں چنانچہ میں دوبارہ اپارٹمنٹ میں گئی۔

”کیا وقت تھا اس وقت؟“

”شاید دو بجے تھے“ ایڈل ونرز بولی۔ ”میں اپارٹمنٹ میں گئی گن اسی جگہ رکھی ہوئی تھی اس وقت مجھے کوئی انوکھی بات محسوس نہ ہوئی لیکن بعد میں یاد آیا کہ جس وقت میں نے گن رکھی تھی اس وقت اس کی ٹائی دیوار کی طرف تھی مگر بعد میں اس کی ٹال دروازے کی طرف تھی۔ خواب گاہ کا دروازہ بند تھا۔ بد قسمتی سے میں نے اسے کھول کر نہیں دیکھا میرا خیال ہے قاتل اس وقت تک خواب گاہ میں ہی تھا۔“

قدرے توقف کے بعد وہ پھر کہنے لگی۔ ”میں نے گن اٹھائی اور دروازے کی طرف مڑتے وقت میری نظر بٹوم پر پڑی جو خواب گاہ کے دروازے کے باہر فرش پر پڑا ہوا تھا میں نے اسے پہچان لیا کہ یہ مسٹر ہائیز کا بیٹا ہے اور قسم کھا کر کہتی ہوں مسٹر مین کہ میں نے بڑا اس نیت سے اٹھا کر بلاؤ زمین رکھ لیا کہ مسٹر ہائیز سے ملتے ہی اسے واپس کر دوں گی۔“

نیچے آکر میں نے ایوا کو ساتھ لیا اور نیکی میں بیٹھ کر ہم دونوں لورینزو ہوٹل چلی گئیں ہمیں وہاں پہنچنے میں پانچ منٹ سے بھی کم وقت لگا۔ ہوٹل میں لیڈیز روم میں گئی اور وہاں ٹشو پیپر نکالنے کے لئے پرس کھولا تو مجھے بارود کی مخصوص مہک محسوس ہوئی۔ اب میں نے گن کو چیک کیا تو پتا چلا کہ اس میں سے ایک گولی چلائی گئی ہے ٹال میں سے بھی بارود کی مہک آ رہی تھی۔ سو اب میرے لئے گن سے چھکارا حاصل کرنا اور بھی ضروری ہو گیا چنانچہ میں نے گن کے کرکڑے کے ڈرم میں ڈال دی اور قسم کھا کر کہتی ہوں مسٹر مین کہ میں نے سب باتیں سچ بیان کی ہیں۔“

”مسز ونرز میں تمہاری باتوں پر یقین کرنا چاہتا ہوں

لیکن یہ کہانی مجھے قائل نہیں کر سکی آخر یہ کہانی چوری کو کیسے قائل کرے گی؟“

”اوہ مسٹر مین ابھی کافی وقت ہے میں اس کہانی کو بہتر صورت میں پیش کر سکتی ہوں۔“

”چاہے ایسا کرتے ہوئے حقائق کو مسخ کرنا پڑے؟“ مین نے سوال کیا۔

”حقائق کوئی اہمیت نہیں رکھتے مسٹر مین اکثر اوقات سچائی جھوٹ لگتی ہے میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے کسی اور کو ہرگز نہ بتائی اور میں ان باتوں کو توڑ مروڑ کر قائل کن انداز سے پیش کر سکتی ہوں۔“

”تم مجھے یہ یقین دلانا چاہتی ہو کہ جب تم اور ایوا میری ہدایت پر اپارٹمنٹ چھوڑ کر نکلیں اور نیچے لابی میں گئیں اور پھر تم ایلی واپس آئیں تو اس دوران تمہاری لاعلمی میں ہائیز اور قاتل دونوں اپارٹمنٹ میں داخل ہو کر خواب گاہ میں گئے قاتل نے میز پر سے تمہاری گن اٹھا کر ہائیز کو قتل کیا گن کو دوبارہ میز پر رکھا، ہائیز کی جیب سے بڑا نکال کر خواب گاہ کے باہر فرش پر پھینک دیا اور پھر تمہاری واپسی کی وجہ سے خواب گاہ میں بند ہو رہا۔“

”ہاں یقیناً یہی واقعات ہوئے ہوں گے۔“ ایڈل ونرز بولی ”میں نے حقیقت بیان کر دی ہے۔“

”لیکن یہ کیسے ممکن ہوا کہ تمہیں دکھائی دیئے بغیر ہائیز، اپارٹمنٹ میں داخل ہو گیا؟“

”میں کیا کہہ سکتی ہوں؟“

”یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہائیز اسی عمارت کے کسی اور اپارٹمنٹ سے وہاں پہنچا ہو اور ممکن ہے اس کے بتائے ہوئے نمبر والا ٹیلیفون بھی اسی عمارت میں ہو بہر حال میں تحقیقات کروں گا۔“

جیل کے استقبالیہ کمرے میں لگے ہوئے فون بوتھ سے مین نے پال ڈریک کو فون کیا پال ڈریک نے پوچھا ”سناؤ کچھ کامیابی ہوئی۔“

”ابھی کچھ ایسی نہیں۔ البتہ ایک سراغ ملا ہے یوں کرو کہ ڈیلا سے وہ فون نمبر پوچھو جس پر لڑکیاں ہائیز سے رابطہ قائم کیا کرتی تھیں اور معلوم کرو کہ یہ فون کہاں نصب ہے میں خصوصیت سے یہ جاننے کا خواہشمند ہوں کہ کیا ہائیز سنگٹ مینور کی اسی عمارت کے کسی اور اپارٹمنٹ میں رہائش پذیر تھا؟“

”پولیس نے اسی سلسلے میں تفتیش کی ہے“ ڈریک



نے جواب دیا۔ ”معلوم ہوا ہے کہ ہائینز شہر کی زیریں سمت پانچ سال سے ایک ہوٹل میں رہائش پذیر تھا وہ گھوڑوں پر داؤ لگانے کا عادی تھا اور ادھر ادھر بھی ہاتھ مار لیا کرتا تھا۔“

”پھر بھی ٹیلیفون نمبر چیک کرلو۔ یہ بہت ضروری ہے اور ہاں مسٹر ریڈ نے کے ہمایوں کے متعلق کچھ پتا کیا؟“

”ہاں ڈریک نے جواب دیا ”ریڈ نے کے اپارٹمنٹ کی اس کھڑکی کے سامنے ایک کمرشل آرٹسٹ ڈفرن گزرتے رہتی ہے اور ریڈ نے کے اپارٹمنٹ کی تزیین اس کی مہون منٹ ہے چھپیس ستائیس سالہ یہ لڑکی کافی خوبصورت ہے پانچ چھ سال قبل اسے ورٹے میں کچھ دولت ملی تھی اور اب پشگل کے طور پر اس نے آرٹ کو پیشہ بنایا ہوا ہے۔“

”ہوں۔“ مین بولا ”بہر حال اس انکشاف سے میرے نظریے کی تائید ہوتی ہے اب تم فون کے متعلق معلوم کر کے بیس پیچس منٹ میں مجھے بتاؤ۔“

”ہو سکتا ہے پولیس نے اس سلسلے میں پہلے سے تفتیش کی ہو۔ بہر حال میں معلوم کرتا ہوں۔“ فون بند کر کے مین اپنی گاڑی میں جا بیٹھا اور دس بارہ بلاک دور ایک ایسے رومنگ ہاؤس میں پہنچا جس کی منظمہ مائے ہینگے کسی وقت مین کی موکلہ رہ چکی تھی۔ ”ہیلومائے ہماری گرل فرینڈ کس حال میں ہے۔“

”ٹھیک ہے مسٹر مین تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اسے ناشتا کرا دیا تھا اور اسے تاکید کر آئی تھی کہ معاملات طے پانے تک ہنگ میں نہ آئے۔“

مائے ہینگے تیس سال کی ایک راز قامت عورت تھی متبسم آنکھوں سے مین کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے اضافہ کیا ”میں نے اس کا نام رجسٹر پر بین چڑھایا مسٹر مین اور رجسٹر کے مطابق کمرہ نمبر ۳۱۱ اب بھی خالی پڑا ہے۔“

”تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مائے۔“

”تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ آسے روپوش کر دوں پھر تمہارا کہنا کیسے ٹال دیتی۔“

”تمہاری مہربانی ہے لیکن خطرہ مول لینا۔۔۔“

”تمہارے لئے میں ہر خطرہ مول لے سکتی ہوں چلو تمہیں اس سے ملا دوں۔“

## عمران ڈائجسٹ کے مقبول

جن کا آپکو یحیٰی سے انتظار تھا  
اب کتابی صوت میں شائع ہو گئے ہیں

مہارانی ایک چارن کی کہانی جس نے  
تہلکہ مچا رکھا تھا، کوئی بھی اس کے داؤسے  
نہ نہ سکتا تھا، ۳۰ حصوں پر مشتمل ہے،  
فی حصہ ۱۲ روپے، مکمل ۶۰ روپے۔

نروان کی تلاش غضب ڈھارنے  
والا ایک پراسرار سلسلہ، کتابی شکل میں آنے  
ہو یا تھوں ہاتھ تک گیا، نیا ایڈیشن شائع  
ہو گیا ہے، ۱۰ حصوں پر مشتمل، فی حصہ  
۲۰ روپے، مکمل ۶۰ روپے۔

سلاہو ۲۰ حصوں پر مشتمل ایک سبوتا  
کتاب، ضرور پڑھیے،  
قیمت فی حصہ ۱۵ روپے، مکمل ۳۰ روپے۔

پراسرار علوم کا ماہر ایک پراسرار شخص کی  
داستان اس کی اپنی زبان سے، مکمل کتاب ۱۲ روپے

چمپا کلی تہارانی کی طرح چمپا کلی نے بھی جانے  
کتنوں کو تباہ کر دیا اور کیا کیا گل چھلائے،  
مکمل ایک کتاب، قیمت ۲۰ روپے۔

مہاراجہ وہ شیر سے زیادہ خوفناک تھا،  
ایک عبرتناک داستان، ضرور پڑھیے۔

ایک کتاب میں مکمل، قیمت ۲۰ روپے

مکتبہ عمران ڈائجسٹ ۳۰۳ اڈولڈ کراچی

جیب سے با آسانی بٹا نکال سکتی تھی۔“  
 ”مسٹر مین آئی ایڈل ایسا نہیں کر سکتی۔“  
 ”مگر ایسا کرنے پر وہ قادر ضرور تھی۔“  
 ”ہاں قادر ضرور تھی۔“

”تو صورت حال یہ ہے کہ ہائیز کو اس کے ریوالتور سے ہلاک کیا گیا اور وہ بٹا اس کے قبضہ سے برآمد کیا گیا جس میں تین ہزار ڈالر تھے۔ اب ڈی اے ڈیکٹی کا ایسا ٹھوس کیس بنا سکتا ہے جس میں ہائیز مدافعت کرتے ہوئے مارا گیا اور تمہیں بھی ملوث کیا جا رہا ہے۔ ڈی اے کی طرف سے بارہ بجے تک تمہیں پیش کرنے کو کہا گیا ہے اور انیسویں کو تمہیں پیش کرنے پر مجبور ہوں۔“

”جیسے تم حکم کرو مین“  
 ”ڈی اے کے معتمد گلنگ نے کسی سمجھوتے پر آمادگی سے انکار کر دیا ہے اس لئے اب تمہیں پولیس ہیڈ کوارٹر میں حاضر ہونا ہوگا یوں کہ کوہ ایک میسج میں چلی جاؤ لیکن ساڑھے گیارہ بجے سے پہلے جانا اور اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کرنے کے بعد کسی سوال کا جواب نہ دینا خصوصیت سے یہ ہرگز نہ بتانا کہ گذشتہ شب تم کہاں رہیں۔“

”بہت بہتر۔“ ایو امارٹل نے آمادگی ظاہر کی۔  
 ”پولیس تم سے بظاہر سادہ اور بے ضرر سے سوال کرے گی مگر کسی کا جواب نہ دینا ممکن ہے کچھ لوگ تمہیں مجھ سے بدظن کرنے کی کوشش کریں لیکن مجھ پر اعتماد رکھنا۔“  
 ”ٹھیک ہے۔“

”گڈ گرل۔“ اچھا اب میں جا رہا ہوں۔ یہاں کہیں فون ہے؟“  
 ”ہاں چلی منزل کے ہال میں فون بوتھ ہے۔“  
 ”اچھا بارہ بجے سے پہلے پولیس ہیڈ کوارٹر ضرور پہنچ جانا۔“

”نیچے ہال میں جا کر مین نے ہال ڈریک کو فون کر کے ہائیز کے بتائے ہوئے فون نمبر کے متعلق پوچھا۔ ہال ڈریک نے جواب دیا۔ ”تم تو نجوی بنے جا رہے ہو پیری ہائیز نے جو نمبر بتایا تھا وہ گھٹ میٹور اپارٹمنٹس کے اپارٹمنٹ نمبر ۴۳ کا ہے اور چوتھی منزل کے اس اپارٹمنٹ میں کارلوتا ٹین نامی ایک عورت رہتی ہے۔ یہ عورت لوگوں کا دل بہلاتی ہے۔“

مین اس کے ساتھ دوسری منزل پر پہنچا اور کمر نمبر ۲۸ پر دستک دی ایو امارٹل نے یوں دروازہ کھول دیا جیسے وہ دروازے کے ساتھ گلی وکیل کا انتظار کر رہی تھی مین کو دیکھ کر اس کا چہرہ چمک اٹھا ”اوہ کیا بتاؤں تمہیں دیکھ کر مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے۔ آؤ اندر آ جاؤ یہ رسی کالی آرام دہ ہے۔“

رسی پر بیٹھ کر مین نے سگریٹ کیس نکالا اور اسے سگریٹ پیش کیا مگر وہ بولی ”نہیں شکریہ میں پہلے ہی بہت پی چکی ہوں۔ پریشانی سے میرا برا حال ہے بتاؤ باہر کیا ہو رہا ہے آئی ایڈل کے بارے میں کچھ کیا یا نہیں؟“  
 مین نے اپنا سگریٹ سلگایا ”ایسا بری خبر ہے اور تمہید کے لئے وقت نہیں ایڈل ونٹرز کے خلاف پولیس نے قتل اور چوری کا بڑا مضبوط مقدمہ قائم کر لیا ہے۔“  
 ”چوری“

”ہاں چوری یا شاید ڈیکٹی، تمہیں ہائیز کا وہ پھولا ہوا بیڑا یاد ہوگا جس سے اس نے تمہیں اور ونٹرز کو اوایٹنگی کی تھی۔ میٹرن نے جب جیل میں جامہ تلاشی تو وہ بٹا ایڈل پاس سے نکالا اس میں تین ہزار ڈالر کے بڑے نوٹ موجود تھے۔“

”کیسی مضحکہ خیز اور ناقابل یقین بات ہے۔“  
 ”ہے تو سہی لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ میرے سامنے اعتراف کر چکی ہے کہ جب وہ گرن لینے دوبارہ اپنے اپارٹمنٹ میں گئی تو بٹا خواب گاہ کے دروازے میں فرس پر پڑا ہوا تھا۔ غالباً اس وقت ہائیز کی لاش خواب گاہ میں بھی اور قاتل بھی وہیں چھپا ہوا تھا بٹا اٹھانے کے فعل نے مسز ونٹرز کو مجرم بنا کر رکھ دیا ہے میں نے ڈی اے کے دفتر والوں سے منانہ بندی کی خوشش کی تھی مگر منہ کی کھانا بڑی۔ پولیس تمہیں بھی ایڈل ونٹرز کے ساتھ شریک جرم گردان رہی ہے“  
 ”لیکن مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔“

”مگر تم نے پولیس کو جھوٹا حلفی بیان تو دیا ہے ناب ذرا ٹھیک سے یاد کر کے بتاؤ کہ ہائیز کی لاش دریافت کرنے کے بعد جیب تم مجھے فون کی رہی تھیں اس وقت ایڈل ونٹرز کہاں تھی اور کیا کر رہی تھی؟“  
 ”وہ“ ایو امارٹل پر زور دیتے ہوئے بولی ”اس وقت وہ لاش کا جائزہ لے رہی تھی۔“  
 ”اور لاش کا جائزہ لیتے ہوئے وہ ہائیز کے سامنے کی

”خوب!“ مین بولا۔ ”اب ڈیلا کے ساتھ گھٹ مینور اپارٹمنٹس میں پہنچ کر میرا انتظار کرو۔“

گھٹ مینور اپارٹمنٹس کے سامنے پال ڈریک نے کار باریک کی ہی تھی کہ مین، آپہنچا اور ڈیلا سے پوچھنے لگا ”ٹھارٹ نوٹ بک اور پینل لائی ہو۔“  
 ”ہاں یہ تو یکسر ٹری کا زیور ہوتا ہے۔“  
 پال ڈریک بولا ”اس معاملے میں ہم پولیس پر سبقت لے گئے ہیں کیا اب اور جانا ہے؟“  
 ”ہاں وہ صرف تم ہی نہیں بلکہ ایک کارکن بھی بلوالو جو شاہد بن سکے۔“

ڈریک کے اشارے پر باریک کی ہوئی ایک کار میں سے اس کا کارکن اتر کر اپنا ڈریک نے اس کا نام فریک ہوٹ بتایا اور تعارف کرانے کے بعد اس سے کہنے لگا ”فریک ہم اور کارلوٹا سین کا انٹرویو لینے جا رہے ہیں۔ اپنے کان اور آنکھیں کھلی رکھنا تاکہ بوقت ضرورت شہادت دے سکو۔“

وہ چاروں صدر دروازے کے قریب رک گئے اور مین بولا ”میرا خیال ہے ہر بجہ دروازہ کھلوانا مناسب نہیں۔ پال تمہارے پاس ماسٹر کی ہے؟“  
 کسی قدر پس و پیش کے بعد ڈریک نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور اس کی مدد سے دروازہ کھول کر پوٹھی منزل پر پہنچے۔ دستک دینے پر ایک عورت نے دروازہ کھولا اور اس چوکڑی کو دیکھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گئی ”کیا کیا بات ہے؟“

کسی تند خو افسر کی طرح مین اسے ایک طرف دھکیل کر اندر چلا گیا اندر ہر طرف سامان باندھنے کے آثار نظر آرہے تھے۔ تہہ کئے ہوئے کپڑے ایک دیوان پر پڑے تھے اور قریب ہی ایک سوٹ کیس کھلا پڑا تھا۔ کارلوٹا سین متوسط قد سے نکلتی ہوئی تھی اور عمر میں سال کے قریب تھی اسکرٹ اور بلاؤز میں ملبوس اس حسنین کی آنکھیں غالباً رونے کی وجہ سے کسی قدر سوچی ہوئی تھیں۔

ڈیلا سٹریٹ میز کے قریب جا کر بیٹھ گئی اور نوٹ بک کھول کر پینل سنہال لی فریک ہوٹ لرا وہ انداز سے کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہوا اور سگار ’سگائے لگا مین بولا“ ”ہاں تو کارلوٹا افسوس ہے کہ تمہاری ایک اسامی

چھن گئی۔“

”کیا مطلب؟۔۔۔ وہ میرا ایک دوست تھا۔“  
 ”چلو دوست ہی سہی اور اب اس کے قتل کے بعد تم تبدیلی مقام کی خاطر مین اور جانے کی تیاری کر رہی ہو۔ یہ بتاؤ کہ ہائیز میاں فون وصول کرنے کے بعد کیا کیا کرتا تھا؟“

کارلوٹا کی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی ”بوب کے معاملات کے متعلق میں کچھ زیادہ نہیں جانتی۔“  
 ”مگر اتنا تو جانتی ہو کہ میاں فون وصول کرنے کے بعد وہ کسی کو کال کیا کرتا تھا اور اسے ہدایت کیا کرتا تھا کہ کسی مخصوص نمبر پر فون کرے۔“

”ہاں۔“  
 ”اچھا اب مجھے کل شوٹنگ کے واقعات کے متعلق آگاہ کرو، مین نے سخت لہجے میں کہا۔  
 ”تم ہوں کو؟“  
 ”میرا نام مین ہے۔“

”بوب میرا پیارا دوست تھا اور ہم دونوں شادی کرنے والے تھے۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ اس نے ایک اور عورت پر بھی ہوئی ہے۔“  
 ”کوئی عورت۔“

”ہیلن ریڈلے اور کون؟“ کارلوٹا بولی۔ ”مجھے پتا چلا کہ اسی عمارت کے ایک اور اپارٹمنٹ کی چابی بھی اس کے پاس ہے میں نے یہ چابی دیکھی اور اس پر ۳۲۶ نمبر لکھا ہوا تھا میں نے عمارت کی ڈائریکٹری دیکھی تو معلوم ہوا کہ اپارٹمنٹ میں ہیلن ریڈلے نامی ایک عورت قیام پذیر ہے۔ اب بات صاف ہو گئی اور مجھے شبہ نہ رہا کہ اس عورت سے ہائیز کے تعلقات ہیں۔“

”ہائیز کی عدم موجودگی میں کیا فون کے پیغامات تم ہیلن تک پہنچایا کرتی تھی؟“  
 ”نہیں وہ ہمیشہ کوئی ایسا فون نمبر دے جایا کرتا تھا جس پر اس سے رابطہ قائم کیا کرتی تھی اور اگر وہ نہ ملتا تو اس کی عادت تھی کہ ہر اوروہ سمجھنے بعد فون کر کے کسی پیغام کے متعلق پوچھ لیا کرتا تھا۔“

”اپارٹمنٹ کی چابی کے متعلق تمہیں کب پتا چلا؟“  
 ”برسوں اور پھر میں نے جا کر اپارٹمنٹ پر نظر ڈالی یہ ہیلن کے نام پر تھا۔“

”تو پھر تم نے ہائیز سے باز پرس کی؟“  
”نہیں کسی ہرجائی مرو سے باز پرس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔“

”تو پھر تم نے کیا کیا؟“  
”کل سہ پہر جب وہ نکلا تو میں نے اس کا پیچھا کیا پھر میں غور سے سنی رہی مگر اس نے ایلیوٹر کے لئے طلبی تھنی نہیں بجائی بلکہ میڑھیوں سے ہوتا ہوا تیسری منزل اور پھر اس عورت کے اپارٹمنٹ میں گیا۔“  
”کیا اس نے دستک دی تھی؟“

”ہاں اور دستک دینے کے بعد چند لمحے وہ انتظار کرتا رہا مگر اندر سے کسی نے جواب نہ دیا اس نے جیب سے چابی نکالی اور اس سے دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔“

”پھر تم نے کیا کیا؟“  
”اچانک کار لوٹا کی آنکھوں سے بدگمانی ٹپکنے لگی اور وہ تندہجے میں بولی۔“ مگر ان سب باتوں سے تمہارا کیا واسطہ ہے؟“

”جو ابائمن نے بھی غرا کر کہا۔“ اڑنے اور سخت خنے کی کوشش بیکار رہے کی بہتر یہ ہے کہ میرے سوالوں کے جواب دیتی جاؤ پھر تم نے کیا کیا؟“

”کار لوٹا نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا اور شکست خوردہ انداز سے بولی“ میں بھی کچھ دیر انتظار کرتی رہی اور پھر جا کر دروازے کو کھٹکٹایا مگر کسی نے جواب نہ دیا چار مرتبہ دستک دینے پر میں سمجھ گئی کہ وہ اس عورت کے ساتھ ہے چنانچہ میں دل شکست ہو کر واپس آئی اب سوچتی ہوں کاش میں وہاں اڑتی ہوتی تو شاید اس کی زندگی بچ جاتی۔“

”وہ اپارٹمنٹ کی طرف کس وقت گیا تھا؟“  
”دو بجے سے چند منٹ پہلے شاید اس وقت درجنے میں پانچ منٹ رہتے تھے۔“  
”اور پھر تم نے کیا کیا؟“

”میرا دل لوٹ گیا تھا اور اب یہاں رہنا میرے لئے بے سود تھا۔ ڈیوئر میں میرا ایک دوست ہے جو کئی مرتبہ مجھے ڈیوئر آنے کی دعوت دے چکا ہے، چنانچہ اس کے پاس جانے کا فیصلہ کر کے میں سامان باندھنے لگی۔“

”قتل کی خبر تم نے کس وقت سنی؟“  
”رات کو دیر سے۔ کچھ لوگ نیچے لابی میں یہی باتیں کہہ رہے تھے۔“

”تم نے شام کے اخبار میں یہ خبر نہیں پڑھی؟“  
”نہیں، میں اخبار نہیں خریدا کرتی۔ ریڈیو پر خبریں سن لیتی ہوں۔“

”عجیب بات ہے کہ تمہارا دوست قتل ہو گیا اور اس کے قتل کی تفصیلات پڑھنے لئے تم نے شام کو اخبار خریدا اور نہ صبح کا تم نے قاتل کے بارے میں جاننے کی کوشش نہ کی؟“  
”ہیلن ریڈلے نے اسے قتل کیا ہے اور پولیس یہ بات جانتی ہے۔“

”میں کچھ سوچتے ہوئے باریک بین نگاہوں سے اس کا چہرہ ٹکرا رہا۔ پھر ابھٹکی سے بولا“ ”بہائیز کو ایک مالی معاملے کے سوا ہیلن ریڈلے سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔“  
”کیا کہہ رہے ہو؟“ ”وہ چونک کر بولی“ ”اس کے پاس اپارٹمنٹ کی چابی تھی اور وہ“

”ہاں یہ درست ہے لیکن اپارٹمنٹ میں ہیلن ریڈلے نہیں تھی ہیلن نے بوب ہائیز کو ایک بہرہویا عورت مہیا کرنے کے لئے ہار کیا ایک ایسی عورت جو ہیلن ریڈلے کا بہرہ بھر کے بوب ہائیز نے ایسی عورت کے لئے یہ اشتہار بھی دیا تھا“

”پہلی پھی آنکھوں سے دیکھتی ہوئی کار لوٹا اشتہار ہاتھ میں تھام کر پڑھنے لگی پوری بات سمجھ آئے اس کے لب کھپکھپانے لگے اور وہ آنسو روکنے کی کوشش کرنے لگی پھر بے اختیار ہو کر بھوٹ بھوٹ کر رونے لگی۔“

”میں اس کے دل کا غبار دھلنے تک انتظار کر رہا پھر بولا“ ”اب تمہیں پتا چل گیا ہے کہ تمہارے شکوک بے بنیاد تھے اور تم نے حسد کے جذبات کے تحت بلاوجہ اسے قتل کر دیا اب تم کھل کر ساری حقیقت بتا دو۔“

”کار لوٹا نے اشکوں سے بھیگا ہوا چہرہ اوپر اٹھایا“ ”ساری حقیقت میں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔“

”نہیں اصل بات تم نے نہیں بتائی۔ تمہاری دستک پر اس نے دروازہ کھول دیا تھا اور تم اسے برا بھلا کہتے ہوئے اس کے پیچھے خواہگاہ میں چلی گئی وہاں تم نے میز پر گن دیکھی اور غصے سے پاگل ہو کر کم نے گن اٹھا کر اسے شوٹ کر دیا۔“

”کیا میرے خلاف قتل کا کیس فریم کر رہے ہو؟“  
”نہیں میں حقیقت جانا چاہتا ہوں۔ اگر یہ حقیقت نہیں تو پھر کیا واقعات پیش آئے؟“

”آخر تمہارے ہر سوال کا جواب میں کیوں دوں؟ کیا تم پولیس سے متعلق ہو؟“

”دیکھو کارلوتا ہم اس جرم کی تفتیش کر رہے ہیں کیا تم نہیں چاہتیں کہ لوہ ہائیز کے قتل کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے؟“

”میں پوچھتی ہوں کیا تم پولیس کے کارکن ہو؟“

”نہیں میں ایک وکیل ہوں اور یہ دونوں جاسوس ہیں۔“

”میں نے جواب دیا۔“

”پولیس کے جاسوس؟“

”آخر اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کیا تم کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی ہو؟“

”اب میں کچھ نہیں بتاؤں گی۔ میں تو یہ سمجھی تھی کہ تم کوئی سرکاری آدمی ہو۔“ اس کی نگاہیں ڈیٹا سٹریٹ کی طرف اٹھ گئیں جو تیزی سے کاپی پر پیسل چلا رہی تھی۔

”پتا نہیں۔ تم ہمیں سرکاری آدمی کیوں سمجھیں حالانکہ ہم نے ایسی کوئی بات نہیں کہی اور میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں وکیل مین ہوں۔ پیری مین۔“

”اچھا تو پیری مین تم ہو لیکن اگر اس معاملے سے تمہیں دلچسپی ہے تو تم پولیس سے رجوع کرو۔“

”وہ تو وقت آنے پر کہی لوں گا تم ہمیں سرکاری آدمی سمجھ کر جواب دیتی رہیں، یہ بتاؤ تم پولیس سے خوفزدہ کیوں ہو؟“

کارلوتا نے سختی سے لب بھیجنے لے اور چند لمحوں بعد ترش روی سے بولی ”میں تمہاری کسی بات کا جواب نہیں دوں گی اب تم چلے جاؤ۔ مجھے سامان باندھنا ہے۔“

مین نے ڈیٹا کی طرف دیکھا ”میرا خیال ہے اتنا ہی کافی ہے چلو چلیں۔“

وہ چاروں خاموشی سے اپارٹمنٹ سے نکل آئے۔ اور باہر راہداری میں پہنچ کر بال ڈریک نے پوچھا ”کیا تمہارے خیال میں اسی نے اسے قتل کیا ہے؟“

”یہ بات کچھ ایسی ناممکن بھی نہیں واقعات کے تسلسل کو پیش نظر رکھو جو یہ ہے کہ بوب ہائیز نے اپیل وٹنز کو اطلاع دینے کے لئے کارلوتا کے اپارٹمنٹ کا نمبر دیا تھا اور منصوبے کے مطابق جو کوئی بھی ہیلن ریڈلے کو فون کرتا اپیل وٹنز نے جواب دینا اور بتانا تھا کہ ہیلن غسل خانے میں ہے اور تھوڑی دیر میں فون

کرے گی پھر اپیل وٹنز بوب ہائیز کو کارلوتا کے نمبر پر اس کال کے متعلق مطلع کر دیتی تھی اور وہ ہیلن ریڈلے کو فون کر کے بتا دیتا تھا چنانچہ ہیلن اپنے دوست کو فون کر دیتی تھی اور اس کا دوست کسی طرح بھی یہ نہ جان سکتا تھا کہ وہ کہاں سے فون کر رہی ہے۔“

ایک لمحہ توقف کے بعد مین نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”اب کل سہ پہر کے واقعات لو میری ہدایت کے مطابق اپیل وٹنز اور ایوا مارٹل اپارٹمنٹ سے نکل گئیں پیچ لانی میں پہنچ کر اپیل وٹنز نے مناسب سمجھا کہ اپنی روانگی کی اطلاع ہائیز کو دے دے پہلے اس نے مجھے فون کیا مگر مین فون مصروف تھا پھر اس نے ہائیز کو فون کیا مگر وہاں سے کسی نے جواب نہ دیا یہ اہم بات ہے کہ کارلوتا نے وہاں سے جواب نہیں دیا گویا اس پانچ یا دس منٹ کے وقفے میں جب کہ اپیل وٹنز لانی میں رہی کارلوتا کے اپارٹمنٹ میں کوئی بھی موجود نہیں تھا اس وقت کارلوتا ہائیز کا تعاقب کرتے ہوئے ہیلن کے اپارٹمنٹ تک پہنچ چکی تھی وہ اپنے طور پر جاسوسی کر رہی تھی کیونکہ اس نے اپنے محبوب کی جیب میں کسی دوسری عورت کے اپارٹمنٹ کی چابی دیکھی ہوئی تھی۔ اب نتائج اخذ کرنا کیا مشکل ہے؟“

”لیکن ان واقعات کو بنیاد بنا کر کارلوتا کو قاتل ثابت کرنا کافی مشکل ہوگا۔“ ڈریک نے اعتراض کیا۔

”لیکن انہی واقعات کے بل بوتے پر ڈی اے کے لئے یہ ثابت کرنا دشوار ہوگا کہ کارلوتا نے ہائیز کو قتل نہیں کیا کیونکہ وہ اپیل وٹنز کے خلاف منصوبہ کیس بنا چکا ہے شاید میں یہ ثابت نہ کر سکوں کہ کارلوتا پٹن نے ہی اس ریوالور کا ٹرانزیکٹر دیا تھا لیکن میں کارلوتا کے نام کو آؤ بنا کر اپیل وٹنز اور ایوا مارٹل پر قائم کئے گئے مقدمے کی جڑیں کھوکھلی ضرور کر سکتا ہوں۔“

”ہاں یہ تو ہے۔“ ڈریک نے تائید کی۔

”اور اب بال ہمیں ہیلن ریڈلے کو ڈھونڈنا ہے۔“

”پولیس سمجھی اس کی تلاش میں ہے تاکہ اس کی شہادت حاصل کر سکے۔“ ڈریک نے بتایا۔

فرینک ہول نے بجا ہوا سگار چباتے ہوئے کہا۔ ”جب تم کارلوتا سے سوال جواب کر رہے تھے تو میں ادھر ادھر ٹانگ جھانک کر رہا تھا اس دوران میں نے ٹیلیفون کے ساتھ رکھے ہوئے پیڈر کچھ فون نمبر لکھے ہوئے دیکھے

ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا اور شعلے برساتی ہوئی آنکھوں سے گھورتے ہوئے وہ بولی ”تم جیسا مفسد اور فتنہ پرور شخص“ پھر پال ڈریک پر نظر پڑتے ہی اس نے منہ بند کر لیا۔

”سہلے تو میں پال ڈریک کو متعارف کرانا چاہتا ہوں یہ پال ڈریک ہے ڈریک ڈیکو ایجنسی کا سربراہ۔“ پیری مین نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”کیا حال ہے مسٹر ڈریک تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی میرا خیال ہے تمہیں میرے روزنامے اور میرے دوستوں کی فہرست درکار ہے اور ہاں چند تصاویر کے متعلق کیا خیال ہے؟“

”یہ فتنہ زدہ بیلے تیز بے اثر گئے اور مین نے کہا۔“ ہم چاہیں تو یہ سب چیزیں ایک اور طریقے سے بھی طلب کر سکتے ہیں۔“

”کیا یہ بلک میل ہے؟“

”تم جو چاہو سمجھتی رہو۔“

چند لمحوں تک سوچنے کے بعد وہ بولی۔ ”میں نے ابھی ابھی فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری بات سن لوں دیے میرے شوہر سے مل لئے ہو؟“

”ہاں۔“

”تو تم نے اندازہ لگالیا ہو گا کہ وہ کتنی بے چین، چلبلی اور ضدی طبیعت کا مالک ہے۔“

”ہاں واقعی وہ متضاد صفات کا مجموعہ ہے۔“

”کاروبار میں بھی اس کی کامیابی کی واحد وجہ یہ ہے کہ وہ فولادی عزم کا مالک ہے وہ ایک ایسا شخص ہے جو نہ خود چین سے بیٹھتا ہے اور نہ دوسروں کو چین سے بیٹھنے دیتا ہے۔“

”ہاں“ مین نے کہا ”ایسے شخص کی بیوی بن کر نبھانا کرنا واقعی ایک مشکل کام ہے“

”نبھانا کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا اس سے چھٹکارا پانا مشکل ہے۔“ بیلن کہنے لگی ”اس کی حکمرانہ عادات نے مجھے مسحور کر لیا اور میں اس کے ساتھ شادی کر لی“

”اور پھر تم اس سے آگے گئیں؟“

”ہاں! تقریباً چھ ماہ پہلے مجھے محبت کا شعور ہوا جب میں ایک شخص کی محبت میں گرفتار ہوئی اور میں نے اس محبت میں اندھا دھند ایک قدم اٹھایا یہ میری غلطی تھی کہ

میں وہ کانڈ بھاڑ لایا ہوں یہ رہا وہ کانڈ شاید ان میں سے کوئی نمبر مطلب کا حجت ہو۔“

مین نے بیلن کی لٹ پر نظر ڈالی ”مین ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی نمبر بیلن ریڈ کے لی خفیہ کمین گاہ کا ہو۔“

ڈریک نے ہاتھ بڑھایا ”لاؤ یہ لٹ مجھے دو میں چیک کرالوں گا۔“

دفتر میں تھوڑی ہی دیر بعد مین کے فون کی گھنٹی بج اٹھی مین نے رسیور اٹھایا اور دوسری طرف پال ڈریک کی آواز سنائی دی ”ہیلو پیری تیرا نمبر چیک کرنے پر ہی بیلن ریڈ کے کارخانے مل گیا ہے وہ رہائشی ہوٹل میں ایک فرضی نام سے مقیم ہے۔“

”اس وقت تم کہاں سے بول رہے ہو؟“

”دسویں سڑک اور واشنگٹن پر واقع ایک ڈرگ اسٹور سے ہوٹل یہاں سے آٹھ دس بلاک دور ہے۔“

”اچھا تو میں آرہا ہوں وہیں انتظار کرو۔“ رسیور رکھ کر مین ڈیلا کی طرف مڑائی اٹھال، ہیری کلنگ کو رہنے دو واپس آکر اس سے بات کرلوں گا۔“

دسویں سڑک اور واشنگٹن پر واقع ڈرگ اسٹور سے پال ڈریک کو ساتھ لے کر مین نے رہائشی ہوٹل کا آرمز ہوٹل کی طرف گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے پوچھا ”تمہیں یقین ہے کہ یہ بیلن ریڈ لے ہی ہے؟“

”ہاں وہ جیو جارجون کے نام سے مقیم ہے اور حلیہ وہی ہے۔“

ایک ہوٹل کے اپارٹمنٹ نمبر ۵۰ پر مین کی دست پر اندر سے نسواری آواز آئی کون؟

”مین“

”میرا خیال ہے تم غلط جگہ پر آئے ہو“

”میں پیری مین ہوں اور ٹھیک جگہ پر آیا ہوں۔“ مین نے بلند آواز سے کہا ”اب تمہاری مرضی ہے کہ اندر بلا لویا پیس سے سوال جواب کرو۔“

”میں تمہیں نہیں جانتی۔“ اندر سے آواز آئی ”چلے جاؤ ورنہ پولیس کو بلا لوں گی۔“

مین نے آواز بلند کر کے کہا۔ ”جب تمہارے شوہر نے تمہارے پیچھے جاسوس چھوڑے اور تم نے فیصلہ کیا کہ۔“

میں اسے کہہ بیٹھی کہ مجھے کسی سے محبت ہو گئی ہے اور میں طلاق چاہتی ہوں۔“

”کیا یہ واقعی ایک غلطی تھی؟“

”یقیناً“ ہیلن بولی۔ ”شاید ہی دنیا کی کسی عورت نے ایسی فاش غلطی کی ہوگی مجھے چاہئے تھا کہ صبح و آفتاب سے طلاق کے مطالبے کی جگہ اس سے جا کر کہتی کہ شادی کے وقت اس رفاقت کو دہریا بنانے کا میرا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن اب مجھے واقعی اس سے محبت ہو گئی ہے اور باقی زندگی اسی کے ساتھ گزارنے کی خواہاں ہوں مجھے معلوم تھا کہ وہ دوسری عورتوں سے بھی دل بسلا تا رہتا ہے چنانچہ مجھے لازم تھا کہ اس کے کردار کے متعلق غور و فکر کے بعد نجات کا منصوبہ بناتی مگر براہ مہریر صفائی گوئی کا کہ میں طلاق مانگ بیٹھی میں اس کی بیوی تھی اور وہ مجھے ذاتی ملکیت تصور تھا۔ بھلا اسے کیوں کوارا ہوتا کہ میں کسی اور سے پیار کرنے لگی ہوں طلاق کے مطالبے پر وہ اپنے مزاج سے مجبور ہو کر برا بیٹھتا ہو گیا اور مجھے اور میرے محبوب کو برا بھلا کہنے لگا۔“

”اسے معلوم تھا کہ تمہارا محبوب کون ہے؟“

ہیلن نے نفی میں سر ہلایا ”نہیں اور نہ ہی کبھی اسے معلوم ہونے دوں گی اب میں اتنی بھی احمق نہیں ہوں کہ اسے اپنے محبوب کا نام بتا دوں تو میں اپنے محبوب کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتی۔“

”تمہارا مطلب ہے وہ تمہارے محبوب کو قتل کر دیتا؟“

”مین نے سوال کیا۔“

”کچھ کہہ نہیں سکتی کہ وہ کیا کرتا مگر یہ یقینی ہے کہ وہ ہولناک قسم کی انتقامی کارروائی ضرور کرتا۔“

”تو اسی شخص کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے تمہارے شوہر نے تمہارے پیچھے جاسوس لگانے کی کوشش کی تھی؟“

”ہاں اور جب اس نے یہ قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا تو باپوسی سے میری حالت بری ہو گئی ہوں لگا جیسے جاسوسوں سے اپنے محبوب کو چھپانا ناممکن ہو گا مگر پھر ایک ترکیب میرے ذہن میں آئی۔“

”کہ کسی اور عورت کو اپنی جگہ سامنے کر دو؟“

”بہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو پاکیزہ پس منظر کے ساتھ پیش کروں میرا شوہر براہ راست مجھ تک رسائی حاصل کرنے کا روادار نہ تھا۔ اس کی تو خواہش تھی کہ

میں بلبلائی ہوئی اس کے پاس جاؤں اور مجھے بے بس دیکھنے کے لئے ہی اس نے یہ کارروائی کی۔“

ملک دو لمحوں تک وقف کے بعد وہ پھر کہنے لگی ”جب میں اس سے الگ ہوئی تو میرے پاس کچھ زیادہ رقم نہیں تھی اور اس کا خیال تھا کہ یہ رقم ختم ہوتے ہی میں گڑگڑا کر اس کے قدموں میں جا مروں گی لیکن میں نے تہہ کر لیا تھا کہ جو کچھ بھی ہو جائے اب دوبارہ آروا ملے آگے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گی چنانچہ میں نے ہاتھ کھینچ کر وہ رقم خرچ کرنا شروع کی مگر پھر بھی آہستہ آہستہ رقم ختم ہونے لگی اب مجھے اور کوئی راستہ نظر نہ آیا سو میں نے جوا کھیلنا شروع کر لیا قسمت اچھی تھی میں جیت گئی اور پھر جوا بند کر کے جیتی ہوئی رقم کاروبار میں لگا دی۔“

ہلکا سا وقفہ دینے کے بعد وہ پھر کہنے لگی۔ ”کاروبار میں ہارنے کی وجہ سے میرا حلقہ احباب وسیع ہو گیا اور وہ لوگ بھی مچھری عزت کرنے لگے جن کے ساتھ میں جوا کھیلتی رہی تھی۔“

”کیا تمہارا شوہر بھی جوا کھیلتا ہے؟“

”ہاں لیکن ان مقامات پر نہیں جہاں میں کھیلا کرتی تھی وہ مقرب لوگوں اور پیشہ ور کھلاڑیوں کے ساتھ ہو کر کھیلا کرتا ہے۔ بہر حال ایسے ہی ایک کھیل کے دوران اس نے ایک پیشہ ور کھلاڑی سے کسی ایسی جاسوسی ایجنسی کے متعلق پوچھا جو ایماندار ہو اور جس کے کارکن خریدنے نہ جاسکیں۔ اس کھلاڑی نے اسے انٹریسٹ انوسٹی گیشن کی سفارش کی میرا ایک دوست بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے یہ باتیں سنیں تو میرے پاس آیا اور کہا کہ اسے شبہ ہے کہ میرا شوہر میرے پیچھے جاسوس لگانے کا ارادہ کر رہا ہے۔“

”ہوں“ مین بولا اور ہائیز کیسے تصور میں آیا؟۔“

”ہائیز ایک چھوٹے درجے کا قمار باز تھا اور چھوٹے موٹے داؤ لگانے کے علاوہ ادھر ادھر ہاتھ بھی مار لیتا تھا۔ ایک لڑکی نے اسے مجھ سے متعارف کرایا تھا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ دولت کے لئے ہر کام کر سکتا ہے۔“

”تو پھر تم نے اپنی تجویز اس کے سامنے رکھی؟“

”ہاں لیکن اسے کچھ معلوم نہ تھا کہ میرا اصلی مقصد کیا ہے وہ صرف یہ جانتا تھا کہ کچھ عرصے کے لئے میں روپوش ہونا چاہتی ہوں اور اپنی جگہ ایک عورت کو بہروپ بھرونا چاہتی ہوں چنانچہ اس نے وہ اشتہار دے دیا



”۳۹ء کی۔“  
 ”میں ہنس کر بولا ”میرا خیال ہے یہ ۳۲ء تھی تم  
 نے کیا کیا اس کا؟“  
 ”ایسی جگہ پھینک دی جہاں سے کسی کو نہ مل سکے۔“

”کیوں؟“  
 ”وجہ ظاہر ہے“ ہیلن بولی۔ ”میرے اپارٹمنٹ میں  
 ایک شخص قتل ہوا ہے پولیس یقیناً مجھ سے سوال جواب  
 کرتی تم جیسے ذہین انسان کے سامنے زیادہ وضاحت کی  
 ضرورت نہیں۔“

”میں نے کرسی پیچھے سرکائی اور اٹھ کھڑا ہوا۔“ یہ  
 سب باتیں بتانے کے لئے شکر ہے۔ ان کے بدلے میں  
 ایک اطلاع مہیا کر سکتا ہوں۔“  
 ”وہ کیا؟“

”تمہارے شوہر کا اپارٹمنٹ بڑے خوبصورت انداز  
 سے آراستہ کیا گیا ہے اور صرف ایک فنکاری اپارٹمنٹ  
 کو اس انداز سے سجاسکتا ہے۔“  
 ”تو پھر؟“

”میں اور پال ڈریک جب وہاں گئے تو میرے  
 سوالات سے وہ کچھ گڑبگڑا کر کسی دوست سے مشورہ کرنا  
 چاہتا تھا وہ بڑے عام انداز سے کھڑکی طرف گیا اور باہر  
 جھانکنے کے بدلے پردے یوں ہٹا دیے کہ سامنے والے  
 اپارٹمنٹ ہاؤس کے ایک اپارٹمنٹ سے اس کے کمرے  
 کا منظر نظر آسکے۔ پھر چند منٹ بعد فون کی کھنٹی بجی اور  
 تمہارا شوہر بڑا معنی گفتگو کرنے لگا۔“

ہیلن چونکی آنکھوں سے میں کو گھورتی رہی  
 ”اب تم خود اندازہ لگا سکتی ہو کہ سامنے اپارٹمنٹ  
 ہاؤس میں کون رہتا ہو گا اپنے شوہر کے بدلے ہوئے  
 موسموں کے پیش نظر تمہارے لئے یہ اندازہ کرنا ذرا  
 مشکل نہ ہوگا۔“ یہ کہہ کر اس نے دروازے کی طرف  
 قدم بڑھایا۔

”اوہ۔“ ہیلن کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ ”مسٹر  
 میں میں سمجھ گئی اور اس اطلاع کے لئے شکر ہے ادا کرتی  
 ہوں۔ تمہارے اس دوست کا بھی شکریہ۔“  
 ”میں اور پال ڈریک دونوں باہر نکل آئے۔“

”اپنے پرائیویٹ دفتر میں ہیٹ کو ہیٹ ریک پر ٹانگتے  
 ہوئے میں نے کہا ”ذیلا جلدی سے ہیری کلنگ سے ملا دو“

”ٹھیک“ میں نے کہا۔ ”اور یہ ڈرامہ تم کتنے  
 عرصے تک جاری رکھنا چاہتی تھیں؟“  
 ”جب تک میرے شوہر کو میری پاکبازی کا یقین نہ  
 ہو جاتا اگر ان خاتون بھی اسی مقصد سے رکھی گئی تھی اس  
 کے بعد اپنے شوہر کے مزاج کے پیش نظر میں یہ ظاہر  
 کرتی کہ میں الگ رہتے رہتے تھک چکی ہوں اور دوبارہ  
 اس کے ساتھ آباد ہونا چاہتی ہوں یہ معلوم ہونے کے  
 بعد مجھے یقین ہے کہ وہ چوبیس گھنٹوں کے اندر ہی طلاق  
 کا مقدمہ دائر کر دیتا۔“

”لیکن بہروپ کا یہ ڈرامہ سبج کرتے ہوئے تم نے یہ  
 نہیں سوچا۔“ میں نے اعتراض کیا ”کہ ممکن ہے ہائینز  
 اپنے طور پر تحقیقات کر کے بہروپ بھوانے کی اصلی  
 غرض وغایت معلوم کرنے کی کوشش کرے اور پھر  
 تمہارے مقصد سے آگاہ ہونے کے بعد یا تو تمہارے  
 شوہر سے جا ملے ورنہ تم سے اپنے خاموش رہنے کا صلہ  
 طلب کرے یعنی تمہیں بلیک میل کرے آخر اس کے  
 بونے میں تین ہزار ڈالر کی رقم یوں تو نہیں آگئی تھی۔“

”مسٹر میں ایک بلیک میلر کو میں ایک کوڑی تک  
 دینے کی روادار نہیں۔“

”لیکن اگر وہ مطالبہ کرتا تو پھر تم کیا کرتیں؟“  
 ”میں... میں یقیناً...“ وہ جب ہو گئی۔  
 ”تم یقیناً اسے شوٹ کر دیتیں“ میں نے لقمہ دے کر  
 فقرہ پورا کیا۔

ہیلن نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔ ”کیا سمجھا رہے ہو  
 کہ میں نے اسے قتل کیا ہے؟“

”میں صرف چند امکانات پر بحث کر رہا ہوں۔“  
 ”لیکن میں اسے زیادتی تصور کرتی ہوں۔“

”تم چاہے تصور کرو“ میں نے لاپرواہی سے کہا۔ ”  
 یہ ہٹاؤ کہ کل جب تم میرے دفتر آئی تھیں تو تمہارے  
 پرس میں گرن بھی تھی؟“

”کیا اطمینان بات ہے؟“  
 ”میرے سوال کا جواب دو۔“

وہ کچھ کہنے کو ہوئی، پھر نگاہیں چار کرتے ہوئے بولی  
 ہاں۔“

”کس کلیر کی؟“

”کیا۔ کیا۔ ایٹل ونٹز کی وکالت کرو گے؟“  
 ”ہاں ایو مارٹل کے دفاع کا یہی طریقہ ہے کہ ایٹل ونٹز کا دفاع کیا جائے۔“  
 ”مگر اس کا دفاع کیسے کروں گے؟ وہ تو بری طرح پھنس چکی ہے۔“ کلنک نے طنزیہ انداز سے کہا۔

”یہ شخص تمہارا خیال ہے۔“  
 ”مسٹر مین اب تک قتل کے ملامتوں کو بچانے میں تمہارا ریکارڈ ہے اگر تم اس ریکارڈ کو داغدار کرنا چاہتے ہو تو ضرور ایٹل ونٹز کی وکالت کرو میں بڑی خوشی سے تمہاری موکلہ سے تمہاری ملاقات کا انتظام کروں گا اور جہاں تک تمہاری اپنی ذات کا تعلق ہے گرینڈ جوری کے سامنے واضح کروں گا کہ ہماری طرف سے دی گئی مہلت سے تم نے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور ہاں مائے بیگلے نام کی ایک عورت کو بھی قانونی مشورہ دے دیتا۔“  
 ”وہ کیوں؟“

”یہ اس رونگٹہ ہاؤس کی منظمہ ہے جہاں سے جیسی ڈرائیور نے ایو مارٹل کو سوار کیا تھا۔ مائے بیگلے کا

کوئی نئی بات؟“  
 ڈیلا نے فون کا ڈائل گھماتے ہوئے کہا ”ڈاک آگئی ہے اوپر والے دو تین خطوط فوری توجہ کے طالب ہیں۔“

مین نے خطوط پر نظر ڈالی اور ڈیلا نے ریسپور کی طرف اشارہ کیا مین نے ریسور اٹھایا میری کلنک کی آواز برف کے تودے کی طرح سرد تھی ”گڈ مارننگ مسٹر مین مجھے افسوس ہے تم نے میرے انتخاب کو کوئی اہمیت نہیں دی۔“

مین نے سرعت سے گھڑی کی طرف دیکھا۔ ”کیا کہہ رہے ہو؟ ویسے بارہ بجتے ہیں ابھی تین منٹ رہتے ہیں اور میری موکلہ نے اپنے آپ کو تمہارے حوالے کر دیا ہو گا“

”اپنے آپ نہیں بلکہ یوں کہو کہ اسے حراست میں لے لیا گیا ہے تمہارا داؤنا کام رہا مسٹر مین مگر کوئی بات نہیں کبھی کبھی داؤالٹ بھی پڑ جاتا ہے۔“  
 ”یہ کیا“۔ ”بجھو رہے ہو“ مین بولا۔ ”اگر تم

تفتیش کرو تو تمہیں پتا چل جائے گا کہ ایو مارٹل بارہ بجے سے پہلے ہی ایک ٹیکسی میں پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہے۔“

”وہ ٹیکسی میں نہیں آئی بلکہ گشتی کار کا افسر اس کے اور کورا فٹن کے اپارٹمنٹ ہاؤس کے قریب سے گرفتار کر کے لایا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ ایرپورٹ کی طرف جا رہی تھی۔“

”مگر اس کے اپارٹمنٹ سے پولیس ہیڈ کوارٹر بھی تو اسی سمت واقع ہے۔“ مین نے دلیل دی۔

”ٹھیک ہے مگر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو اپنی منزل بتائی ہی نہ تھی تاکہ اگر پکڑی جائے تو معصوم بن کر کہہ سکے کہ وہ تو پولیس ہیڈ کوارٹر جا رہی تھی مجھے افسوس ہے مسٹر مین تم اپنے ہر ٹیکسی میں کوئی نہ کوئی چکر چلانے کی کوشش کرتے ہو۔ اب ہمیں بارہ بجے تک مہلت دی گئی تھی مگر تمہاری موکلہ نے فرار ہونے کی کوشش کی۔“

”یہ بڑی زیادتی ہے۔“ مین نے احتجاج کیا ”مگر خیر اب غور سے سنو جو کچھ تم کر سکتے ہو کرو میں ایو مارٹل اور ایٹل ونٹز دونوں کی وکالت کروں گا اور تمہارے ہر دار کو ناکام بنا کر رکھ دوں گا۔“

## اب بھی خط لکھیں

خواتین حضرات! ہم بذریعہ ڈاک انگلش لینگویج اینڈ ٹیکنیک فلاور میکنگ بیوٹیشن، فزیکل بیوٹی لیڈر، ٹیلرنگ، کوئنگ بیکنگ، مہر سازی، فوٹو گرافی، ریڈیو، ٹی وی، ریفریجریشن، ایر کنڈیشننگ اور اسکول ٹیچنگ پر اردو میں با تصویر لیچر وکٹ میں فراہم کرتے ہیں۔ تفصیلات جوائی لفافہ منگوائیں ایک وقت میں ٹھیک کورس منگائیں۔

اسلام آباد اکیڈمی

۳۵۱ سیکٹر آئی، ٹین، ون، اسلام آباد

”اسے جانتا تو چاہیے کیونکہ...“ مین رک گیا اور مسکرانے لگا۔  
 ”کیوں کہ اس کے جس کیس میں‘ میں نے اس کی وکالت کی تھی وہ بھی بیان دروغ حلفی کا کیس تھا۔“

سوموار کا اخبار پیری مین کے لئے بہت سی دلچسپیوں کا حامل تھا۔ اخبار کو میز پر پھیلانے وہ بڑے اطمینان سے پہلے صفحہ کی طویل اور حیران کن سرخیاں دیکھ رہا تھا۔  
 ”سرخیاں یوں تھیں۔“  
 ”ہائینز کے قتل کی ملزمہ کی وکالت پیری مین کرے گا۔“

”قانونی جادو گر ایڈل ونٹز اور ایوا مارٹل دونوں کا دفاع کرے گا۔ ڈی ایسے کا دفتر قانون دان کو مفہوم ملزمہ چھپانے کے الزام میں مٹھیسے ڈالا ہے۔“  
 ”ان سرخیوں کے نیچے تفصیل سے ہائینز کے قتل کے حالات درج تھے اور مزید یہ لکھا ہوا تھا کہ ڈی ایسے والوں نے ایک روٹنگ ہاؤس کی منظمہ مائے پیگلے کو گریڈ جیوری کے ٹائٹ سیٹس کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے پولیس کا بیان ہے کہ قتل کی رات پیری مین نے ایوا مارٹل کو قانون اور پولیس کی نظروں سے اوجھل رکھنے کے لئے مائے پیگلے کے روٹنگ ہاؤس میں چھپا دیا تھا تاکہ مناسب بیانات کی پٹی بڑھائی جاسکے۔“  
 ”مائے پیگلے نے گریڈ جیوری کے سامنے بھی یہی بیان دیا ہے کہ اس نے زندگی بھر ایوا مارٹل کو نہیں دیکھا اور نہ ہی رہائش کے لئے کمرہ دیا ہے۔“

ادھر ٹیکسی ڈرائیور کا بیان ہے کہ اسے روٹنگ ہاؤس سے طلب کیا گیا تھا۔ تاکہ ایوا مارٹل کو ذریعہ نقل حرکت میسر ہو سکے۔ تاہم مس پیگلے نے ڈرائیور کے اس بیان کو غلط فہمی پر محمول کیا ہے۔ اس کا کہن ہے کہ گروڈلواچ میں متعدد روٹنگ ہاؤس ہیں اور کسی ایک سے ٹیکسی کا مطالبہ کرنے کے بعد دوسرے روٹنگ ہاؤس کے دروازے پر انتظار کرنا عین ممکن ہے۔ پیگلے کا کہنا ہے کہ وہ کہیں سے بھی فون کر کے ڈی ایسے کے دفتر میں ٹیکسی طلب کر سکتی ہے۔ اور پھر ٹیکسی پہنچنے سے قبل ڈی ایسے کے دفتر کے سامنے پہنچ کر ڈرائیور کو یہ تاثر دے سکتی ہے کہ وہ ڈی ایسے کے دفتر سے آ رہی ہے۔  
 اس کے بیان سے گریڈ جیوری کے بیشتر ارکان کے

کہنا ہے کہ اس نے زندگی بھر ایوا مارٹل کو نہیں دیکھا اور نہ ہی اسے رہنے کے لئے کمرہ دیا ہے ہم اسے گریڈ جیوری کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ہو سکے تو اسے جھوٹے بیان کے متعلق قانون سے آگاہ کر دیتا۔“  
 ”بہت اچھا مین“ بولا ”اسے میرے دفتر بھجوا دیتا اگر میں نے اسے موکلہ کے طور پر قبول کر لیا تو مناسب قانون بتا دوں گا۔“

”علاوہ ازیں خود بھی کسی مفہوم کو قانون سے مستور رکھنے کے قوانین کا دوبارہ مطالعہ کر لینا نہیں خود ان قوانین کی خلاف ورزی کے لئے جوابدہ ہونا پڑے گا۔“  
 ”پہلے ثابت کر دو کہ میں نے ایسا کوئی اقدام کیا ہے پھر میں اپنا دفاع کر لوں گا؟“ مین نے کہا اور گفتگو سلسلہ منقطع کر دیا۔

ڈیلا اسٹریٹ غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔  
 ”کیا ہوا چیف؟“

”حالات کچھ نامناسب ہو گئے ہیں“  
 مین نے جواب دیا۔ ”کشتی کار کے ایک افسر نے ایوا مارٹل کو اس کے اپارٹمنٹ کے قریب سے گرفتار کر لیا ہے اور ایوانے یہ غلطی کی کہ ٹیکسی ڈرائیور کو یہ نہیں کہا کہ وہ پولیس ہیڈ کوارٹر جانا چاہتی ہے۔“  
 ”اور کلنگ کا رد عمل کیا ہے؟“

”وہ قانون کا نمائندہ ہے اور مجھے بھانسنے کا مشتاق بھی ہے۔ ضروری شہادت کے بغیر البتہ وہ مجھ پر ایوا کو قانون سے چھپانے کا الزام نہیں لگا سکتا۔“

”کیا وہ مائے پیگلے کا منہ نہیں کھلوا سکتے؟“  
 ”اس نے پہلے ہی منہ پھاڑ کر کہہ دیا ہے کہ اس نے کبھی ایوا کو دیکھا ہے اور نہ ہی اسے کمرہ دیا ہے۔“  
 ”عمر یہ تو بیان دروغ حلفی ہوا؟“

”نہیں جب تک وہ قسم کھا کر بیان نہیں دیتی۔ اسے بیان دروغ حلفی قرار نہیں دیا جاسکتا کلنگ کو جیوری کے سامنے ثابت کرنا ہو گا کہ کسی بھی شبہ کے بغیر یہ بیان دروغ حلفی ہے۔ پھر بیان دروغ حلفی کی ثابت ایک اور ٹیکسی کتا ہے جیسے کلنگ نے نظر انداز کر دیا ہے۔“  
 ”وہ کیا؟“

”بیان دروغ حلفی ثابت کرنے کے لئے دو شہادتیں ہونا ضروری ہیں۔“  
 ”چیف کیا مائے پیگلے یہ بات جانتی ہے؟“

لیوں پر مسکراہٹ کھیل گئی اور اس پر ڈی اے کے دفتر کا کرتادھر تا کلنگ بری طرح جھنجھلا اٹھا۔

اس کے بعد مقدمے کی تفصیلات اخبار میں مذکور تھیں اور آخر میں لکھا ہوا تھا

”یوں معلوم ہوتا ہے جیسے پرانے تعصبات کو اس کیس نے ہوا دی ہے۔ کلنگ پیری مین کی ٹانگ کھینچنے کی سر توڑ کوشش کر رہا ہے اور خلاف توقع خود ہی عدالت میں کیس کی پیروی کر رہا ہے۔ استغاثہ اور صفائی دونوں کی طرف سے جلد مقدمہ شروع کرنے کی درخواست کی گئی ہے اور۔“

پیری مین نے اخبار تہہ کر کے ایک طرف رکھا ہی تھا کہ دروازے پر مخصوص دستک ہوئی اور پھر دروازہ کھلنے پر پال ڈریک اندر آگیا۔ مین نے پوچھا ”ہیلو پال کیا خبریں ہیں؟“

”بہت ہی اہم خبریں ہیں۔“ کرسی پر کھٹنے کے بعد ڈریک نے پیچھے کرسی کے ایک بازو سے ٹیک دی اور ٹانگیں دوسرے بازو سے نیچے لٹکا دیں ”پولیس ہیڈ کوارٹر سے ملنے والی ایک خبر کا میں ٹھیک سے اندازہ نہیں کر سکا کہ کس اہمیت کی حامل ہے بہر حال یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ ہر ایک بڑے نوٹوں کے نمبر کا ریکارڈ رکھتا ہے اور جب یہ نوٹ کسی کو دیئے جاتے ہیں تو خزانچی نوٹوں کی تعداد اور وصول کنندہ کے متعلق نوٹ کر لیتا ہے۔“

مین نے سرکواٹائی بخش دی۔  
”معلوم ہوتا ہے کہ ہائیز کے بٹے میں جو رقم تھی اس میں سے اکیس نوٹ سو سو ڈالر کی مالیت کے تھے ان میں سے پانچ نوٹوں کے متعلق پتا چلا ہے کہ یہ آروا کل اہل ریڈلے کی جیب سے آئے ہیں۔ باقی نوٹوں کے متعلق پولیس چیک کر رہی ہے۔“

”ہوں۔“ مین نے سوچتے ہوئے بولا ”اس کے پیش نظر اب یہ چیک کرنا لازم ہے کہ قتل کے وقت یہ شخص ریڈلے کہاں تھا۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ جلد درجہ حاسد ہے اور۔“

”میں اپنے طور پر تفتیش کر لوں گا تاہم پولیس نے اس کی نقل و حرکت چیک کرنے کے بعد کوئی مشکوک بات نہیں پائی۔ دوسرے کھانا انٹرپرائز کے مینیجر کے ساتھ کھانے کے بعد وہ مینیجر کے ساتھ دفتر گیا اور اڑھائی بجے تک وہیں رہا۔“

”لیکن سوال یہ ہے کہ آروا کل ریڈلے ہائیز کو کیوں رقم دینے لگا۔ صرف ایک جواب ممکن ہے اور یہ کہ ہائیز ہیلن ریڈلے کو ڈبل کر اس کر رہا ہوں مگر اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا تھو میں سمجھ گیا۔“

”کیا“ ڈریک نے پوچھا۔  
”میں یاد ہو گا کہ ریڈلے قمار باز ہے اور بوکر کے ایک گیم میں اس نے جاسوسی ایجنسی کے متعلق پوچھناچھ کی تھی۔ ادھر ہائیز بھی جوئے باز تھا۔ ممکن ہے ہائیز بھی اس گیم میں شریک ہو اور ریڈلے ہائیز کو نہ جانتا ہوں ہو سکتا ہے اسی گیم میں ریڈلے کے نوٹ ہائیز کی جیب تک پہنچے ہوں۔“

”ہو سکتا ہے یہی بات ہو۔“ ڈریک نے جواب دیا۔  
”ریڈلے نے وہ نوٹ بینک سے کب نکلائے؟“  
”تقریباً ایک ہفتہ پہلے اس نے پانچ ہزار ڈالر کا چیک کیش کرایا تھا اور سو سو کے نوٹ طلب کئے تھے۔“  
”قدرے توقف کے بعد ڈریک پھر کہنے لگا۔“ میرا خیال ہے پولیس کے کانوں میں اس بات کی جھنگ ڈال دینی چاہیے کیونکہ یہ معلومات میں نے اپنے طور سے حاصل کی ہیں۔ آروا کل، پولیس کے سامنے اس بات کی کوئی وضاحت نہ کر سکے گا کہ یہ نوٹ ہائیز تک کیسے پہنچے کیونکہ اسے خود بھی معلوم نہیں۔“

”ہاں ٹھیک ہے، پولیس کو اس کے پیچھے ڈال دینا مناسب ہو گا“ مین نے تائید کی۔ ”اور پولیس تک اس کی آرٹسٹ محبوبہ ڈافن گرڈلے کی خبر بھی پہنچا دینا اور ہاں اور کیا خبر ہے۔“

”میں نے ہیلن ریڈلے کے بوائے فرینڈ کا بھی پتا چلا لیا ہے۔“ ڈریک بولا۔

”اس کا نام آر تھر کلوس ہے۔“  
”یہ کیسے ممکن ہوا؟“ مین نے سوال کیا۔

”آئینی ٹیلیفون نمبروں سے جن کا پیڈ فرینک ہولٹ کارلوٹا کے اپارٹمنٹ سے اڑایا تھا۔“

”اچھا۔“ مین نے متوجہ ہو کر ”کہا مگر یہ نمبر تو ہائیز نے لکھے تھے اور اسے ہیلن کے بوائے فرینڈ کے متعلق کچھ علم نہ تھا۔“

”کچھ بھی ہو نمبر اسی کاغذ سے ملا۔“  
”یہ کیسے معلوم ہوا کہ آر تھر کلوس ہی ہیلن کا بوائے فرینڈ ہے؟“

میں نے آر تھر کلوس کے نام کے سامنے والے بٹن کو ایک بار مختصر ایک بار طویل اور پھر دوبارہ مختصر عرصے کے لئے دبایا اور صدر دروازہ کھل گیا۔ ڈریک کو ساتھ لئے وہ دوسری منزل پر پہنچا اور ڈریک کے بتائے ہوئے ایئر ٹرنٹ نمبر ۱۴ پر دستک دی دروازہ فوراً ہی کھلا اور ایک شخص یہ کہتا سنا لی دیا۔ ”کیوں ہیلن اتنی جلدی دوبارہ۔۔۔“ پھر وہ حیران ہو کر ان دونوں کو تنگے لگا۔

میں نے مسکرا کر ہاتھ بڑھایا ”مسٹر کلوس؟۔۔۔“

”ہاں۔۔۔“

”میرا نام مین ہے اور یہ ڈریک ہے“ مین نے بولا۔

”ہیلن ریڈلے سے میری بات ہوئی تھی۔“

”وہ کیا اس نے تمہیں بھیجا ہے؟۔۔۔“

مین کے چہرے پر تعجب کی لہریں پھیل گئیں۔ ”تو تمہیں معلوم نہ تھا کہ میں آ رہا ہوں۔“

مگر خیر دروازہ بند کر دو اور آکر بیٹھ جاؤ۔ بلاوجہ عمارت کے دوسرے کیمپوں تک بات پہنچانے کی ضرورت نہیں مجھے معلوم کرنا ہے کہ جب آروا کل ریڈلے پانچ ہزار ڈالر کا چیک کیش کرانے آیا تو کیا واقعات پیش آئے؟

”او۔۔۔۔۔“ کلوس بولا ”مگر اس سلسلے میں ایک پولیس افسر میرا تحریر بیان لے چکا ہے۔“

”ریڈلے کا چیک مے نے ہی کیش کیا تھا؟۔۔۔“

”ہاں میرے پاس آر سے زیڈ تک تمام اکاؤنٹ ہیں اور مسٹر ریڈلے سے اکثر سابقہ پڑا رہتا ہے۔“

”ہوں مین بولا۔۔۔“ اب میں ذاتیات سے متعلق ایک بات پوچھوں گا کیا تمہیں آروا کل ریڈلے کی بیوی سے محبت ہے؟۔۔۔“

کلوس نے کسم کاس کی طرف دیکھا اور خاموش رہا۔

”تمہاری خاموشی اثبات میں جواب دے رہی ہے۔“

”میں بولا۔۔۔“ اور تمہیں یا ہیلن کو گورا نہیں کہ اس محبت کا چرچا۔۔۔“

”میرا خیال ہے تم ایک وکیل ہو لیکن ان معاملات سے تمہارا کیا واسطہ ہے۔“

”میں ایڈل ونٹرز اور ایوا مارٹل کا وکیل ہوں کیا ان دونوں کو جانتے ہو؟۔۔۔“

”نہیں۔۔۔“

”تو پھر جواب دینے میں لیت و لعل کیوں کر رہے ہو؟

”اسے اتفاق کہہ لو۔ پیدر لکھے ہوئے تمام نمبروں کی بدلتال کے لئے میں نے اپنے کارکن لگا دیئے تھے۔ ان میں ایک آر تھر کلوس کے ایئر ٹرنٹ کی نگرانی کر رہا تھا کہ ہیلن کلوس سے ملنے وہاں پہنچی گئی۔ میرے کارکن کو کچھ معلوم نہ تھا کہ وہ کون ہے لیکن جب اس نے تفصیل سے حلیہ بیان کیا تو میں جان گیا کہ یہ ہیلن ہی ہے۔“

”ہوں۔۔۔“ مین بولا یہ آر تھر کلوس کیا کام کرتا ہے؟۔۔۔“

ڈریک نے سگریٹ سلگا کر دھواں اڑاتے ہوئے کہا ”یہ امر شاید دلچسپی سے خالی نہیں کہ وہ اسی بنک میں کام کرتا ہے جہاں آروا کل ایل ریڈلے نے اکاؤنٹ کھول رکھا ہے۔“

”اوہ! کیا کام کرتا ہے وہاں؟۔۔۔“

”اسٹنٹ ایشیئر ہے۔ خواہگوں آنکھوں والا اور بڑے بڑے منصوبے بنانے والا خیالی نوجوان میرا خیال ہے کہ ریڈلے کا اکاؤنٹ اسی کے پاس ہے اور شاید اسی نے ریڈلے کا چیک کیش کیا اور نوٹوں کے نمبر لکھے تھے۔“

”ہاں یہ عین ممکن ہے۔“ ڈریک بولا ”ایک بات اور میرے کارکن نے بتائی ہے اور وہ یہ کہ ہیلن کے ایئر ٹرنٹ پر قتل کے حادثے سے آر تھر کلوس بڑا دل برداشتہ ہو رہا ہے اور اس نے آج بنک سے چھٹی لے رکھی ہے میرا کارکن اس سے دو بدو بات کرنے کے لئے انشورنس ایجنٹ کے بہروپ میں جانے ہی والا تھا کہ ہیلن وہاں پہنچ گئی اور عمارت کے صدر دروازے پر رک کر کلوس کے نام کی گھنٹی بجائی بٹن ایک مرتبہ ہولے سے پھر ایک بار طویل وقفے کے لئے اور پھر دوبارہ قلیل وقفے کے لئے۔ اور پھر دروازہ کھل گیا اور وہ اوپر چلی گئی۔“

مین خاموشی سے سوچتے ہوئے چل قدمی کرنے لگا اور پھر کہنے لگا۔ ”مسئلہ کچھ الجھ گیا ہے آر تھر کلوس نے سو سو ڈالر کے نوٹ آروا کل ایل ریڈلے کو دیئے اور ان میں سے پانچ نوٹ ہائینز کے بٹے میں پائے گئے بات کچھ مشکوک سی ہے۔“

”تو کیا آر تھر کلوس سے مل لیں۔۔۔“

”تھو میں نے بنک سے ڈیلا کو کچھ رقم لانے کو کہا ہے آئینے دو پھر چلتے ہیں۔“

اگر ضروری ہوا تو میں تمہیں عدالت میں گواہ کے طور پر طلب کر کے لوگوں کے سامنے تم سے مطلوبہ معلومات اگلا سکتا ہوں۔

”کیا جاننا چاہتے ہو؟“

”ہیلن کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں کیا اس کے شوہر کی وجہ سے خوفزدہ ہو؟“

”میں خوفزدہ نہیں بلکہ پچھلے دو مہینوں سے اس کے ساتھ کھل کر بات کرنا چاہتا ہوں مگر ہیلن نے ایسا نہیں کرنے دیا۔ وہ اس سے بہت ڈرتی ہے۔“

”کیا اس کو جانتے ہو جسے ہیلن نے اپنی جگہ اپنے اپارٹمنٹ میں رکھا تھا؟“

”ہیلن نے یہ تو بتایا ہو گا کہ وہ اپنے ایک دوست کو اپارٹمنٹ دے رہی ہے اور تمہیں اپنے ہوٹل کا نیا پتا دیا ہو گا؟“

”ہاں۔“

”تم اس کے ساتھ باہر جاتے رہے؟“

”ہاں۔“

”حسب سابق پرانے ریسٹورانوں میں؟“

”ہاں۔“ پھر وہ الجھ کر بولا ”نہیں حقیقت یہ ہے کہ ہم نئے ریسٹورانوں میں جاتے رہے۔“

”مجھے معلوم ہے“ مین بولا۔ ”لیکن ایسا کرنے کا مقصد تمہیں معلوم نہ تھا۔“

”ہاں مجھے معلوم نہیں۔“

”یہاں تک کہ ہائینز تم سے ملنے آیا؟“

”ہائینز کے نام پر گلوں کو جھٹکا سا لگا مین نے پوچھا وہ تم سے کب ملنے آیا تھا؟“

”تین تاریخ کی صبح کو۔“

”دس مقصد سے آیا تھا؟“

”حقیقت یہ ہے مشر مین کہ اس کی آمد کا مقصد مجھے معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ اس وقت میں تمام حالات سے آگاہ نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کی گفتگو کو کوئی اہمیت نہیں دی۔“

”بہتر ہو گا کہ تفصیل سے اس ملاقات کا حال بتا دو۔“

”

”میں ڈیوٹی پر تھا اور وہ ایسے وقت میں آیا جب تک میں بھیر نہیں تھی اس نے مجھے اپنا نام بتایا اور میں نے

کہا کہ وہ غلط کھڑکی پر آگیا ہے کیونکہ میں آر سے ٹیڈ تک اکاؤنٹ چنڈل کرنا ہوں اس پر وہ مسکرا کر بولا۔ ”تمہیں میں ٹھیک کھڑکی پر آیا ہوں۔“

”پچھلے دو مہینے ہی گفتگو کرنے لگا جو میرے لئے بڑی پر اسرار بھی کئے لگا کہ اسے کچھ رقم کی ضرورت ہے اور یہ رقم دلوانے کے لئے ایک ایسا شخص ضمانت دے گا جس کا اکاؤنٹ میرے پاس ہے۔“

”تو تم نے کیا جواب دیا؟“

”میں نے کہا کہ فرضی پر رقم حاصل کرنے کے لئے اسے بک کے دوسرے سمتے سے رجوع کرنا ہو گا اور پھر اس نے اچانک پوچھا ”میرا خیال ہے تم آروا کل ایل ریڈلے اور اس کی بیوی ہیلن ریڈلے کو اچھی طرح جانتے ہو؟“

میں نے اس سوال کا جواب نہ دیا اور نرمی سے اسے لونڈی اپارٹمنٹ میں جانے کو کہا یہ سن کر وہ جانے کو ہوا اور پھر رک کر مسکراتے ہوئے بولا۔ ”میرا خیال ہے تمہیں کہیں دیکھ چکا ہوں۔“ میں نے جواب دیا کہ مجھے یاد نہیں کہ ایسا ہوا اور وہ بولا کہ اس کی ایک دوست لڑکی سگٹ مینور اپارٹمنٹ میں رہتی ہے پھر اس نے پوچھا کہ کیا میں اس جگہ کو جانتا ہوں؟ میں نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ مسکرا کر چلا گیا۔

”تمہیں بلیک میل کرنے کا تو اس کا ارادہ نہ تھا؟ میں نے پوچھا۔“

”نہیں اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ البتہ دو معنی باتیں ضرور کیں؟“

”اب جب بات حل چکی ہے تو تمہارا کیا ارادہ ہے؟“

”ارادہ یہ ہے کہ آروا کل ریڈلے سے ملوں گا اور اس سے کہوں گا کہ طلاق سے انکار کر کے ہیلن کی زندگی کو تباہ نہ کرے میں اس سے دتا نہیں ہوں۔“

”تمہیں یقین ہے کہ ہائینز اپنا کوئی چیک کیش کرانے نہیں آیا تھا۔“

”اپنا چیک؟ ہر گز نہیں بلکہ میرا تو خیال ہے کہ ہمارے بک میں اس کا اکاؤنٹ ہے ہی نہیں۔“

”اچھا اب سوچ کر جواب دو۔“ مین نے ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا ”کبھی یا کسی وقت ہیلن ریڈلے کے اپارٹمنٹ کی چابی تمہارے پاس رہی ہے؟“

”یہ سوال بڑا ناجائز ہے مگر میرا جواب نفی میں ہے۔“

”میرا سوال ناجائز نہیں، میں کچھ حقیقتوں کے خدوخال اجاگر کرنے کی کوشش میں ہوں۔“

”میں یہ حقیقت بتا سکتا ہوں کہ آروا کل ریڈلے بڑا حاسد اور ضدی شخص ہے اس نے اپنی بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا ہے اور دھمکی دی ہے کہ طلاق کی ہر کوشش کو وہ ناکام بنا کر رکھ دے گا۔“

ایک لمحہ تک مین خاموش رہا اور پھر پوچھنے لگا ”جس دن ہائینز تمہارے پاس آیا تم ڈیوٹی پر تھے؟“

”کلوس نے ہاں کہنے کے انداز میں سر ہلایا۔“

”اور ہائینز بھی اسی روز قتل ہوا؟“

”ہاں۔“

”اس دن تم جیلن سے ملے تھے۔“

”ہاں وہ اس کیسے میرا نہیں تھی جس میں میں دوپہر کا کھانا کھایا کرتا ہوں۔“

”یہ ملاقات کس وقت ہوئی؟“

”دوپہر ساڑھے بارہ بجے تھے۔“

”تم نے اسے ہائینز کے آنے کے متعلق بتایا؟“ مین نے سوال کیا۔

”ہاں۔“

”جیلن نے اس گفتگو اور ہائینز سے ملاقات پر کسی قسم کی بے چینی یا پریشانی ظاہر کی؟“

”نہیں اس نے شخص یہ کہا کہ وہ ہائینز کی فطرت سے آگاہ ہے۔“

”اور پھر وہ تم سے کس وقت رخصت ہوئی؟“

”میرا خیال ہے اس وقت ڈیڑھ بجتا تھا۔“

”میرا خیال ہے تم نے بتایا کہ تم بچ کے لئے ساڑھے بارہ بجے پہنچ گئے تھے تو کیا بچ میں ایک گھنٹہ لگ گیا؟“

”میں۔۔۔ دراصل اس سہ پہر میری طبیعت کچھ خراب تھی اور میں نے بانی آدھے دن کی چھٹی لی ہوئی تھی۔“

”اچھا اب سچ بتانا“ مین بولا میں چاہوں تو تک سے بھی چپک کر لوں گا بیماری کی وجہ سے پچھلے چھ ماہ میں تم کتنے دن غیر حاضر رہے؟“

”کس قدر پس و پیش کے بعد کلوس بولا۔ ”تین تارنخ کی سہ پہر کو اور پھر آج ہوں۔“

مین نے کہا۔ ”تین تارنخ کو کیسے میرے نکل کر جیلن کہاں گئی تھی؟“

”پتہ نہیں“

”کیا تم نے اس کا تعاقب کیا تھا؟“

”مسٹر مین اپنے آپ پر جبر کر کے میں تمہارے بہت سے جائز اور ناجائز سوالوں کے جواب دے چکا ہوں۔ اب تم سے اور تمہارے ساتھی سے پتلے جانے کو کہنے پر مجبور ہوں۔“

”تو میں یہ فرض کر لوں کہ تم نے اس کا پیچھا کیا تھا؟“

”مسٹر مین مہربانی کر کے اب تم لوگ چلے جاؤ۔“

مین نے بال ڈریک کی طرف دیکھ کر سر ہلایا ”میرا خیال ہے اب ہمیں چلنا چاہئے۔“ وہ اٹھا اور دروازے کی طرف قدم بڑھایا۔ دروازے کے پاس رک کر وہ اچانک مڑا اور تیزی سے ایک اور سوال داغ دیا۔ ”کیا تم نے سگفت میٹور اپارٹمنٹس تک اس کا تعاقب کیا تھا؟“

”کچھ کہے بغیر کلوس نے اندر سے دروازہ بند کر دیا۔“

راہداری میں ڈریک نے پوچھا ”کیا اخذ کیا؟“

”ڈیوٹ سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔“ مین نے جواب دیا ”اتنا سمجھ گیا ہوں کہ یہ کسی بات پر از حد فکرمند ہے اور جیلن کے کسی کام یا بات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔“

”اب کیا راہ دے؟“

”اب کسی انکشاف کا انتظار کرنا ہوگا۔“ ایسے انکشاف کا جو کہ ہیری گھنٹک کے قدموں کے نیچے سے زمین کھینچ لے جلوا دے واپس چلیں۔

جج کی آمد سے پہلے لوگوں کی باتوں کا شور مکیوں کی مسلسل جھجھکاہٹ سے بے حد مشابہ تھا۔ حاضرین کے لئے یہ امر باعث حیرت تھا کہ اس ابتدائی سماعت کے موقع پر ڈی اے کی نمائندگی کرنے ہیری گھنٹک بہ نفس نفیس خود کیا ہوا تھا اور اخبارات کے یہ قول ”ذاتی تعصبات“ کی صداقت ظاہر کر رہا تھا۔

چند لمحوں بعد ایک ڈپٹی شیرف ”ایڈل ونٹز اور ایوا مارٹل کو لے آیا پیری مین نے اٹھ کر دونوں موکلات سے ہاتھ ملایا ایوا مارٹل متاسف لہجے میں بولی ”مجھے افسوس ہے کہ ٹیلیسی میں بیٹھ کر میں یہ دیکھنے چلی گئی کہ

ہمارے ابار ٹمنٹ کی نگرانی کی جارہی ہے یا نہیں یہ میری حماقت تھی پتا نہیں میں نے ایسا کیوں کیا؟“  
 ”کوئی بات نہیں۔“ مین نے تسلی دی ”جو کچھ ہو چکا ہے اس پر بچھتاؤ ابار کیا ہے۔“  
 ”وہ مجھ سے بیان لینے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور قتل سے زیادہ اس امر پر زور دیتے رہے ہیں کہ میں نے وہ رات کہاں بسر کی۔ اس سے تم پر تو کوئی حرف نہیں آتا۔“

”سر دست پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔“ مین نے جواب دیا۔  
 اتنے میں حاضرین اٹھ کھڑے ہوئے اور مین بھی تعظیماً اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ جج ہو مری لنڈیل کمرہ عدالت میں آچکا تھا۔ اپنی جگہ بیٹھنے کے بعد اس نے حاضرین کی طرف دیکھ کر سر ہلایا اور سب لوگ دوبارہ بیٹھ گئے ایک لمحے بعد ایڈل وٹنرز اور ایوا مارٹل کا مقدمہ پیش کر دیا گیا اور گلنگ نے اعلان کیا۔ ”استغاثہ تیار ہے“  
 ادھر مین نے بھی کہا ”مدعا علیہ کا وکیل بھی تیار ہے۔“

”کارروائی کا آغاز کیا جائے۔“ جج نے کہا۔  
 بہری گلنگ نے فاتحانہ انداز سے کہا۔ ”حضور والا جرم کی نوعیت سے آپ آگاہ ہیں۔“  
 ”ہاں میں نے رپورٹ پڑھی ہے میرے خیال میں یہ قتل عمد کا کیس ہے۔“

”ہاں حضور والا دونوں مدعا علیہ اس قتل میں شامل ہیں اور مسٹر مین دونوں کی نمائندگی کر رہا ہے۔“  
 ”ٹھیک ہے کارروائی شروع کرو۔“  
 ”حضور والا میرا ہلاک گواہ سول ڈکن ہے۔“

ڈکن حلف اٹھا کر گواہوں کے کٹڑے میں جا پہنچا اور بیان کرنے لگا کہ وہ پولیس کی ایک ریڈیو کار کا افسر ہے اور مین تاریخ کو ڈیوٹی پر تھا کہ اسے گلٹ مینور ابار ٹمنٹ کے ابار ٹمنٹ نمبر ۳۲۶ میں جا کر تحقیقات کرنے کا حکم ملا۔ وہاں جا کر اس نے دونوں ملزمان کو ابار ٹمنٹ میں موجود دیکھا ایوا مارٹل بڑی جوشیلی اور ہنسنائی حالت میں تھی جبکہ معمر ملزم وٹنرز بڑی پرسکون حالت میں تھی انہوں نے اسے ایک لاش دکھائی جو مبینہ طور پر رابرٹ ہائینز کی تھی۔“  
 ”لاش خوابگاہ کی ایک کرسی پر دائیں طرف کو جھکی

ہوئی تھی اور پیشانی کے وسط میں سوراخ تھا جس کے ارد گرد باورود کے نشان سے ظاہر تھا کہ یہ گولی کا سوراخ ہے اس کا کوٹ کرسی کی بیک پر لٹکا ہوا تھا۔“  
 ”کیا لاش کی شناخت یا اس کی دریافت کے متعلق مدعا علیہ نے کوئی بیان دیا تھا؟“ گلنگ نے گواہ سے سوال کیا۔  
 ”ہاں جناب۔“  
 ”کیا وہ تحریری بیانات تھے؟“ مین نے مداخلت کی۔

”جس جن بیانات کا حوالہ دے رہا ہوں وہ زبانی بیانات تھے گلنگ نے وضاحت کی مین کے کو اس سوال پر مجھے اعتراض ہے اعتراض مسترد کیا جاتا ہے۔“ جج نے فیصلہ دیا۔  
 ”کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ بیانات اعتراف کی صورت میں تھے یا اقبال کی صورت میں؟“ مین نے سوال کیا۔

”میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس نے آخر کیا فرق بنانا ہے؟“ گلنگ نے چپیں نہیں ہو کر کہا۔  
 ”آکر یہ بیانات اعتراف یا اقبال کی صورت میں تھے تو میں ان کی ہدایت کو غیر موثر غیر متعلق اور بے بنیاد تصور کر رہا ہوں۔“ مین نے اعتراض کیا۔

”یہ بیانات اعتراف نہیں بلکہ بیانات ہیں۔“  
 ”اعتراض مسترد کیا جاتا ہے“ جج لنڈیل نے کہا۔  
 ”دونوں مدعا علیہان نے بیان کیا کہ آپس میں مسٹر ہائینز نے اس ابار ٹمنٹ میں رہائش کے لئے ملازم رکھا تھا مدعا علیہ ایوا مارٹل نے بتایا کہ اسے ہیملن ریڈے کا نام اپنانے کی ہدایت کی گئی تھی۔“

”عدالت عالیہ کی اجازت سے میں اپنا اعتراض دہرانے کی جسارت کرتا ہوں۔“ مین بولا۔ ”کیونکہ تاحال قانون شکنی کا کوئی ثبوت نہیں اور ہمارے سامنے محض ایک شخص کی لاش کا سوال ہے مناسب طریقہ یہ ہے کہ اس شخص کی شناخت کے ساتھ ساتھ اس امر کا طبی ثبوت فراہم کیا جائے کہ موت کا سبب واقعی تشدد تھا۔ اب تک جو کچھ کہا گیا ہے اس سے یہ بھی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے اس شخص کی موت عارضہ قلب سے واقع ہوئی ہو۔“  
 ”پیشانی میں گولی کے باوجود؟“ گلنگ نے طنزیہ



”ہاں۔“ ”ہیلن نے اقرار کیا۔  
 ”وکیل صفائی جرح کر سکتا ہے“ گلنگ نے کہا۔  
 ”جب تم نے مسٹر ہائینز کو اپارٹمنٹ استعمال کرنے  
 کی اجازت دی تو کیا اپارٹمنٹ کی چابی بھی دی تھی؟“  
 ”میں نے پہلا سوال کیا۔“  
 ”ہاں۔“

”اور چابی دینے اور اپارٹمنٹ استعمال کرنے کی  
 اجازت دینے کا مقصد کیا تھا؟“

”حضور والا۔“ ”گلنگ نے مداخلت کی۔“ میں  
 اعتراض کرتا ہوں کہ جرح کا یہ اندازہ ناروا غیر متعلق اور  
 بے بنیاد ہے گواہ کو شخص متوفی کی شناخت کے لئے طلب  
 کیا گیا ہے۔“

”یہی بات ہے تو پھر گواہ سے یہ پوچھنے کی کیا ضرورت  
 تھی کہ کیا اس نے متوفی کو اپنا اپارٹمنٹ استعمال کرنے  
 کے لئے دیا تھا؟“ ”میں نے اعتراض کیا۔  
 ”اس سوال سے اس کی وہاں موجودگی کو ظاہر کرنا  
 مقصود تھا۔“ گلنگ نے وضاحت کی۔

”ٹھیک“ ”میں بولا“ میں بھی یہی ظاہر کرنے کی  
 کوشش کرتا ہوں کہ وہ وہاں کیوں موجود تھا۔“  
 ”حضور والا میرا اس طریق سے مقصد نہیں تھا۔“  
 گلنگ نے الجھ کر کہا۔

”مگر میرا یہی مقصد ہے حضور والا۔“ ”میں بولا۔  
 ”عدالت عالیہ کی خدمت میں عرض ہے“ گلنگ  
 مشتعل ہو کر بولا۔ ”کہ میں یہ اضافی معاملات فی الحال  
 زیر بحث لانے کا خواہاں نہیں ہوں مسٹر جین کو دفاع کا  
 پورا حق حاصل ہے لیکن جہاں تک میرے کیس کا  
 تعلق ہے میں متوفی کی شناخت طریق قتل اور وہ حقائق  
 سامنے لانا چاہتا ہوں جو سرتہ اور قتل کا موجب ہوئے۔“

”تو پھر عدالت عالیہ کو ان وجوہات کا علم ہونا چاہیے  
 جنکے تحت مدعا علیہاں اور ہائینز کی اپارٹمنٹ میں موجودگی  
 غلط میں آئی تھی۔“ ”میں نے کہا  
 ”تمہارے نکتہ نظر سے یہ مناسب ہوگا۔“ گلنگ  
 بولا ”مگر میرے نکتہ نظر سے نہیں۔“

”شاید عدالت عالیہ کے سامنے اس بات کی وضاحت  
 سے صورتحال اجاگر ہوگی کہ گواہ نے متوفی کو اپنا  
 اپارٹمنٹ استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔“ ”میں نے

انداز میں کہا۔  
 ”اودہ تو گویا اس شخص کی پیشانی میں گولی بھی تھی اس  
 سے صورتحال بدل جاتی ہے۔“ ”میں نے کہا۔  
 ”ہاں گولی تھی؟“

”تو مزید سوالات کئے جانے سے پہلے میں گواہ پر گولی  
 کے متعلق جرح کروں گا“ ”میں نے کہا۔  
 ”گواہ نے گولی نہیں دیکھی۔“ ”گلنگ بولا۔

”تو پھر گواہ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ گولی تھی۔“  
 ”سرکاری ڈاکٹر نے اسے بتایا تھا۔“ گلنگ نے چیخ  
 کر کہا اور پھر جرح کی مسکراہٹ سے بخل ہو کر اپنے آپ پر  
 قابو پاتے ہوئے آہستگی سے بولا۔ ”اچھا تو اب میں قانون  
 شکنی ثابت کرنے کے لئے دوسرے گواہ ہیلن ریڈ لے کو  
 پیش کرتا ہوں۔“

”کسی قدر تامل سے ہیلن ریڈ لے نے گواہوں کے  
 کھڑے میں آکر حلف اٹھایا اور گلنگ نے سوال کیا“ کیا  
 رابرٹ اور ہائینز کی حیات میں تم اس سے واقف تھیں؟“

”ہاں میں اس سے واقف تھی۔“  
 ”کیا اس ماہ کی تین تاریخ کو تم اس سے ملی تھیں؟“

”نہیں ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ البتہ فون پر بات  
 ہوئی تھی؟“  
 ”اس سے پہلے البتہ تمہاری اس سے ملاقاتیں  
 رہیں۔“

”ہاں متعدد مرتبہ۔“  
 ”کیا تم نے مسٹر ہائینز کو سگٹ مینور اپارٹمنٹس کے  
 اپارٹمنٹ نمبر ۳۳ کو استعمال کرنے کی اجازت دی تھی؟“

”ہاں عارضی طور پر۔“  
 ”اور کیا تم اس مہینے کی چار تاریخ کو پولیس کی  
 درخواست پر مردہ جانے لگی تھیں؟“  
 ”ہاں میں لگی تھی۔“  
 ”اور وہاں تم نے ایک شخص کی لاش دیکھی وہ لاش  
 کس کی تھی؟“

”رابرٹ ڈاور ہائینز کی۔“  
 ”کیا یہ وہی شخص تھا جسے تم نے اپنا اپارٹمنٹ  
 استعمال کے لئے دیا تھا؟“

کالیں مجھ تک پہنچائی جائیں۔۔۔“  
 ”کیا اس گفتگو میں دو عورتوں کو اپارٹمنٹ میں  
 ٹھہرانے کی بات بھی ہوئی؟“ مین نے پوچھا۔  
 ”یہ تو ظاہر تھا کہ ہائینز کسی نہ کسی کو اپارٹمنٹ میں  
 ٹھہرائے گا۔“ ہیلن نے جواب دیا۔  
 ”تمہاری جگہ لینے کے لئے؟“  
 ”خصوصیت سے نہیں۔“  
 ”تمہارا نام استعمال کرنے کے لئے؟“

”ہاں۔“  
 مین کہنے لگا۔ ”میں تمہیں ایک اشتہار دکھاؤں گا  
 کیا یہ اشتہار ہائینز نے تم سے مشورہ کے بعد شائع کرایا  
 تھا؟“

”اس مخصوص آخری بات چیت میں۔“ گلنگ  
 نے اصلاح کی۔  
 ”ہاں اس مخصوص آخری گفتگو میں۔“ مین نے  
 جواب دیا۔

”نہیں۔ یہ اشتہار مسٹر ہائینز نے مجھ سے مشورہ کے  
 بغیر شائع کرایا تھا۔“ ہیلن نے بتایا۔  
 ”کیا اس مخصوص گفتگو میں اس عورت کی  
 خصوصیات کے متعلق تم سے کوئی بات ہوئی تھی جسے  
 تمہارے اپارٹمنٹ میں ٹھہرایا جانا تھا؟“ مین نے  
 مطالبہ کیا ہاں یا نہ میں جواب دو۔

”ہاں۔“  
 ”کیا خصوصیات بتائی تھیں تم نے؟“  
 ”میں نے اپنا ناپ، قد، وزن اور کمر کا ناپ وغیرہ بتایا  
 تھا۔“

”کیوں؟“  
 ”مجھے اس سوال پر اعتراض ہے حضور والا۔“  
 گلنگ تیزی سے بولا۔ ”یہ سوال غیر اہم اور بے عمل  
 ہے جج لنڈیل اب کافی دلچسپی لینے لگا تھا۔ کرسی پر آگے کی  
 طرف جھٹکتے ہوئے اس نے گواہ سے پوچھا ”کیا یہ سمجھا  
 جائے کہ تم نے ہائینز کو اپارٹمنٹ اور چابی دینے کے ساتھ  
 یہ انتظامات کرنے کا اختیار دیا کہ وہ تمہارے چیلے اور  
 قد و قامت کی عورت کو تمہارے نام سے اپارٹمنٹ میں  
 ٹھہرائے؟“

”ہاں کچھ ایسا ہی سمجھوتہ ہوا تھا۔“ ہیلن نے کہا۔  
 ”اور مسٹر مین کیا یہ استفسار کرنا چاہتا ہے کہ ایسا

دلائل جاری رکھے“ اگر یہ اجازت تحریری صورت میں  
 تھی تو اس خبر کا پیش کرنا لازم ہے اور اگر یہ اجازت  
 زبانی دی گئی تھی تو قانون کے تحت اگر استغاثہ گفتگو کا  
 ایک جزو سامنے لاتا ہے تو مجھے یہ حق ہے کہ پوری گفتگو  
 سے عدالت عالیہ کو روشناس کراؤں۔“

گلنگ اب پوری طرح تیج پا ہو چکا تھا۔ ”حضور والا  
 اگر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں جرح کی بنیاد بنائی جاتی رہیں تو  
 پورا موسم سرما اسی میں گرجائے گا۔“

”عدالت انہیں چھوٹی چھوٹی اور معمولی باتیں تصور  
 نہیں کرتی۔“ جج لنڈیل نے کہا ”اگر اشتعال کی طرف  
 سے کسی گفتگو کے جزوی حصے کے متعلق نہ پوچھا جاتا تو  
 اسے عدالت صفائی کے کپیس کا حصہ قرار دیتی۔ موجودہ  
 صورت حال میں ویل صفائی کو ساری گفتگو سنا کر پر لانے کا  
 حق ہے۔“

مین گواہ کی طرف مڑا۔ ”تم نے بیان کیا ہے کہ تم  
 نے رابرٹ ہائینز کو اپارٹمنٹ استعمال کرنے کی اجازت  
 دی تھی؟“

”ہاں جناب۔“ ہیلن نے جواب دیا۔  
 ”یہ اجازت گفتگو میں دی گئی تھی؟“

”ہاں جناب۔“  
 ”اس بات چیت میں اور کیا کچھ کہا گیا تھا؟“  
 ”حضور والا اس سوال پر مجھے اعتراض ہے“ گلنگ  
 نے کہا۔ ”یہ ہمہ گیر سوال ہے ہر بات پر محیط ہے“  
 ”وہ تو ہے۔“ مین نے اعتراض کیا۔

”اعتراض رد کیا جاتا ہے۔“ جج نے فیصلہ دیا۔  
 ”مسز ریڈلے سوال کا جواب دو۔“ مین نے مطالبہ  
 کیا۔

ہیلن نے گویا مناسب الفاظ منتخب کرتے ہوئے کہا  
 ”مجھے پوری بات چیت یاد نہیں آ رہی۔ اس موضوع پر  
 کئی بار گفتگو ہوتی تھی لیکن اس وقت جب کہ میں نے  
 مسٹر ہائینز کو اپارٹمنٹ استعمال کرنے کی اجازت دی تھی تو  
 ۔“

”اور عدالت عالیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اسی  
 آخری گفتگو کو اہمیت دی جائے۔“ گلنگ نے کہا۔

”جج نے تائید کی  
 ”اس گفتگو میں اپارٹمنٹ کی چابی مسٹر ہائینز کو دیتے  
 ہوئے میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میرے نام کی ساری فون

”قتل کس وقت ہوا تھا؟“ ”جج نے سوال کیا  
 ”ایک بجکر پچیس منٹ سے سو دو بجے کے درمیان  
 حضور والا۔“ گلنگ نے اعلان کیا۔  
 ”ٹھیک“ ”جج نے کہا۔“ ”گویا ان بیس منٹ میں  
 ارتکاب عمل ہوا اس لحاظ سے ساڑھے بارہ بجے کے بعد  
 کی گواہی نقل و حرکت کی پڑتال کی اجازت ہے۔“  
 ”تم نے تقریباً ڈیڑھ بجے بچہ قتل کیا؟“ ”میں نے  
 گواہ ہیلن سے سوال کیا۔

”ہاں۔“  
 ”اور پھر تم کہاں گئیں؟“  
 اس سوال پر ہیلن نے کسماکس گلنگ کی طرف  
 دیکھا جس نے پھر اعتراض کر دیا مگر جج نے اس اعتراض کو  
 بھی مسترد کر دیا۔ اب ہیلن نے اچھلتے ہوئے جواب  
 دیا۔ ”میں... میں ایک ریستوران میں گئی۔“  
 ”تم کچھ پیلے ہی کھا چکی تھیں۔“ ”میں نے کہا تو اب  
 اس ریستوران میں کسی سے ملنے لگی تھیں؟“  
 ”ہاں۔“

”بہرور رابرٹ ہائیز تھا۔“  
 ”ہاں لیکن میری اس سے ملاقات نہیں ہوئی۔“  
 ”گویا تم نے اسے فون کیا؟“  
 ”دن کے ابتدائی حصے میں میں نے فون پر اس سے  
 بات کی تھی۔“ ”ہیلن نے جواب دیا۔  
 ”اور یہ بات چیت گلٹ مینور اپارٹمنٹ کے ایک  
 اور اپارٹمنٹ یعنی کارلوتا پٹن کے اپارٹمنٹ میں نصب  
 فون پر ہوئی تھی؟“  
 ”ہاں۔“

”تو ریستوران میں رابرٹ ہائیز کو نہ پا کر تم نے ڈیڑھ  
 بجے کے بعد اس سے فون پر بات کرنے کی کوشش بھی  
 نہیں کی تھی؟“  
 ”میں نے سوچا وہ اگر چلا گیا ہے۔“  
 ”مسز ریڈ لے اب میں صرف ایک دو سوال  
 اور پوچھوں گا کیا اس آخری بات چیت کے موقع پر تم  
 نے مسٹر ہائیز کو کچھ رقم بھی دی تھی؟“  
 ”ہاں۔“

”سو سو ڈالروں کی صورت میں؟“  
 ”سو سو اور پچاس پچاس ڈالروں کی صورت میں۔“

”سبھوتہ کیوں ہوا تھا؟“ ”جج نے پوچھا۔  
 ”ہاں حضور والا“ ”میں نے تائید کی۔  
 ”اور حضور والا مجھے اسی پر اعتراض ہے“ گلنگ  
 نے مداخلت کی ”کیونکہ یہ سبھوتہ سابقہ گفتگو کے نتیجے  
 میں ہوا تھا نہ کہ اس مخصوص آخری بات چیت کے نتیجے  
 میں۔ وکیل صفائی خواہ تخواہ کی باتوں سے معاملات کو  
 الجھا رہا ہے۔“  
 ”میرا خیال ہے وکیل استغاثہ کا استدلال درست ہے  
 ۔“ ”جج نے کہا۔“ ”تاہم مقدمے کے کسی مرحلے پر  
 عدالت یہ ضرور جانا چاہے گی کہ یہ بہروپ کیوں بھرا گیا؟“

”حضور والا یہ بہروپ نہیں بھرا گیا۔“ گلنگ نے  
 جواب دیا۔  
 ”تو پھر یہ کیا تھا؟“ ”جج نے پوچھا۔  
 ”اپارٹمنٹ کو آگے کرائے دینا تھا۔“  
 ”ہونہ۔“ ”جج نے پھر پکار کر کہا۔ ایک ایسی عورت کو  
 آگے کرائے پر اپارٹمنٹ دینا جو گواہ سے جسمانی مطابقت  
 رکھتی ہو اور اس کا نام اپنا لے کر یہ بہروپ نہیں تو اور کیا  
 ہے تاہم سر دست عدالت متعلقہ معاملات تک جرح کو  
 محدود رکھنا چاہتی ہے جرح جاری رہے۔“  
 ”تین مارچ کو دوسرے ساڑھے بارہ بجے تم کہاں تھیں!  
 ۔“ ”میں نے اگلا سوال کیا۔  
 ”میں لچ پر تھی۔“ ”ہیلن نے جواب دیا۔  
 ”اکہلی؟“

”مجھے اس سوال پر اعتراض ہے حضور والا۔“  
 ”گلنگ تذبذب کر بولا۔“ ”کیونکہ یہ سوال غیر متعلق  
 محل ہونے کے علاوہ جرح کے اصولوں کے خلاف بھی  
 ہے۔“  
 ”تیکسیکی طور پر اعتراض قابل غور ہے۔“ ”جج نے کہا  
 البتہ اگر گواہ نے متنی ہائیز کے ساتھ کچھ لکھایا ہو تو اور  
 بات ہے اور میرا خیال ہے کہ مسٹر مین کا یہ عندیہ نہیں  
 ہے؟“

”نہیں حضور والا۔“ ”میں بولا۔“ ”میں لچ سے لے  
 کر قتل کے وقت تک گواہ کی نقل و حرکت کے بارے  
 میں جانا چاہتا ہوں۔ تاہم میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ  
 اس دن متنی کو دیکھنے سے گواہ کے انکار کے بعد جرح  
 کے لئے فضا اتنی سازگار نہیں۔“

”اور رقم کتنی تھی؟“

”پانچ سو ڈالر۔“

”کیا اس سے پہلے تم نے اپنے شوہر سے کچھ رقم وصول کی تھی؟“

اس سوال پر گلنگ بھڑک کر بولا۔ ”حضور والا مسٹر مین اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے مجھے بار بار اعتراض کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔“

جج نے کچھ سوچا اور کہا۔ ”میرا خیال ہے وکیل استغاثہ راستی پر ہے مسٹر مین تمہیں اس امر سے انکار نہیں ہو گا کہ دونوں طرف کے وکلاء کا تعاون ایک ضروری چیز ہے۔“

”حضور والا مجھے تعاون سے ہرگز انکار نہیں لیکن اجازت ہو تو اس سوال کی غرض وغایت بیان کروں“

”ٹھیک ہے بیان کرو۔“

”استغاثہ کے مطابق قتل کے وقت ہائینز کے بٹے میں تین ہزار ڈالر کے نوٹ تھے جن میں سے کچھ نوٹوں کے نمبروں سے ظاہر ہوا کہ وہ گواہ کے شوہر کے پاس تھے اس لئے یہ معلوم کرنا ضروری ہو جاتا ہے کہ آیا وہ نوٹ مسز ریڈ کی وساطت ہائینز کے بٹے تک پہنچے یا کسی اور ذریعہ سے۔“

جج انڈیل کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک پیدا ہو گئی۔ اور وہ گلنگ سے مخاطب ہو کر بولا ”کیا وکیل صفائی کا یہ بیان حقیقت پر مبنی ہے؟“

”ہاں حضور والا۔“ گلنگ نے بے بسی سے کہا ”لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جرح کو لامحدود کر دیا جائے۔“

”عدالت کسی ایک فریق کی حمایت نہیں کر سکتی“ جج نے کہا۔ ”گواہ کا میلان جاننا ضروری ہے اس لئے اعتراض مسز کیا جاتا ہے سوال کا جواب دیا جائے۔“

”نہیں۔“ ”بیلن بولی۔“ میں نے اپنے شوہر کی رقم میں سے ایک ڈالر بھی مسز ہائینز کو نہیں دیا کیونکہ چھ ماہ سے میں نے اپنے شوہر سے کوئی رقم نہیں لی۔“

”شکریہ“ میں بولا ”میں جرح ختم کرنا ہوں۔“

”گلا گھڑا؟“ انڈیل نے مطالبہ کیا۔

”حضور والا۔“ گلنگ بولا ”میرے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ اپنے بیس کا ایک گواہ ترتیب سے ہٹ کر پیش کروں اس گواہ کو صرف ایک دو سوالوں کے لئے

طلب کر رہا ہوں۔“

”ٹھیک ہے۔“ جج نے اجازت دے دی۔

گلنگ نے طلب کرنے پر تھامسن فالسم پیش ہوا اور حلف اٹھانے کے بعد گواہوں کی کرسی پر یوں جا بیٹھا جیسے کسی دعوت میں بیٹھا ہو۔

گلنگ نے شہادت کا آغاز کیا۔ ”تم تھامس فالسم انٹرمیڈیٹ انوفی سیکرٹریز کے ریسٹوٹ جاسوس ہو اور تین تاریخ کو اسی کام پر مامور تھے؟“

”ہاں جناب۔“

”میں تمہیں مدعا علیہ ایڈل ونٹرز کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے اسے اس ماہ کی تین تاریخ کو تقریباً ڈھائی بجے سپر لورنیز وہوئل میں دیکھا تھا؟“

”ہاں میں نے اسے دیکھا تھا۔“

”وہ اس وقت کیا کر رہی تھی؟“

”اس وقت وہ دوسری مدعا علیہ ایوا مارٹل کے ہمراہ تھی یہ دونوں سوادہ بچے ہو مل پہنچی تھیں تقریباً دو بج کر پچیس منٹ پر جب کہ ایوا مارٹل فون کرنے میں مصروف تھی مدعا علیہ ونٹرز وہوئل کی لابی میں ادھر ادھر بے مدعا انداز میں گھومنے لگی میں اس کا تعاقب کرنے پر معمور تھا۔ پھر وہ ایک دروازے میں سے ہو کر اس طرف چلی جہاں کوڑے کرکٹ کے ڈرم رکھے ہوئے تھے۔“

”اور وہاں اس نے کیا کیا؟“

”وہاں قطار میں کوڑے کے تین ڈرم رکھے ہوئے تھے اس نے درمیانی ڈرم کا ڈھکنا اٹھایا اور بظاہر کوئی چیز ڈرم میں ڈالنے کے بعد ڈھکنا پھر گرایا اس کے بعد وہ واپس لابی میں آئی۔“

”یہ تقریباً دو بجکر پچیس منٹ یا اس کے فوراً بعد کی بات ہے؟ گلنگ نے پوچھا۔“

”ہاں جناب۔“

”گواہ جرح کے لئے حاضر ہے۔“ گلنگ نے مین کی طرف دیکھا۔

مین نے اس سوال سے جرح شروع کی۔ ”تمہیں مدعا علیہ ایڈل ونٹرز کے تعاقب کی ہدایت کی گئی تھی اور تم وہوئل میں اسے دیکھنے سے پہلے اس کا پیچھا کر رہے تھے“

”ہاں جناب۔“

”کیا وہ سگٹ مینور اپارٹمنٹس سے دو بجے کے فوراً بعد سیدھا ہوٹل گئی تھی؟“

”ہاں جناب وہ اپارٹمنٹ سے دو بج کر گیارہ منٹ پر روانہ ہوئی تھی۔“

”اب بتاؤ کہ کیا تم نے اسے کوڑے کے ڈرم میں کوئی چیز چھپکتے ہوئے دیکھا تھا؟“

”نہیں جناب میں نے بڑی احتیاط سے وہی کچھ بتایا ہے جو میں نے دیکھا ہے اس کی نظروں میں آئے بغیر اس کا تعاقب کر رہا تھا چنانچہ میں اس کی نگاہوں سے اب جس

کافی پیچھے تھا میری طرف پیٹھ موڑ کر اس نے ڈرم کا ہٹا اٹھایا اس وقت اس کے جسم نے اس کے ہاتھوں کی

حرکت کو میری نگاہوں سے او بھل کر رکھا تھا پھر اس نے بظاہر کوئی چیز ڈرم میں چھپائی اس کے بعد ڈھلکا کر اکر وہ

جیسے ہی مڑی میں اوٹ میں ہو گیا وہ لابی میں چلی آئی۔“

”پھر بعد میں تقریباً کسی وقت تک تم اس کا تعاقب کرتے رہے؟“

”میں نے پوچھا۔“

”حضور والا“ گلنگ بولا۔ ”یہ سوال موضوع سے بہت ہٹ کر ہے۔“

”میرا بھی یہی خیال ہے۔“ جج لنڈیل نے کہا۔

”آئی ایم ساری حضور والا۔“ مین بولا ”مجھے اس گواہ سے اور کچھ نہیں پوچھنا۔“

”حضور والا میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔“

گلنگ نے کہا اور پھر فائسٹ سے مخاطب ہوا مسٹر فائسٹ تم سے پوچھا گیا تھا کہ تم نے مدعا علیہ کو کوڑے کے ڈرم

میں کوئی چیز چھپکتے دیکھا تھا یا نہیں میں یہ پوچھتا ہوں کہ اگر اس نے کوئی چیز چھپائی تھی تو کیا تم اس چیز کو دیکھ سکتے

تھے؟“

”نہیں جناب میں نے واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ جس پوزیشن میں میں کھڑا تھا اس کے ہاتھوں کی حرکات نہ دیکھ سکتا تھا۔ کیونکہ اس کا جسم پردہ بنا ہوا تھا درحقیقت اس کا بایاں ہاتھ میں بالکل نہیں دیکھ سکا۔

البتہ یہ ضرور دیکھا کہ ڈرم پر جھکنے کے بعد اس کا بایاں بازو اٹھنے کے ساتھ ہی ڈرم کا ڈھلکا بھی بلند ہو گیا اور پھر اس نے ڈھلکا کر اڑایا۔“

”بس ٹھیک ہے۔“ گلنگ نے کہا۔

”ایک منٹ“ مین بولا ”اس آخری سوال کے پیش نظر میں گواہ سے چند اور سوال پوچھنا چاہتا ہوں“ مسٹر

فائسٹ مدعا علیہ کے دونوں ہاتھوں میں سے تم کوئی ایک ہاتھ نہ دیکھ سکتے تھے؟“

”نہیں میں یہ بات بتا چکا ہوں۔“

”ٹھیک ہے مین تم نے اس کے بائیں بازو کو ڈرم کا ڈھلکا اٹھانے دیکھا؟“

”ہاں جناب۔“

”جس سے تم نے اندازہ لگایا کہ اس کا بایاں ہاتھ ڈھکنے کے ہینڈل کو پکڑے ہوئے ہے؟“

”ہاں۔“

”کیا تم نے اس کے دائیں بازو کو بھی حرکت کرتے دیکھا؟“

”میں یہ واضح کرنے کی کوشش کر چکا ہوں کہ اس کے دائیں ہاتھ کی حرکات کو اس کے جسم نے چھپا رکھا تھا۔“

”میں اس کے ہاتھ کے متعلق نہیں بلکہ دائیں بازو کے متعلق پوچھ رہا ہوں کیا تم نے اسے حرکت کرتے دیکھا؟“

”نہیں جناب۔“

”کیا اس کے دائیں کندھے نے حرکت کی تھی؟“

”میں یقین سے نہیں کہہ سکتا البتہ اب سوچنے پر یقین ہو رہا ہے کہ اس کی کہنی اور کندھے میں خفیف سی حرکت ہوئی تھی یوں جیسے وہ کوئی چیز پھینک رہی ہو۔“

”تم کتنے آدمی تعاقب کر رہے تھے۔“

”دو میں ایڈل ونرز کا پیچھا کر رہا تھا اور دوسرا کارکن ایو مارٹل کے تعاقب میں تھا۔“

”تو مدعا علیہ کو ڈرم کے قریب دیکھنے کے چند منٹ بعد تم نے اپنی ایجنسی کو رپورٹ کی تھی کہ تم نے مدعا علیہ ونرز کو ڈرم کا ڈھلکا اٹھاتے اور ڈرم میں جھانکتے دیکھا ہے؟“

”ہاں جناب یہ درست ہے۔“

”ڈرم میں جھانکتے ہوئے کیا اسے دائیں کہنی یا دائیں کندھے کو حرکت دینے کی ضرورت نہ تھی؟“

”ہرگز نہیں۔“

”اور رپورٹ کرتے وقت تمہیں کوئی اندازہ نہ تھا کہ اس نے کوڑے کے ڈرم میں کوئی چیز چھپائی ہے؟“

”میں یہ نہیں کہہ سکتا کیوں کہ مجھے کوئی اندازہ نہ تھا۔“

”مگر تمہاری رپورٹ میں یہ درج ہے کہ اس نے ڈرم میں جھانک کر دیکھا تھا۔“  
 ”ہاں اس کے عمل کی یہ ایک توجیح تھی۔“  
 ”تو گویا تمہارا ابتدائی اور اصلی تاثر یہی تھا کہ وہ ڈرم میں جھانک رہی تھی؟“  
 ”ہوں۔ ہاں یہی کہہ سکتا ہوں۔“  
 ”رپورٹ دینے وقت مدعا علیہ کے اس عمل کی یاد تمہارے ذہن میں تازہ تھی یہ بتاؤ کہ اس عمل کے نتیجے پر بعد تم نے اپنی ایجنسی کو کون کیا؟“  
 ”لالی میں اگر دو تین منٹ بعد۔“  
 ”تم نے اس سے پہلے تو کوڑے کے اس ڈرم کی

نگرانی نہ کی ہوگی اور نہ ہی بعد میں؟“  
 ”ہیں۔“

”اس لئے تم نہیں جانتے کہ مدعا علیہ نے ڈرم میں جھانک کر دیکھا اور اس میں کوئی چیز چھپ چکی؟“  
 ”کچھ سوچنے کے بعد فاکم بولا ”صاف بات یہ ہے کہ اس وقت میں کہہ سکتا تھا کہ اس نے محض جھانک کر ڈرم میں دیکھا ہے لیکن اب میں محسوس کرتا ہوں کہ یقیناً اس نے دیکھا تھا کہ کوئی چیز ڈرم میں چھپ چکی تھی۔“  
 ”اپنی ایجنسی کو رپورٹ دیتے وقت تمہیں یہ احساس کیوں نہ ہوا تھا؟“  
 ”میں نے چمک کر پوچھا۔“  
 ”میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔“ فاکم نے جواب دیا  
 ”شاید اس وقت میں نے اس عمل کو چنداں اہمیت نہ دی تھی۔“

”یہی بات میں اجاگر کرنا چاہتا ہوں آخر کس بات نے اب اس عمل کو اہمیت بخش دی ہے؟“  
 ”کیا کہہ سکتا ہوں۔“ فاکم رکستے رکستے بولا ”غور کرنے پر اب مجھے یقین ہے کہ اس نے ڈرم میں کوئی چیز ڈالی تھی۔“

”انتائی یقین ہے جتنا تین تاریخ کی سہ پہر درج کر تیس منٹ پر تھا۔“  
 ”میں خبر اس وقت شبہ ہوا تھا۔“  
 ”تو اب تمہیں پورا یقین ہے۔“  
 ”ہاں!“

”بس میں جرح ختم کرتا ہوں“ میں نے اعلان کیا۔  
 ”تمہارا اگلا گواہ؟“ جج نے گلنگ سے پوچھا۔  
 ”اس موقع پر میں سام ڈکسن سے دوبارہ ایک سوال

پوچھنا چاہتا ہوں۔“ گلنگ نے کہا۔  
 ”سیو مل ڈکسن کو دوبارہ بلوایا گیا اور گلنگ نے سوال کیا۔“ مسٹر ڈکسن تین تاریخ کی سہ پہر کو تم نے جا کر لور نیرڈ ہوٹل کے مخصوص ڈرم کی چھان پھانگ کی تھی؟“  
 ”ہاں۔“ ڈکسن نے جواب دیا ”میں نے اپنی انگلیوں کے نشانات چھوڑے بغیر اس ڈرم کا ڈھکنا اٹھایا اور دیکھا کہ ڈرم دو تہائی بھرا ہوا ہے میں نے کوڑا ایک چادر پر الٹا دیا اور اس کوڑے میں سے کوٹ ۳۲ء کیلبر رپوالور نمبر ۱۲۵۸۱“  
 ”اور تم نے رپوالور کا کیا کیا؟“  
 ”اپنی انگلیوں کے نشانات نہ چھوڑنے کے متعلق اور

## سعودی عرب میں مقیم پاکستانیوں کیلئے خوشخبری

بہترین خبریں

▼ خواتین ڈائجسٹ ▼ ماہنامہ کمرن  
 ▼ ماہنامہ شعاع ▼ عمران ڈائجسٹ  
 ▼ ماہنامہ حنا

اور دیگر پاکستانی رسائل و اخبارات کے سب سے بڑے تقسیم کار  
 سعودی عرب میں آپ کہیں بھی ہوں الادبیہ سے رابطہ کیجئے او  
 اپنے مطالعے کے لئے مطلوبہ رسائل و اخبارات حاصل کیجئے،  
 الادبیہ نے انکی فوری ترسیل کیلئے مسقول نظام کیا ہے کسی تاخیر  
 اور زحمت کے بغیر ہم سعودی عرب کے ہر شہر میں مقیم پاکستانیوں کو  
 ان کے پسندیدہ رسائل و اخبارات فراہم کر سکتے ہیں۔

## الدار الادبیہ للنشر والتوزیع

الخبر - المکتب الرشیدی - تلفون: ۸۹۵۶۸۶۹ - فاکس: ۸۹۵۱۳۵۵  
 بولایج: الریاض: السلمانہ تلفون: ۶۷۹۳۷۱۴  
 جدہ: جی السلام تلفون: ۶۸۳۱۷۱۴ - ۶۸۳۱۱۴۹

اس پر کسی اور کی انگلیوں کے نشانات مسخ نہ ہونے کے بارے میں احتیاط کرتے ہوئے یہ ریو اور الفریڈ کورٹیل کے حوالے کریا جو بالٹک اور انگلیوں کے نشانات کا ماہر ہے۔

”ٹین تاریخ کی شام کو؟“

”ہاں جناب۔“

گلنگ نے مین کی طرف دیکھا۔ ”جرح کر سکتے ہو۔“

”کوئی سوال نہیں۔“ مین نے جواب دیا۔

”عدالت دس منٹ کے لئے درخواست کی جاتی ہے“

”جج لیڈیل نے کہا اور کرسی ہے اٹھ کر کھڑا ہوا۔“

دس منٹ بعد عدالت کے دوبارہ انعقاد پر گلنگ نے الفریڈ کورٹیل کو طلب کیا جس نے حلف اٹھانے کے بعد اپنے آپ کو بالٹک ڈیپارٹمنٹ اور انگلیوں کے نشانات کے ماہر کے طور پر اپنے آپ کو متعارف کرایا۔

گلنگ نے کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے کہا ”میں تمہیں کولٹ ۳۲ کیلبر ریو اور دکھاتا ہوں۔ اس کا نمبر

۴۵۸۱ ہے کیا تم نے یہ ریو اور پہلے کبھی دیکھا ہے؟“

گواہ نے اثبات میں جواب دیا اور پھر بتایا۔ ”اس ماہ کی

تین تاریخ کو شام کو سام ڈکسن یہ ریو اور میرے پاس لایا

تھا اور میں نے انگلیوں کے نشانات کے لئے اس کی جانچ

پڑتال کی۔“

”تو کیا کسی کی انگلیوں کے نشانات ملے؟“

”نہیں کیونکہ ریو اور گندگی سے آلودہ ہو رہا تھا اور

اس کی تال میں بھی گندگی لگی ہوئی تھی بعد میں معلوم ہوا

کہ یہ کوڑے کے ایک ڈرم سے برآمد کیا گیا ہے اس

صورت میں اس پر کسی کی انگلیوں کے نشانات ملنے کی

مشکل سے ہی توقع کی جاسکتی ہے خصوصاً اس لئے بھی کہ

بعد میں ریو اور پر مزید کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا رہا ہو۔“

”کن کس حالت میں تھی؟“

”پانچ جیمبر لوڈ تھے اور ایک سے حال ہی میں گولی

چلائی گئی تھی۔“

”کیا تم نے اس گولی کی جانچ پڑتال کی تھی جو تین

تاریخ کی شام کو سرکاری ڈاکٹر نے ہمیں دی؟“

”ہاں میں نے اس پر ٹیسٹ کئے تھے۔“

”اور یہ پوچھتے بغیر کہ وہ گولی کہاں سے آئی میں سوال

کر رہا ہوں کہ اس ٹسٹ کے کیا نتائج نکلے؟“

”ٹسٹ سے ظاہر ہوا کہ گولی اسی گن سے چلائی گئی

تھی۔“ الفریڈ کورٹیل نے جواب دیا۔

”اور انگلیوں کے نشانات کے لئے تم نے ڈرم کے

ڈھکنے کی جانچ پڑتال بھی کی تھی؟“

”ہاں جناب۔“

”تو کیا معلوم ہوا۔“

کورٹیل نے برف کیس کھول کر تصویروں کا ایک

سیٹ نکالا اور ایک تصویر سامنے کرتے ہوئے بولا۔ ”یہ

تصویر مجدد عدس کی مدد سے لی گئی ہے اور ڈھکنے کے

ہینڈل کے پچھلے حصے کو ظاہر کرتی ہے اس حصے پر کئی

نشانات تو مسخ ہو چکے ہیں اور کچھ صاف پہچانے جاسکتے

ہیں۔“

”تمہاری توجہ میں اس دائرے میں دیئے ہوئے نشان

کی طرف متعطف کرنا ہوں۔“ گلنگ بولا ”کیا یہ نشان

قابل شناخت ہے؟“

”ہاں۔ یہ نشان مدعا علیہ ایڈل ونٹرز کے بائیں ہاتھ کی

درمیانی انگلی کا ہے۔“

”جرح کر سکتے ہو۔“ گلنگ نے مین نے کہا۔

”تم نے کہا ہے کہ ہینڈل کے اس حصے پر کئی نشانات

ہیں۔“ مین نے جرح کا آغاز کیا۔

”ہاں جناب۔“

”اور ان میں سے کچھ قابل شناخت ہیں؟“

”ہاں جناب۔“

”نیم پولیس میں ملازم ہو اور تمہیں پولیس ہدایت

صادر کرنی ہے؟“

”میں نہیں سمجھا کہ اس سوال سے کیا مطلب ہے۔

اگر یہ مطلب ہے کہ پولیس مجھے کوئی خاص بیان دینے کو

کہتی ہے تو یہ غلط ہے۔“

”لیکن پولیس تمہیں کوئی کام کرنے کی ہدایت تو کرتی

ہے؟“

”ہاں۔“

”تو تم کو کسی شخص کے خلاف پولیس کی مرضی کے

مطابق تم کام کرنے پر مجبور ہو؟“

”کیا مطلب؟“

”مثال کے طور پر اسی کیس کو لو“ مین بولا ”تم اے

شواہد اکٹھے کرنے کی کوشش کر رہے ہو جو ایڈل ونٹرز کو

قتل کے کیس میں ملوث کر سکیں تم قتل کی تحقیقات نہیں کر رہے ہو۔“

”میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی فرق ہے۔“

”فرق ہے مثال کے طور پر انگلیوں کے انہی نشانات کو جو س لمحہ بھی تم نے ایڈل ونٹرز کی انگلیوں کا نشان پہچانا تم نے سمجھ لیا کہ تمہارا کام پورا ہو گیا۔“

”ہاں یہ تو قدرتی امر ہے۔“

”یا بول کرنا چاہیے کہ ہینڈل بر ایڈل ونٹرز کے نشان پہچاننے کی حد تک محدود رہ کر تم نے اس کے خلاف ثبوت فراہم کر دیا ہے؟“

”یہ تو ٹھیک ہے مسٹر مین لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہو نہ کہ تم کیا ثابت کرنا چاہتے ہو اگر مدعا علیہ ایڈل ونٹرز نے ڈھکنے کو ہاتھ لگایا تو یہ ایک شہادت ہے اور میں اس شہادت کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔“

”بالکل ٹھیک ہے اور تم نے یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ ڈھکنے پر باقی نشانات کن لوگوں کے ہیں؟“

”گواہ مسکرایا۔“ ”اوپہ یہ بات ہے ڈرم تک بے شمار لوگوں کو رسائی حاصل تھی یہ ایک عام مقام اور سہ پہر کے وقت متعدد لوگوں نے ڈھکنے کو ہاتھ لگایا ہو گا۔ تاہم میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ مجھے ایڈل ونٹرز کی انگلیوں کے نشانات ڈھونڈنے اور انہیں شناخت کرنے سے غرض تھی۔“

”ٹھیک“ مین بولا ”دوسرے الفاظ میں مدعا علیہ کے خلاف ثبوت مہیا کرنے کے لئے تمہیں صرف اسی کی انگلیوں کے نشانات مطلوب تھے اور جب تمہیں یہ مل گئے تو تم نے مزید جستجو نہیں کی یہ ٹھیک ہے؟“

”ہاں۔“

”تم نے باقی نشانات شناخت کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟“

”کیونکہ مجھے ان سے کوئی غرض نہ تھی مجھے یہ معلوم کرنے کی ہدایت کی گئی تھی کہ مدعا علیہ ونٹرز نے ہینڈل کو ہاتھ لگایا ہے یا نہیں۔“

”بیان دیتے ہوئے تم نے کچھ در پہلے کہا ہے کہ ریوالور پر انگلیوں کے نشانات اس لئے چھ ہو گئے تھے کہ ڈرم میں بعد میں مزید کوڈا کرکٹ پھینکا جاتا رہا ہے اس

بات کو کسی شہادت سے واضح کر سکتے ہو؟“

”یہ بلت سام ڈکن کی شہادت سے ظاہر ہے“

کوریل بولا ”اس نے گن کو کوڑے کرکٹ اور گندگی تلے دایا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گن وہاں پھینکے جانے کے بعد اس پر اور کوڈا پھینکا جاتا رہا۔“

”یہ کیسے ظاہر ہوتا ہے؟“

”یہ سوال محض ایک گواہ کی توجہ کو الجھادینے کے مترادف ہے۔“ گلنک نے چپیں بھیں ہو کر کہا ”اور تو جج صرف عدالت عالیہ ہی کر سکتی ہے۔“

”ٹھیک ہے“ مین بولا میں ”اس گواہ کے رجحان کو واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں حضور والا یہ شخص تسلیم کر چکا ہے کہ اس نے ایک شہادت کی محض اس لئے جانچ پڑتال کی کہ مدعا علیہ ونٹرز کے خلاف کیس قائم کیا جاسکے نہ کہ اس لئے کہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو منظر عام پر لاسکے۔“

”لیکن کیا یہ ظاہر نہیں کہ یہی واقعات وقوع پذیر ہوئے ہوں“ جج لنڈل نے ناچھ کر پوچھا۔

”نہیں حضور والا۔“

لنڈل کے چہرے پر حیرت طاری ہو گئی۔ ”اس سلسلے میں فاضل وکیل کے دلائل سن کر مجھے خوشی ہوگی۔“

”مفروضہ یہ ہے۔“ مین نے کہا۔ ”کہ کن اس ڈرم میں سے مدون ٹی جس میں وقتاً فوقتاً مزید کوڈا کرکٹ پھینکا جاتا رہا اس سلسلے میں عدالت عالیہ کو وقت کا عنصر مد نظر رکھنا چاہئے کیونکہ لور سیر ہو مل کا کرہ طعام پونے دو بجے بند کر دیا جاتا ہے اور پھر شام ساڑھے چھ بجے سے پہلے نہیں کھولا جاتا۔“

چیک کرنے پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ دلی کی روٹری میں کوڑے کی آخری قسط سہ پہر دو بجے سے کچھ دیر پہلے ڈرم میں پھینکی گئی اور شام کے سات بج کر پچاس منٹ تک مزید کوڈا میں پھینکا گیا۔“

”اب عدالت عالیہ سے التماس ہے کہ اس مخصوص صورتحال کو پیش نظر رکھے کہ اگر مدعا علیہ ونٹرز نے سہ پہر دو بج کر پچاس منٹ پر گن کو ڈرم میں پھینکا اور اگر اس وقت تک ڈرم میں مزید کوڈا کا اضافہ کیا جاتا رہا جب پولیس نے ڈرم کا کوڈا چادر پر لٹا تو یہ واضح شہادت کا عکس ہوتا لیکن اگر مدعا علیہ کوڈرم کے پاس دیکھے جانے کے بعد پولیس کی جھان پھٹک کے وقت تک ڈرم میں مزید کوڈا نہیں پھینکا گیا تو یہ ظاہر ہے کہ مدعا علیہ نے



اور جو کچھ کیا ہو اس نے یقیناً وہاں گرن نہیں پھینکی اور گرن کو مدعا علیہ کے وہاں جانے سے چند منٹ پہلے پھینکا گیا۔

”لیکن کیسے؟“ ”جج نے الجھ کر پوچھا۔

”استغاثہ کے گواہ تھامس فالسم کی اپنی شہادت ظاہر کرتی ہے کہ اس امر کا غالب امکان ہے کہ مدعا علیہ وٹنز ڈرم میں کوئی چیز ڈالنے کی نسبت محض جھانک کر دیکھ رہی تھی۔“

”یہ تمہاری اپنی زبردستی کی توجیح ہے جو تم اس کی شہادت کی کر رہے ہو۔“ کلنگ نے اعتراض کیا۔

”بظاہر مدعا علیہ کے لئے ڈرم میں گرن کو پھینکا ممکن تھا وہ اسے کوڑے کرکٹ میں نیچے تک نہ دھکیل سکتی تھی کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا دایاں ہاتھ گندگی سے آلودہ ہو جاتا اور اسے دھونے کے لئے اسے واش روم میں جانا پڑتا یہی نہیں بلکہ ایسا کرنے کے لئے اسے دائیں آستین بھی الٹنا پڑتی مگر اس نے ایسا ہرگز نہیں کیا ورنہ گواہ فالسم یہ حرکات ضرور دیکھ لیتا۔“

”وہ اس کے ہاتھ نہیں دیکھ سکا۔“ کلنگ نے کہا۔

”ہاں ہاتھ نہیں دیکھ سکا۔“ مین نے جواب دیا۔

مگر کندھا اور کمری ضرور دیکھتا رہا اگر مدعا علیہ نے کوئی چیز کوڑے کے نیچے دھکیل ہوتی تو گواہ فالسم اسے ایسا کرتے ہوئے ضرور دیکھ لیتا۔“

”ہاں۔“ جج لنڈیل بولا۔ ”گواہ نے جو کچھ دیکھا اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے تاہم مشر مین نے گواہ فالسم سے بالخصوص یہ بات نہیں پوچھی کہ مدعا علیہ وٹنز کی حرکات کسی شے کو نیچے دھکیلنے کی تھیں یا نہیں۔“

”یقیناً میں نے یہ بات نہیں پوچھی۔“ مین نے جواب دیا۔ ”وہ استغاثہ کا گواہ تھا اور اگر میں اس طرف

اشارہ کر دیتا تو عین ممکن تھا کہ اس کی یادداشت میں تبدیلی آجاتی یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ تین تاریخ کو دو بجکر

بیس منٹ کے تھوڑی دیر بعد اس نے جو بیان دیا وہ ان سب باتوں سے زیادہ واضح ہے جو اس نے بعد میں کہیں

اس وقت اس کا خیال تھا کہ مدعا علیہ نے محض ڈرم میں جھانک کر دیکھا۔ مگر بعد میں اس کے خیال میں عبیر پیدا

ہو گیا اور اسے یوں لگتا کہ وہ نے لگا جیسے مدعا علیہ وٹنز نے کوئی چیز ڈرم میں پھینکی تھی اب اگر میں اسے سمجھا دیتا کہ مدعا علیہ وٹنز کوئی چیز ڈرم میں کوڑے کے نیچے دھکیل

رہی تھی تو وہ اس کے مطابق اپنی یادداشت کو پھیلا دیتا اور ذہنی طور پر اپنے آپ کو قائل کر لیتا کہ وہ واقعی کوئی چیز کوڑے کے نیچے دھکیل رہی تھی۔“

”دلچسپ نکتہ ہے۔“ جج لنڈیل نے کہا ”کیا وکیل استغاثہ کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہے؟“

”کچھ نہیں“ کلنگ نے جمل کر جواب دیا۔ ”سوائے اس کے مدعا علیہ وٹنز قتل کی مرتکب ہوئی ہے فی الحال شہادت میں تھوڑا سا اختلاف ہے اور ہمارا اگلا گواہ

ظاہر کر دی گا کہ قتل کا مقصد ذمہ داری تھا نیز ملزمہ کے پاس رابرٹ ہائیز کا وہ بیلیٹا پایا گیا جس میں تین ہزار ڈالر کی رقم تھی اور جو ملزمہ نے اس کی لاش سے حاصل کیا۔“

”یا پھر کہیں اور سے اٹھایا۔“ مین نے تردید کی۔

”یہ تمہاری اپنی وضاحت ہے کہ اسے راہ چلتے وہ بیلیٹا سرک پر پڑا مل گیا۔“

”مطلوبہ تحقیض کی ضرورت نہیں۔“ جج نے مداخلت کی ”ہوئے کے متعلق شہادت سے فیصلہ ہو جائے گا

سروست مشر مین نے ہتھیار کی پوزیشن کے متعلق بڑا اہم نکتہ اٹھایا ہے اور وکیل استغاثہ اب یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ ہتھیار کوڑے کے اور تھا۔“

”میں کیا کہہ سکتا ہوں۔“ کلنگ نے تنگ کر کہا۔

”جب پوئیس نے کوڑا اٹھا تھا تو ہتھیار اوپر نیچے کر دیا ہوگا۔“

”لیکن جب گواہ ذکسن نے ڈھلکا اٹھایا تھا“ جج بولا۔

”تو جھانک کر ضرور دیکھا ہوگا اور اگر اسے ریو اور کوڑے کے اوپر نظر آجاتا تو وہ کوڑے کو ہرگز نہ الٹا۔“

”بالکل۔“ مین بولا۔ ”یہی وجہ ہے کہ میں نے گواہ پر اس انداز سے جرح کی ہے۔“

”کیا تم نے اس بات کی پڑتال کر لی ہے؟“ ”جج نے سوال کیا۔“ ”کہ مزید کوڑا ڈرم میں نہیں ڈالا گیا تھا؟“

”ہاں حضور والا۔“ ”مین نے جواب دیا۔ ”اور معلوم ہوا کہ اس دن دو بجے سپر سیرے لے کر شام کے

سات بج کر پچاس منٹ تک مزید کوڑا نہیں پھینکا گیا تھا

”کیا استغاثہ کی طرف سے بھی ایسی پڑتال کی گئی ہے؟“ ”جج نے پوچھا

”نہیں۔“ کلنگ نے سگتی ہوئی آواز میں کہا۔ ”دونوں مدعا علیہان کو قتل کے الزام میں سزا دلوانے کے لئے استغاثہ کے پاس کافی ثبوت ہے۔“

”ہو سکتا ہے۔“ جج نے کہا۔ ”لیکن وکیل استغاثہ کو یہ فراموش نہ کرنا چاہئے کہ یہ فرسٹ ڈگری قتل کا کیس ہے اور اسے بھی کسی متنازعہ مسئلے پر اسی محنت سے شواہد اکٹھے کرنے چاہئیں جس اشتیاق سے صفائی کے وکیل کو۔ موجودہ گواہ سے عدالت پر واضح ہوا ہے کہ ونٹرز ہتھیار کو کوڑے کے ڈرم میں دوڑ تک نیچے نہ دھکیل سکتی تھی۔ میں یہ تصور کرتا ہوں کہ یہ ہتھیار آلہ قتل کے طور پر شناخت کر لیا گیا ہے۔“

”ججی ہاں حضور والا۔“

”تو پھر میں ساعت کو کل تک ملتوی کرتا ہوں۔“ جج نے اعلان کیا ”اس دوران استغاثہ کو کوڑے کے ڈرم میں مزید کوڑا پھینکنے کے متعلق ضروری تحقیقات کرنی چاہیئے۔“

ہیری گلنگ بڑے مشتعل انداز سے کرسی سے اٹھا اور مین کے پاس پہنچا۔ ”مسٹر مین، تم نے اپنے مخصوص حربوں سے کورٹ اور کیس کو ابھار کر رکھ دیا ہے اور اس بات نے میرے منصوبے میں کسی حد تک تبدیلی پیدا کر دی ہے۔“

مین نے کوئی جواب نہ دیا اور آنکھ کے گوشے سے ان دو فوٹو گرافوں کو دیکھا جو کیمبرے سیدھے کر رہے تھے گلنگ نے پھر کہا ”یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرے بنیادی انداز میں کوئی فرق نہیں آیا اور اب مسٹر ہیری مین یہ لو سن آج شام سات بجے گریڈ جیوری کے سامنے پیش ہو جانا ہے“ اور اس نے ایک کانٹنر بڑھا دیا۔

”کیمبروں کے باپ جگمگا اٹھے اور سمن کی حوالگی کیمبروں میں محفوظ ہو گئی مین نے شکریہ ادا کر کے بڑے سکون سے سمن وصول کر لیا۔ گلنگ نے پھر کہا۔ ”اور خبردار کئے دیتا ہوں مین کہ تمہیں بیان دروغ حلفی کے ساتھ ساتھ شریک جرم کے چارج کا سامنا کرنا ہو گا۔“

”شکریہ۔“ مین نے کہا۔ ”تم نے اس مسئلے کو ذاتی بنالیا ہے اور آپ اپنے دفاع کے لئے بھی تیار رہنا۔“

اپنے دفتر میں چپل قدمی روک کر مین نے پال ڈریک سے مخاطب ہو کر کہا۔ ”اس کیس میں مجھے مائے بیٹے کے متعلق پریشانی ہے اس نے مجھے بچانے کی کوشش کی اور وہ نیچے جھاڑ کر اس کے پیچھے بڑگئے ہیں میرا خیال ہے آج شام اسے بھی گریڈ جیوری کے سامنے

پیش کیا جائے گا۔“

”تو پھر مائے بیٹے کو اپنے سابقہ بیان پر قائم رہنا چاہیے وہ یہ کہہ کر جواب دینے سے انکار کر سکتی ہے کہ ایسا کرنے سے اس پر الزام عائد کیا جاسکتا ہے۔“

”یہ اتنا آسان نہیں۔“ مین نے جواب دیا ”گلنگ بڑا عیار ہے اور تمام ٹیکسی زایوں سے آگاہ ہے۔“

”وہ تو اب تمہیں بھی پلپٹ میں لینے کی فکر میں ہے پیری پولس کو معلوم ہے کہ تم ایوا مارٹل کو روٹنگ ہاؤس لے گئے تھے اب تم یہ ظاہر کرو کہ گلنگ نے تمہیں دوسرے تک مہلت دی تھی اور ایوا مارٹل سے بیان دے کہ وہ پولیس ہیڈ کوارٹر جا رہی تھی تو گلنگ کے مفروضے کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے؟“

”یہ بات نہیں۔“ مین بولا ”اصل بات یہ ہے کہ مجھے بچانے کی کوشش میں مائے بیٹے جھوٹا بیان دے چکی ہے۔ اب اگر وہ اس بیان سے منحرف ہوتی ہے تو اس پر دو الزامات عائد کر دیئے جائیں گے پہلا یہ کہ، روٹنگ ہاؤس میں ٹھہرنے والوں کا ریکارڈ نہیں رکھتی اور دوسرا یہ کہ پہلے اس نے جھوٹا بیان دیا۔ قتل کی ملزمہ کو چھپانے کے لئے وہ اسے معاون جرم کے طور پر بھی سمجھ سکتے ہیں اگر میں واقعات ظاہر کر کے اسے اب کو بچانے کی کوشش کروں تو مائے بیٹے شکنجے میں آجائے گی۔“

”اوہ اوہ۔“ ڈریک کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

”اب جیوری کے سامنے یا تو دراصل سے مجھے اپنا بچاؤ کرنا ہو گا ورنہ پھنس کر رہ جاؤں گا۔“

”کیا تم پیشہ وارانہ استحقاق کا دعویٰ نہیں کر سکتے؟“

”صرف اسی حد تک کہ جو کچھ موکلہ نے مجھ سے کہا ہو اور پھر پارہ بچے تک کی مہلت کا سوال ہے۔“

”کیا تم یہ واضح نہیں کر سکتے کہ یہ شخص ایک بے ہودہ فنی نکتہ ہے۔“

”میں خود ڈی اے کے دفتر پر فنی نکتوں اور فنی اصطلاحات کی باڑھ مارتا رہا ہوں اب میں خود فنی نکتے کی زد میں آنے پر وادیا کیسے کر سکتا ہوں؟“ مین اچانک فیلڈ سنٹر کی طرف مڑا ”فیلڈ اور نیوز ہوٹل کے کسی ایسے کارکن سے رابطہ قائم کرو جو وہاں کے ریکارڈ سے آگاہ ہو۔“

”کیا کرنے کا ارادہ ہے پیری؟“ ڈریک بولا۔

کوشش کرتی رہی ہے کہ اسے وقت کے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے اور اس نے دونوں گرجوں منٹ کے بعد کوڑا ڈرم میں ڈالا ہوگا۔ لیکن اس شخص کو وقت کے متعلق یقین ہے کیونکہ اس نے وقت دیکھا تھا اور ایک اور عجیب بات بھی سامنے آئی ہے وہ شخص قسم کھا کر نہیں کہہ سکتا لیکن اس کا خیال ہے کہ کوڑا ڈالنے کے بعد ڈرامہ دو تہائی بھر گیا تھا۔“

قدرے توقف کے بعد ڈریک پھر کہنے لگا۔ ”پیری اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ گرن دونوں گرجوں منٹ سے پہلے وہاں موجود تھی اور اس شخص نے اس پر کوڑا ڈال دیا پھر پانچ یا دس منٹ بعد جب ایڈل ونٹرز نے جھانک کر دیکھا تو اسے گرن دکھائی نہ دی کیونکہ یہ کوڑے کے نیچے دب چکی تھی۔“

مین جو شیل آواز سے بولا ”پال اگر ہم یہ ثابت کر سکیں کہ گرن دونوں گرجوں منٹ پر ڈرم میں تھی تو پھر ہم ایڈل ونٹرز کی بے گناہی ثابت کر سکتے ہیں کیونکہ وہ سوا دو بجے کے بعد ہو مل پہنچی تھی۔ قتل کے وقت کے متعلق کیا فیصلہ ہوا ہے؟“

”سرکاری ڈاکٹر کا بیان ہے کہ قتل ایک بجے اور تین بجے کے درمیان ہوا۔“

”ہوں۔“ مین بولا۔ ”ایو مارٹل ایک بج کر پچیس منٹ تک اس اپارٹمنٹ میں تھی وہ دونوں دونوں گرجا گاہ منٹ پر اپارٹمنٹ ہاؤس کی عمارت سے روانہ ہوئیں گویا انہیں اپارٹمنٹ اور پھر اپارٹمنٹ ہاؤس کی عمارت سے روانگی میں سولہ منٹ لگے۔“

اس دیل پر ڈریک بھی مضطرب ہو کر بولا۔ ”ہاں۔ اب اس زاویے سے دیکھیں آخر ایسا کون ہو سکتا ہے جو اس قلیل وقفے میں خاموشی سے اپارٹمنٹ میں جاسکتا تھا پہلے نمبر بریلن ریڈلے کا نام لیا جاسکتا ہے جس کے پاس اپارٹمنٹ کی چابی تھی دوسرے نمبر کارلوتا جینسن کا نام آتا ہے ممکن ہے اس کی دستک پر ہائینز نے دروازہ کھول کر اسے اندر بلا لیا ہو۔“

”یوں تو آرتھر کوس کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔“ مین بولا ”ہو سکتا ہے اس کے پاس بھی اپارٹمنٹ کی چابی ہو مگر یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا ہاں!“

”اے آسانی سے ملوث نہیں کیا جاسکتا۔“

”اگر اس کے پاس چابی تھی تو اب تک وہ اسے

”کیس کی ایک سادہ اور اہم بات کو اب تک ہر ایک نظر انداز کرتا رہا ہے۔“

”اور وہ کیا ہے؟“

”آخر ایڈل ونٹرز اور ایو مارٹل لورنیز ہو مل ہی کیوں گئیں؟“ مین بولا یہ ٹھیک ہے کہ انہیں کیس نہ کہیں تو جانا ہی تھا مگر آخر انہوں نے لورنیز ہو مل کا انتخاب کیوں کیا؟ اور۔“ اور اتنے میں ڈیلا نے اطلاع دی کہ لورنیز ہو مل کا ایک کارکن لائن پر ہے مین نے ریسیور اٹھایا کر اپنا تعارف کر لیا اور پوچھا کہ کیا ایڈل ونٹرز بھی ہو مل میں قیام پذیر رہی ہے اس سلسلے میں پولیس اس کارکن سے پوچھ پچھ کر چکی تھی چنانچہ اس نے فوراً ہی بتادیا کہ ایک سال پہلے ایڈل ونٹرز تین ماہ تک لورنیز ہو مل میں ویٹرس کے طور پر کام کر چکی ہے۔ اس کا شکریہ ادا کر کے مین نے ریسیور رکھ دیا اور پال ڈریک سے مخاطب ہو کر بولا ”لوپتا چل گیا کہ وہ وہاں کیوں گئیں ایک سال پہلے تین ماہ تک وہ وہاں کام کر چکی ہے اور اسی لئے اسے معلوم تھا کہ کوڑے کے ڈرم کہاں رکھے رہتے ہیں۔“

”ہوں۔“ ڈریک بولا ”لیکن گرن کے متعلق کیا کہتے ہو؟“

”تفاسم کے بیان کے مطابق اس نے ڈرم میں جھانک کر دیکھا تھا اور بعد میں گرن کوڑے کے نیچے دبی پائی گئی اب فرض کرو کہ وہ شروع سے آخر تک جھوٹ بول رہی ہے فرض کرو کہ وہ گرن کو اپارٹمنٹ میں میز پر بھولی ہی نہ تھی اور گرن کی اور کے پاس تھی اب فرض کرو اس شخص نے ہائینز کو قتل کرنے کے بعد ایڈل ونٹرز کو مطلع کیا ہو کہ اس نے گرن کو ڈرم میں پھنک دیا ہے اس صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے ہائینز کو قتل کر کے ایڈل ونٹرز کے تعاون پر ٹکایا کیا ہوگا۔“

”ایو مارٹل۔“ پال ڈریک نے جواب دیا۔

مین نے سوچنے کے بعد کہا۔ ”ہو سکتا ہے یہی بات ہو مگر میں ایک اور پمپلو پر غور کر رہا ہوں یہ بتاؤ کہ دوپہر کو کس وقت ڈرم میں کوڑا پھینکا گیا تھا؟“

”ہم نے اس امر کی بطور خاص تفتیش کی ہے۔“

ڈریک نے جواب دیا ”دوپہر کو دو بجکر دس منٹ پر باورچی خانے سے ایک شخص نے وسطی ڈرم میں کوڑا ڈالا تھا۔ پولیس بھی اس سے پوچھ پچھ کرتی رہی اور یہ کھولنے کی

”نہیں“ ڈیلا نے جواب دیا۔ ”میں ابھی چھٹی نہیں کروں گی۔ جو سکتا ہے تمہیں کوئی نیا خیال سوچ جائے جسے تم قبضہ کرنا چاہو۔“

”اچھا تمہاری خوشی۔“ مین بولا ”اس کیس میں کوئی مرکزی نقطہ میرے لاشعور میں کھٹک رہا ہے مگر کوشش کے باوجود شعور کی سطح پر نہیں آ رہا۔“ یہ کہہ کر وہ دوبارہ کمرے میں چل پڑی کرتے لگا۔

بیرونی دفتر میں فون کی کھنٹی بجتے سن کر ڈیلا نے سوالیہ نگاہوں سے مین کی طرف دیکھا اور وہ بولا۔ ”جاؤ دیکھو کون ہے اگر کوئی مومنل ہو تو کہہ دیتاں باہر گیا ہوا ہوں۔“

ڈیلا سٹریٹ بیرونی کمرے میں سوئچ بورڈ پر گئی اور چند لمحوں بعد آکر بولی ”یہ کورا فکشن ہے کہتی ہے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے میں نے لائن ملا دی ہے“ مین نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کا ریسیور اٹھالیا۔ ”ہیلو کورا کیا بات ہے؟“

”مسٹر مین جو کچھ ہوا مجھے اس پر افسوس ہے مجھے تم سے یہ مطالبہ نہیں کرنا چاہئے تھا کہ تم ایڈل ونٹز کی وکالت کرو وہ جھوٹی تو تھی لیکن اس حد تک دروغ گوئی سے کام لے گی مجھے یہ امید ہرگز نہ تھی۔“

”کورا وقت بہت تنگ ہے تمہید چھوڑو اور جو کچھ کہنا چاہتی ہو کہہ ڈالو۔“

”میں ابھی آئی ایڈل سے مل کر آرہی ہوں اس نے کہا کہ وہ جو کچھ بتا چکی ہے وہ سچ نہیں تھا۔“

”کس چیز کے متعلق؟“

”بڑے کے متعلق۔“

”تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ بڑا اس نے لاش کی جیب سے نکالا تھا؟“

”میں... میں نہیں جانتی مسٹر مین اس نے بڑا بعد میں پایا اس وقت جب وہ دوبارہ اپارٹمنٹ میں گئی وہ کہہ رہی تھی کہ اس نے تم سے باتیں چچ بچ بیان کی ہیں۔“

”اس وقت کہاں ہو۔“ مین نے پوچھا۔

”سٹی ہال سے دو بلاک اور ایک ڈرگ اسٹور سے بات کر رہی ہوں۔“

”اچھا تو میکسی لے کر فوراً یہاں چلی آؤ۔ گریڈ جیوری کے روبرو جانے سے پہلے میں تم سے مل لینا چاہتا

غائب کر چکا ہو گا۔“ ڈریک نے کہا۔

”بہت سے لوگ شک کی زد میں ہیں۔“ مین نے بولا۔ ”مثال کے طور پر ہیلن ریڈنگے ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ قتل کے وقت وہ کہاں تھی؟“

”پال ڈریک نے سرکوشانی جنبش دی۔“

”میرا مسئلہ بھی اچھا ہوا ہے۔“ مین بولا۔ ”ابو مارٹل کو چھپانے کے سلسلے میں ٹنگٹن میری ٹانگ کھینچنے کی فکر میں ہے اور جھوٹے بیان رجسٹر مرتبہ کرنے اور معاون جرم کے الزام میں وہ مائے بیگمے کو بھی گھسنے کی کوشش کرے گا۔“ ڈرے تامل کے بعد پھر کہنے لگا ”تم ایک کام کرو پال کسی موزوں کارکن کو مستریوں کے لباس میں تھیلے کے ساتھ اس عمارت کے مختلف اپارٹمنٹ میں بھیجو جہاں آرتھر کلوس رہتا ہے وہ دروازے کھٹکھا کر اعلان کرے کہ وہ چاہایاں بنانے کا کام کرتا اور پرانی چاہایاں بھی خریدتا ہے اور پرانی چاہی کے لئے پانچ سینٹ ادا کرتا ہے۔“

”لیکن پیری ایک پرانی چاہی کی نئی چاہی تو نہیں بنائی جاسکتی۔“ ڈریک نے اعتراض کیا۔

”یہی تو پوائنٹ ہے“ مین بولا۔ ”کلوس خیالی پلاؤ پکانے والا شخص ہے اور اس میں اتنی عقل نہیں کہ دور

تک سوچ سکے اب جب ایک مستری اس کے دروازے پر پہنچ کر کہے گا کہ وہ پرانی چاہایاں پانچ سینٹ فی چاہی کے

حساب سے خریدنا چاہتا ہے اب فرض کرو کلوس کے پاس ایک چاہی ہے جو اس کے لئے پھاسی بنی ہوئی ہے

مستری کو دیکھ کر کلوس کو اس چاہی سے چھٹکارا پانے کی بہترین سبیل نظر آتی ہے چنانچہ وہ کچھ سوچے سمجھے بغیر

چاہی مستری کے حوالے کر دے گا اور پانچ سینٹ کھرے کر کے یہ سمجھے گا کہ اس نے ایک تیرے دو شکار کئے

ہیں۔“

”ہو سکتا ہے یہ چال کار گر رہے۔“ ڈریک بولا

”بہر حال میں کوشش کر دیکھتا ہوں۔“

”لیکن جلدی۔“ مین نے گھڑی پر نظر ڈالی۔

”ہمارے پاس وقت بہت کم ہے“

پال ڈریک اٹھا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد مین نے ڈیلا سے کہا۔ ”میرا خیال ہے انتظار کی ضرورت نہیں اب تم چھٹی کر سکتی

ہو۔“

جینی سے کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا۔  
 ڈیلا مسٹرین نے مائے کو ایلیو میٹر کے قریب جا کر پکڑا  
 مائے تم سب کچھ سمجھتی ہو سمجھتی ہو نا؟۔  
 ”کیا؟۔“

”مسٹر مین تمہیں صرف یہی ہدایت کر سکتا تھا اگر وہ  
 تمہیں کچھ اور کہنے یا جھوٹ بولنے کا مشورہ دیتا تو یہ  
 دروغ بیانی کی سازش ہوتی۔“

”سنو مسٹر۔“ مائے پیگلے تیزی سے بولی ”میرے  
 متعلق تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں مسٹر مین  
 کو بتادو کہ وہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے کر کرے اور اس بات  
 کی ذرا فکر کرے کہ میں کیا کہتی ہوں یا مجھ پر کیا بیٹے کی۔  
 کلنگ میری مرضی کے خلاف مجھ سے بیان نہیں دلواسکتا  
 ۔“

دونوں عورتیں ایک لمحہ تک ایک دوسرے کی  
 آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتی رہیں پھر اچانک مائے  
 پیگلے نے اپنے بازو ڈیلا کی کمر کے گرد حاصل کر دیئے۔  
 اوہ! عزیز بچی تم تو بری طرح کلپ رہی ہو۔ جاؤ فکر نہ کرو  
 ۔“

اتنے میں ایلیو میٹر آکر اس منزل پر رک گیا مائے پیگلے  
 حوصلہ افزاء انداز سے ہاتھ ملاتے ہوئے مڑی اور ایلیو میٹر  
 پر سوار ہو گئی۔

مستعمل قدموں سے ڈیلا واپس دفتر کی طرف چل دی  
 اتنے میں دوسرا ایلیو میٹر آکر راکر اور اس میں سے کورا فلٹن  
 اتر کر ڈیلا سے آئی ڈیلا اسے ساتھ لے کر مین کے پاس  
 پہنچی اور مین نے خیر مقدم کے بعد کہا ”آؤ بیٹھو کورا اور  
 مجھے تفصیل بتاؤ۔“

”مسٹر مین کیا کہوں؟ آنٹی ایڈل پر سے میرا اعتماد  
 اٹھ چکا ہے پتا نہیں اس نے ایسا کیوں کیا؟۔“  
 ”کیا کہتی ہے وہ اب؟۔“

”کہتی ہے کہ اس نے بڑا اٹھایا اور حیرت سے سوچا  
 کہ مسٹر ہائینز نے اسے وہاں کیوں پھینکا ہے۔ پھر وہ  
 دوسرے کمرے میں گئی اور لاش کو دیکھ کر اسے خیال آیا  
 کہ اب بڑا غائب ہونے کے متعلق کسی کو خیال نہیں  
 آئے گا اور بھرا بڑا اب وہ کسی خدشے کے بغیر ہضم  
 کر سکتی ہے نوٹوں سے بھرا ہوا بڑا دیکھ کر اس کی نیت  
 میں فزور آگیا۔“  
 ”کہتی جاؤ“ مین نے کہا۔

ہوں۔“  
 مین نے ریسپور رکھا ہی تھا کہ دروازے پر کسی نے  
 زور زور سے ککے برسانے شروع کر دیئے مین نے ڈیلا کو  
 اشارہ کیا اور اس نے جا کر دروازہ کھول دیا یہ مائے پیگلے  
 تھی۔

”اوہ مسٹر مین“ جوش و خروش سے بولی۔ ”مجھے  
 قارون کا خزانہ بھی دیا جائے تو میں ایسا نہیں کر سکتی۔  
 اب مجھے گرینڈ بیوری کے سامنے پیش ہونے کو کہا گیا ہے  
 اور مسٹر کلنگ کہہ رہا تھا کہ۔“

”کیا کہہ رہا تھا وہ؟۔“ مین بولا ”بیٹھ کر بتاؤ۔“  
 ”وہ کہہ رہا تھا کہ اگر میں یہ بیان دے دوں کہ تم نے  
 ایوا مارٹل کو میرے رومنگ ہاؤس میں ٹھہرایا تھا تو مجھے  
 معاف کر دیا جائے گا۔“

”تو پھر تم نے کیا جواب دیا؟۔“  
 میں نے اسے ٹھونک بجا کر جواب دیا کہ وہ ایسی تجویز  
 کیسے پیش کر رہا ہے میں نے اسے صاف صاف کہہ دیا کہ  
 نہ تو مسٹر مین کسی کو میرے رومنگ ہاؤس میں لایا اور نہ  
 ہی میں نے ایوا مارٹل کو پہلے کبھی دیکھا ہے۔“  
 ”دیکھو مائے“ مین نے سنجیدگی سے کہا ”میں  
 تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ کلنگ کی پیش کش سے فائدہ  
 اٹھاؤ اور سب کچھ سچ بتادو۔“

”یہ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو مسٹر مین۔“ وہ چیخ کر بولی  
 تمہارا مطلب ہے سب کچھ سچ بتادوں۔“  
 ”ہاں سارے واقعات سچ سچ بتادو۔“ مین بولا  
 تمہیں میرے لئے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے تھا اور اب  
 میں تمہارے کندھے پر بندوق رکھ کر نہیں چلانا چاہتا۔“  
 ”مگر وہ تو۔۔۔“ مائے پیگلے رک گئی اور پھر بولی۔ ”مگر  
 مسٹر مین تمہیں بچانے کے لئے میں جیل جاسکتی ہوں  
 اور اب تم کہہ رہے ہو کہ۔۔۔“  
 ”شکریہ تم اب سیدھی وہاں جاؤ اور کوئی بات نہ چھپاؤ۔“

”اچھا۔“ مائے پیگلے نے بجھی ہوئی آواز میں کہا اور  
 بدولی سے اٹھ کر چل دی اس کے جانے کے بعد مین نے  
 ڈیلا کی طرف دیکھا ”ایک وکیل ہونے کی حیثیت سے  
 میں اسے بس یہی مشورہ دے سکتا تھا۔“  
 ”ڈیلا اچانک اٹھ کھڑی ہوئی۔“ میں ہاتھ روم سے  
 ہو کر ابھی آئی ہوں اور وہاں ہر نکل گئی۔ مین نے پھر بے

خبر ہے پیری میرا کارکن مستری کے بہو پ میں وہاں گیا اور آرٹھر گلوس اس کے جال میں آگیا۔ اس نے پندرہ چابیاں پیچیں جن میں سے ایک پر سگٹ مینور اپارٹمنٹ کندہ ہے۔

”کیا یہ چابی ہیلن ریڈلے کے اپارٹمنٹ کی ہے؟“

”ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا ویسے میں نے اپنے ایک کارکن کو چابی دے کر پڑاں کے لئے وہاں بھیج دیا ہے۔“

”اوکے۔“ مین بولا ”ہوں لگتا ہے جیسے ہم کسی منزل پر پہنچنے کو ہیں واقعات کے متعلق کم اندازہ لگا سکتے ہو۔ آرٹھر نے ہیلن ریڈلے کو اپنی اور ہائیز کی گفتگو سے آگاہ کیا ہو گا اور وہ فوراً بھانپ گئی ہو گی کہ ہائیز اسے بلیک میل کرنے کے لئے زمین ہموار کر رہا ہے اچھا پال دیر ہو رہی ہے اب میں چلتا ہوں شاید نجات کا یہی راستہ بن جائے اگر کوئی نئی بات معلوم ہو تو گرینڈ جوری سے ملحقہ کمرے میں مجھے فون کر دینا۔ میں وہاں کالیں وصول کرنے کا بندوبست کر دوں گا ڈیڈا وہیں رہے گی اور اگر میں فون وصول کرنے نہ آسکا تو وہی پیغام مجھ تک پہنچانے کی اچھا دلوان۔“

ریسیور رکھ کر مین نے ڈیڈا کو ساتھ چلنے کا اشارہ کیا اور وہ بولی۔ ”چیف میں ایلویوٹر کے قریب مائے بیگلے سے ملی تھی۔ وہ بڑی نفیس عورت ہے، بے نا؟“

مین نے رک کر غور سے اپنی سیکرٹری کی طرف دیکھا ڈیڈا نے معصومیت بھری نگاہوں سے اس کی آنکھوں میں جھانکا میرا مطلب ہے وہ بڑی اچھی عورت ہے۔

مین نے اپنا بازو اس کی کمر کے گرد حائل کر دیا اور بولا۔ ”اور تم بھی ایک اچھی عورت ہو۔“

گرینڈ جوری کے ملحقہ کمرے کے قریب مائے بیگلے بڑی شدت سے مین کا انتظار کر رہی تھی مین کو دیکھتے ہی وہ لپکی ہوئی چلی آئی اور مین اسے ایک طرف لے گیا۔

”کون کون آیا ہوا ہے؟“

”تقریباً ہر ایک موجود ہے۔ مائے بیگلے نے بتایا“ مین نے سب کے نام معلوم کر لئے ہیں اور اب تمہارا انتظار کر رہی تھی ایک شخص گلوس ہے جو کسی بجک میں ملازم ہے اس کے علاوہ سام ڈکسن، نام فاسم، ہیلن ریڈلے

”پھر جب پولیس نے اسے گرفتار کر کے پوچھ گچھ کی تو وہ گھبرا گئی اور اس خیال سے جھوٹ بول دیا کہ مسٹر ہائیز کی زندگی میں بٹوائے کا بیان دینے سے اس پر کوئی حرف نہیں آئے گا وہ کہتی ہے کہ اس وقت اسے یہ معلوم نہ تھا کہ ہائیز کو اس کی گن سے ہلاک کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ کل اس وقت ہوا جس وقت وہ نیچے لابی میں تھی۔“

”اس نے اب یہ سب باتیں تمہیں کیوں بتائیں؟ کوئی خاص وجہ ہے اس کی؟“ مین نے سوال کیا۔

”ہاں پولیس نے اپنے شوہر کو قتل کرنے والی ایک ملزمہ کو کھڑکی میں اس کے ساتھ بند کر دیا تھا وہ عورت ایڈل ونٹرز سے بڑی میٹھی باتیں کرتی رہی اور دونوں نے ایک دوسرے کو اپنی اپنی آپ بیتی کہ سنائی پھر جب آئی ایڈل کو کسی کام سے کھڑکی سے نکالا گیا تو میٹرن کی نظر پچا کر ایک اور قیدی عورت نے آئی ایڈل کو خبردار کیا کہ اپنے ہونٹ بند رکھے کیونکہ اس کے ساتھ ایک جاسوس عورت کو بند کیا گیا ہے یہ جاننے کے بعد آئی ایڈل کف افروس ملنے لگی اب کیا ہو سکتا تھا وہ پہلے ہی اس فرضی قاتلہ سے دل کی باتیں کہہ چکی تھی۔“

”خوب۔“ مین لختی سے ہنس دیا ”کیا کیا چکر چلائے جا رہے ہیں؟“

ڈیڈا نے گھڑکی کی طرف دیکھا ”چیف اب تمہیں چل دینا چاہیے۔“

”ہاں۔“ مین نے بریف کیس اور ہیٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

”یہ بہت برا ہوا نا مسٹر مین؟“ کورانے بوکھلائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

”یہ کہو کہ اس نے اپنے لئے خود قبر کھودی ہے“ مین کی آواز سے طنز کا ذہر نپک رہا تھا ”اب اگر اس نے تسلیم کر لیا کہ آخری مرتبہ اس نے جو جملہ بیان دیا تھا وہ ”فون کی گھنٹی کی آواز نے اسے فقرہ ادھورا چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔“

”ڈیڈا نے ریسیور اٹھایا“ ہاں۔ ہیلو۔۔۔ ہاں وہ یہیں ہے ہاں بس اب جانے کو ہے“

مین نے جلدی سے ریسیور تھام لیا ”ہیلو پال کوئی نئی خبر؟“

پال کی جوش سے بھری ہوئی آواز آئی۔ ”بہت بڑی

اور آروا کل ریڈ لے بھی آئے ہیں اور ایک عورت کار لوٹا پٹن بھی ہے جس سے چند فون کالوں کے متعلق تصدیق حاصل کی جائے گی۔“

”ٹھیک ہے۔“ مین بولا ”یہ بتاؤ کہ میری سیکریٹری ڈیلا اسٹوٹ ایلویٹر تک تمہارے پیچھے آئی تھی؟“

”تمہاری سیکریٹری؟ نہیں بابا اسے کیا ضرورت۔“

”دیکھو تم جھوٹ بول رہی ہو۔“

”کچھ بھی ہو میں قسم کھانے پر آمادہ ہوں کہ ڈیلا نے مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔“

”اچھا تمہاری مرضی۔“ مین نے کہا ”لیکن اگر اس نے تم سے کچھ کہا ہو تو اس پر ہرگز عمل نہ کرنا اب تم گلنگ کے پاس جا کر کہو کہ تم نے ارادہ بدل دیا ہے اور سچ کہنے پر آمادہ ہو بشرطیکہ وہ تم پر کوئی الزام نہ آنے دے اس سے اس امر کی تحریر لے لینا کہ تم پر کوئی الزام نہیں آئے گا۔“

”اور پھر؟“ مائے بیٹلے نے پوچھا۔

”پھر اسے سب کچھ سچ بتا دینا اب جاؤ میں تم سے ایک دو منٹ بعد آؤں گا تاکہ شبہ نہ ہو۔“

”اودہ میں اب تک شملت اور سگریٹ نوشی کرتی رہی ہوں اور وہ یہ سمجھتے رہے ہیں کہ میں بوکھلائی ہوئی ہوں مسٹر مین کیا میں واقعی ایسا کروں؟“

”ہاں ہاں جو میں جو کہ رہا ہوں اچھا گڈ لک۔“

چند منٹوں بعد جب مین کمرے میں داخل ہوا تو مائے بیٹلے گلنگ سے سرگوشیاں کر رہی تھی مین کو دیکھتے ہی گلنگ مائے بیٹلے کو کمرے سے نکال لے گیا

چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔ جلد ہی اس نے پیری مین کو طلب کر لیا اور مین گرینڈ چیوری کے کمرے میں داخل ہوا۔

”مسٹر مین۔“ گلنگ بولا ”تمہیں گواہ کے طور پر طلب کیا گیا ہے گرینڈ چیوری رابرٹ ہائینز کے قتل اور اس قتل کے عواقب کی تحقیق کر رہی ہے تم اپنے حقوق سے آگاہ ہو تاہم میں یہ بتانا مناسب سمجھتا ہوں کہ تمہیں کچھ جرائم میں معاون یا شریک کے طور پر ملوث کیا جاسکتا ہے تم کی ایسے سوال کا جواب دینے پر مجبور نہیں ہو جس سے تم پر الزام آتا ہو پھر بھی کسی متعلقہ اور بر محل سوال کا جواب نہ دینا تو ہن عدالت کے مترادف ہو گا۔“

مین نے گواہوں کی کرسی سنبھالتے ہوئے مسکرا کر

کہا ”ٹھیک ہے مسٹر گلنگ“

”مسٹر مین تمہارے اور تمہارے موکلوں کے درمیان ماضی کے روابط سے قطع نظر کرتے ہوئے میں خاص طور پر یہ پوچھتا ہوں کہ رابرٹ ہائینز کے قتل کا حال جاننے کے بعد تم نے ایوارڈ مل کو پولیس سے چھپایا تھا یا نہیں؟ تم اس کے اپارٹمنٹ سے کچھ دور سٹریٹ کار کے اسٹاپ پر اسے اپنی کار میں بٹھا کر ایک روٹنگ ہاؤس میں لے گئے تھے یا نہیں جو تمہاری ایک سابقہ موکلہ کے زیر انتظام چل رہا ہے؟“

مین نے ایک ٹانگ دوسری پر رکھی اور کہا۔ ”ہاں یقیناً لے گیا تھا۔“

”کیا؟“ اس اعتراف پر گلنگ چیخ کر بولا۔

”ہاں میں ضرور لے گیا تھا۔“ مین نے جواب دیا ”البتہ تمہارا یہ مفروضہ غلط ہے کہ میں اسے پولیس سے چھپانے کی خاطر لے گیا تھا۔“

”تو پھر اسے کس سے چھپا رہے تھے؟“

”اخباری نمائندوں سے۔“ مین نے بلا تامل جواب دیا ”تم جانتے ہی ہو کہ یہ اخباری نمائندے کسے کیسے حروں سے کام لے کر مطلوبہ لوگوں تک رسائی حاصل کر لیتے اور پھر انہیں چسپی خبروں کا عنوان بنا دیتے ہیں۔“

”لیکن تم اسے اپنی سابقہ موکلہ مائے بیٹلے کے روٹنگ ہاؤس میں لے گئے اور مائے بیٹلے سے یہ بھی کہا تھا کہ اسے کسی ایسی جگہ روپوش کر دیا جہاں اسے کوئی نہ پاسکے۔“

”بالکل درست ہے۔“ مین نے تسلیم کیا۔

”جہاں اسے کوئی نہ پاسکے؟“ گلنگ نے دوبارہ پوچھا۔

”ٹھیک۔“

”کوئی بھی نہیں؟“ گلنگ نے زور دیتے ہوئے پوچھا۔

”یہ بھی ٹھیک ہے۔“

”کوئی بھی نہیں کے ضمن میں پولیس بھی آتی ہے مسٹر مین۔“ گلنگ نے فاتحانہ انداز سے کہا۔

”پولیس اس سے پہلے ہی پوچھ کچھ کر چکی تھی؟“

مین نے مسکرا کر کہا ”اور اس کا بیان لینے کے بعد اسے چھوڑ چکی تھی“

”لیکن فوراً ہی بعد پولیس کو پھر اس کی ضرورت پڑ گئی تھی۔“

”ہوں۔“ مین بولا ”مجھ سے یہ توقع لینے کی بالکل ہے کہ میں پولیس کی ضرورت اور ارا دونوں سے باخبر ہوں جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس نکتے پر گریڈ جیوری میری نیت کے متعلق تفتیش کر رہی ہے اور میں بتا چکا ہوں کہ میری نیت کیا تھی اب اگر اس معاملہ سے کچھ اور بنانا چاہتے ہو تو نہیں ثبوت فراہم کرنا ہوگا۔“

”اگلی صبح میرے بتانے پر تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ ایو مارٹل پولیس کو مطلوب ہے۔“

”ہاں تم نے ضرور بتایا تھا۔“ مین نے جواب دیا ”اور تم نے یہ بھی کہا تھا کہ بارہ بجے تک ایسے پولیس تک پہنچاؤں چنانچہ میں نے اسے تائید کر دی تھی کہ بارہ بجے سے پہلے پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے اور اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دے یوں میں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی تھی مسٹر گلنگ۔“

”نہیں ذمہ داری پوری نہیں کی تم اسے بارہ بجے تک نہیں لائے۔“

”کیا یہ فنی نکتہ نہیں؟ ایک غشتی کار نے اسے بار بجے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا۔“

”ہاں ایک ایسی ٹیکسی میں جس کے متعلق اس نے کہا کہ وہ اس میں پولیس ہیڈ کوارٹر جا رہی تھی مگر وہ اپنی یہ بات ثابت نہ کر سکی۔“

”مسٹر گلنگ۔“ مین نے مسکرا کر کہا ”تم خواہ مخواہ اپنے آپ کو الجھا رہے ہو یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے متعلق تمہیں ایو مارٹل پر جرح کرنی چاہیے میرا تعلق محض اتنا تھا کہ اسے بارہ بجے سے پہلے پولیس ہیڈ کوارٹر میں پہنچنے کی ہدایت کر دوں اس کے بعد اگر میری ہدایت کے برعکس وہ ملک سے فرار بھی ہو جائے مجھ پر کوئی الزام نہیں آتا۔“

مین کی دلیل سے لاجواب ہو کر گلنگ بغلیں جھانکنے لگا اور پھر بولا۔ ”اس معاملے کو ہم سروسٹ میں چھوڑ دیتے ہیں تاہم قتل کے جرم کے بعد تم پر معاون ہونے کا الزام ہے۔“

”قتل کی بات کر رہے ہو تو یہ معاملہ یوں طے نہیں ہو گا جج لنڈیل کے رویہ قتل کے مدعا ملہان کی ابتدائی سماعت ہو چکی ہے لیکن اگر تم قتل کے متعلق کچھ معلوم

کرنے میں دلچسپی رکھتے ہو تو تم اپنے گواہ آر تھر کلوس سے چند سوال پوچھ دیکھو۔“

”کلوس؟“ ”گریڈ جیوری کے فورمین نے پوچھا ”اس پر بھی تو سوال کئے جاتے ہیں؟“

”مناخت کی غرض سے نوٹس کے نمبروں کے متعلق اس سے استفسار کرنا ہے۔“ گلنگ نے بتایا۔

”تم کلوس سے یہ بھی پوچھ سکتے ہو۔“ مین بولا ”کہ سگٹ مینور اپارٹمنٹ کی چابی اس کے پاس کیسے آئی اور اس چابی سے نجات پانے کا اثبات کیا کیوں تھا اور یہ۔“

اس نے ایک ڈپٹی شیف کمرے میں آیا اور گلنگ سے مخاطب ہو کر بولا۔ ”مسٹر مین کے لئے یہ ایک فوری نوعیت کا پیغام ہے۔“

گلنگ تیار ہو کر بولا۔ ”گواہ کو پیغام دینے کے لئے مقدمے کی سماعت میں مداخلت مت کرو۔“

”لیکن بتایا گیا ہے کہ یہ ایک اہم پیغام ہے۔“

”جو بھی بتایا گیا ہو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں گریڈ جیوری مسٹر مین پر تفتیش کر رہی ہے۔“

ڈپٹی شیف کے ہاتھ میں کانڈ کا پرزہ دیکھ کر مین نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”اب چونکہ مداخلت ہوئی چکی ہے اس لئے میں پیغام لئے لیتا ہوں اور پھر اس سے پہلے کہ گلنگ اعتراض کر سکتا اس نے کانڈ کا پرزہ تمام لیا۔

کانڈ کی تہ کھولنے پر مین کو ڈیلا کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ پیغام دکھائی دیا۔“

”ابھی ابھی ڈریک کافون ملا ہے چالی کے متعلق ایک غلطی ہو گئی ہے چالی ہیلن ریڈلے کے اپارٹمنٹ کی نہیں بلکہ کارلونا پسن کے اپارٹمنٹ کی نگلی یوں ظاہر ہونا ہے جیسے آر تھر کلوس سگٹ مینور کے اس اپارٹمنٹ میں رہا کرتا تھا مگر ہیلن ریڈلے کے ساتھ تعلقات پیدا ہونے کے بعد ہیلن نے یہ مناسب سمجھا کہ وہاں سے چلا گیا اور کہیں اور منتقل ہو جائے چنانچہ وہ وہاں سے چلا گیا اور اس کے بعد کارلونا وہاں آکر رہنے لگی۔ ڈیلا۔“

پیغام پڑھ کر مین نے جیب میں ڈال لیا۔

”آب اگر تم سوالوں کے جواب دینے کے لئے تیار ہو

”گلنگ جیبتی ہوئی آوازیں بولا۔

”اور اپنے قیمتی وقت میں سے قانون کے لئے وقت وقف کر سکتے ہو تو۔“

”کیا جانتا چاہتے ہو؟“

315



”آرتھر کلوں کے متعلق تم کیا کہنے کو تھے؟“  
فورمین نے پوچھا۔

”صرف یہ کہ اس کے پاس سگٹ مینور کے ایک اپارٹمنٹ کی چابی تھی اور وہ وہاں رہتا رہا ہے۔“  
”خیر یہ تو کوئی انوکھی بات نہیں ممکن ہے وہاں سے منتقل ہوتے وقت وہ چابی واپس کرنا بھول گیا ہو۔“  
”میں محض یہ بات واضح کرنا چاہتا تھا کہ اس عمارت کے ایک اپارٹمنٹ کی چابی اس کے پاس تھی جس میں قتل کی واردات ہوئی۔“ مین نے جواب دیا۔  
”تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ قتل سے اس کا کوئی تعلق ہے۔“  
”ہرگز نہیں بس میں ایک حقیقت اجاگر کرنا چاہتا تھا۔“

”لیکن میں نہیں سمجھا کہ اس حقیقت کا زیر بحث معاملے سے کوئی تعلق ہے“ گلنگ نے اعتراض کیا۔  
”تم یہ دعویٰ تو نہیں کرنا چاہتے کہ یہ چابی اس اپارٹمنٹ کی ہے جس پر لاش پائی گئی۔“  
”نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔“ مین بولا ”یہ چابی اس اپارٹمنٹ کی ہے جو آج کل کارلونا پسن کے تصرف میں ہے اس بات کی تم تحقیق کر سکتے ہو۔“  
”یہ سب باتیں ہمیں معلوم ہیں“ گلنگ نے ترش روی سے کہا۔

”اور کارلونا پسن مقتول کی گرل فرینڈ تھی۔“ مین نے عام انداز سے کہا ”وہ بڑی حاسد تھی اور اس وقت اس کا تعاقب کر رہی تھی جب وہ نیچے جا کر قتل ہوا۔“  
”وہ کیسے؟“ فورمین نے پوچھا۔

”میں نے تعجب سے گلنگ کی طرف دیکھا۔“ میرا خیال تھا کہ یہ بات تم جیوری کے سربراہ کو بتا چکے ہو گے۔“

”تم کہتے ہو کہ کارلونا پسن نے ہیلن ریڈلے کے اپارٹمنٹ تک اس کا تعاقب کیا؟“ گلنگ نے سوال کر دیا۔

”ہاں۔“  
”لیکن اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ساری سہ پہر سوئی رہی ہے۔“  
”لیکن اس نے تین گواہوں کی موجودگی میں مجھے کچھ اور بتایا ہے۔“ مین نے وضاحت کی۔

”کیا وہ گواہ تم سے وابستگی رکھتے ہیں؟“  
”ان میں سے دو گواہ میرے کارکن ہیں اور تیسرا پال ڈریک ہے۔“

”تمہارا جاسوس؟“ گلنگ نے پوچھا۔  
”ہاں۔“  
”اچھی کہانی ہے۔“ گلنگ نے طنزیہ انداز سے کہا۔

”تم یقین نہ کرو لیکن جیوری کو یقین آجائے گا۔“  
”لیکن اس سے فوراً بذریعہ حالات سے تمہارے تعلق پر کوئی اثر نہیں پڑتا“ گلنگ نے غصے سے کہا۔  
”آخر تم کارلونا پسن سے پوچھ کر یوں نہیں لیتے؟“  
”یہ ایک اچھا خیال ہے مسٹر گلنگ۔“ فورمین نے رائے ظاہر کی۔

”بڑی بددلی سے گلنگ نے پسائی اختیار کرتے ہوئے کہا۔“ اچھا تو مسٹر مین بیرونی کمرے میں چلا جائے اور پھر۔“

”مگر وہ یہیں کیوں نہ ٹھہرا ہے؟“ فورمین نے کہا ”میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ عورت مسٹر مین کے روبرو کیا کہتی ہے؟“

”یہ غیر قانونی بات ہوگی۔“ گلنگ بولا قانون کے تحت صرف ماہر مشیر ہی موجود ہونا چاہیں۔  
فورمین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ”میں چاہتا ہوں مین یہیں رہے وہ ایک گواہ ہے۔“

”لیکن سروسٹ اس کا بیان نہیں ہو رہا۔“  
”تو پھر وہ ایک ماہر مشیر ہے۔“  
”میں پھر آگاہ کرتا ہوں کہ یہ ایک غیر قانونی بات ہے۔“

”تو پھر ہم تھوڑی دیر کے لئے وقفہ کر لیتے ہیں اور اس دوران غیر رسمی میننگ ہوگی اسے اندر لے آؤ۔“  
”لیکن وقفے کے دوران اس سے حلفیہ شہادت نہیں لی جاسکتی۔“ گلنگ نے اعتراض کیا۔

”کوئی بات نہیں اسے اندر لے آؤ“ فورمین نے حکم دیا۔

”گلنگ کا منہ بن گیا اور اس نے شکست خوردہ آواز میں ڈپٹی سے کہا۔“ کارلونا نیمن کو اندر لے آؤ۔“  
کارلونا اندر آئی اور ارکان جیوری کی طرف دیکھتے ہوئی مسکراہٹوں کے پھول پھجھار کرنے لگی پھر بیٹھتے ہوئے اس

نے بطور خاص اہتمام کیا کہ سڈول پنڈلیاں نمایاں رہیں

”مسٹر مین کا بیان ہے۔“ گلنگ نے آغاز کیا۔  
کہ تم اس کے سامنے تسلیم کر چکی ہو کہ تم نے رابرٹ ہائیز کا ہیلن ریڈلے کے ابارٹ منٹ تک اس کا پیچھا کیا جہاں وہ بعد میں مقتول پایا گیا۔“ وہ حیرت سے مین کی طرف مڑی ”مسٹر مین نے یہ بیان دیا ہے؟“

”ہاں۔“  
”اوه مسٹر مین بھلا یہ بیان تم نے کیسے دے دیا میں نے تمہیں صاف صاف بتایا تھا کہ میں ساری سہ پہر سونی رہی تھی اور یہ کہ مجھے معلوم تھا کہ وہ ہیلن کو جانتا ہے۔ لیکن میں نہیں جانتی کہ ہیلن کون ہے۔“  
”کیا تم نے مسٹر مین کو یہ باتیں کہیں تھیں؟“  
گلنگ نے سوال کیا۔

”ہاں جناب۔“  
”کیا مسٹر مین کا کوئی گواہ بھی موجود تھا۔“  
”ہاں اس کے کچھ کارکن بھی آئے تھے اور اس نے کہا تھا کہ وہ کسی موکلہ کو فائل کے الزام سے بچانا چاہتا ہے اس سلسلے میں اس نے میری مدد طلب کی اور کہا کہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ میں رابرٹ سے ناراض تھی تو یہ اس کی مدد کے مترادف ہو گا مگر میں نے انکار کر دیا پھر اس نے کہا کہ میں اپنے بیان میں تھوڑی سی تبدیلی کر دوں۔“

”اس نے تمہیں بیان تبدیل کرنے کو کہا؟“ گلنگ نے تاکید سے پوچھا۔  
”ہاں۔“ کارلوٹا نے جھجک کر جواب دیا۔  
”مسٹر مین گواہ سے کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہو؟“  
فورمین نے مسٹر مین سے پوچھا۔  
”ایک منٹ“ گلنگ نے احتجاج کیا۔ ”یہ بات بڑی بے قاعدہ ہے۔“

”بے قاعدہ ہے یا نہیں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔“  
فورمین نے تند آواز میں کہا ”جہاں تک میں سمجھتا ہوں پیری مین ایک معزز اور قابل وکیل ہے اگر یہ وہ کتاب ہے کہ اس عورت نے اس سے کوئی بات کہی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ جھوٹ کہہ رہا ہے پھر جب وہ مین گواہ بھی پیش کر سکتا ہے تو ڈی اے آفس کو اس امکان کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ یہ گواہ کارلوٹا نیشن دروغ بیانی کی مرتکب ہو سکتی ہے۔“

”کچھ بھی ہو مسٹر مین گواہوں پر جرح کرنے کا یہاں مجاز نہیں۔“ گلنگ نے جمل کر کہا۔ ”یہ بات غیر قانونی اور بے قاعدہ ہے۔“

اب تو فورمین بھڑک اٹھا ”اچھا تو میں سوال پوچھ سکتا ہوں اور مسٹر مین مجھے بتا سکتا ہے کہ کیا پوچھنا ہے۔“  
”اس سے پوچھا جائے کہ وہ کس وقت سوئی تھی۔“  
کارلوٹا براہم ہو کر بولی ”سوئے وقت میں گھڑی دیکھنے کی عادی نہں۔ میں لچ کے فوراً بعد ہی سو گئی تھی۔“  
”اب یہ پوچھا جائے۔“ مین بولا کہ کیا رابرٹ ہائیز کی ابارٹ منٹ میں موجودگی کے دوران ہی یہ لباس اتار کر جاسوئی تھی؟“

”معم مجھ پر یوں کچھ نہیں اچھال سکتے۔“ کارلوٹا بے قابو ہو کر بولی۔ ”جب بوب ہائیز اپارٹمنٹ سے رخصت ہوا اس وقت میں پورے لباس میں تھی۔“  
مین اور فورمین کی نگاہیں چار بولی اور مین نے پر معنی انداز سے کلائی گھڑی کو پھینکی دی فورمین نے پوچھا ”یہ کس وقت کی بات ہے؟“  
”دو بجنے میں پانچ منٹ رہتے تھے۔“  
مین بولا۔ ”گواہ سے پوچھا جائے کہ یہ کتنی دیر تک سوئی رہی؟“

”ساری سہ پہر۔“ کارلوٹا نے تیزی سے کہا۔  
”یہ بڑی بے قاعدہ کاروائی ہے؟“ گلنگ نے بے بسی سے اعتراض کیا۔

اس کے احتجاج کو نظر انداز کرتے ہوئے مین بولا۔  
”گواہ کے اس بیان کو آسانی سے جھوٹ ثابت کیا جاسکتا ہے مس پین کے اپارٹمنٹ میں لگے ہوئے فون کا نمبر ہیلن ریڈلے، ایڈل ونڈز اور ایوا مارٹل تینوں کو معلوم تھا۔ یہ تینوں اس نمبر پر ہائیز سے بات کیا کرتی تھیں اور اس پوری سہ پہر کو اس نمبر کی مسلسل جھتی رہی تھی اور کارلوٹا پین جواب دیتی رہی تھی۔“

”ایڈل ونڈز اور ایوا مارٹل تو اپنے آپ کو بچانے کے لئے کچھ بھی کہہ سکتی ہیں۔“ گلنگ نے بھنکار کر کہا۔  
”تو پھر ہیلن ریڈلے سے پوچھ دیکھو۔“ مین بولا۔  
”گلنگ کو کوئی جواب دیتے نہ ہی۔“

کارلوٹا نے بوکھلا کر خاموشی کو توڑا۔ ”فون کا جواب دینے کے لئے میں ایک دو مرتبہ انھی مگر پھر سو گئی تھی اور ایک پچپن کے بعد میں اپارٹمنٹ سے کہیں نہیں گئی۔“

گلنگ جلتے جھٹھے ہوئے بولا۔ ”بڑی بے قاعدہ

سماعت ہو رہی ہے میرے خیال میں فی الحال سماعت ملتوی۔“

فورمین نے اس کی بات کاٹے ہوئے کہا ”ایک دیکل کے کردار کو میں داغدار نہیں دیکھ سکتا جیوری کے بانی اراکان جو بھی محسوس کریں لیکن اگر مشرین کسی جرم کا مرتکب ہوا ہے تو اس کا احتساب کیا جائے گا ورنہ وہ بری الذمہ ہوگا اور کچھ کرنے سے پہلے میں یہ بھی جانچتا چاہتا ہوں کہ کہیں اسے فریم تو نہیں کیا جا رہا۔“

”پیری مین ان دو مدعا علیہان کی وکالت کر رہا ہے جو ڈیکٹی اور فل کی مرتکب ہوئی ہیں۔“ گلنگ نے کہا۔

”گلنگ“ مین بولا۔ ”فل کے کیس کو عدالت میں سماعت تک انتظار کیوں نہیں کر لیتے۔“

”مجھے ایسا کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اگر گریڈ جیوری چاہے تو۔“

”تھو۔“ گلنگ نے اٹھ کر اسے روک دیا اس کی آنکھیں انہماک اور جذب کے عالم میں اراکان جیوری کے سرور کے اوپر کسی نکتے پر مرکوز تھیں چند لمحوں بعد وہ بولا ”گریڈ جیوری کو ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں۔“

”وہ کیا ہے؟“ فورمین نے پوچھا

”ایوانار مل اور ایڈل ونٹز کو ہائیز کے قتل کے لئے محض ایک اطلاع کی بنیاد پر احتساب کا نشانہ بنایا جا رہا ہے

”مین بولا۔ ”میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس وقت جب کہ گریڈ جیوری کا مشین جاری ہے اور تمام گواہ موجود ہیں قتل کے اصل مجرم کا مواخذہ ہو جانا چاہئے۔“

”متمل مجرم کون ہے؟ گلنگ نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔“

”اب تک یہ فرض کیا گیا ہے کہ رابرٹ ہائیز کو ایک بچپن اور دو بگدرس منٹ کے درمیان قتل کیا گیا کیونکہ

ایڈل ونٹز دو بگدر گیارہ منٹ پر اس گرن کے ساتھ ابارمنٹ سے چل دی تھی جس سے ہائیز کو قتل کیا گیا تھا۔“

”تو اس مفروضے میں کیا غلطی ہے؟“ فورمین نے کہا۔

”یہ مفروضے سرے سے ہی غلط ہے۔ گن کو کوڑے کے نیچے دفن پایا گیا اور ایڈل ونٹز نے یقیناً اسے کوڑے

کے نیچے نہیں دیا تھا گن وہاں پھینکے جانے کے بعد مزید کوڑا بھی نہیں ڈالا گیا اب سوچنا یہ ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے؟“

”مطلب کچھ بھی نہیں۔“ گلنگ نے کہا۔

”یقیناً مطلب ہے“ مین تیزی سے بولا۔ ”اس کا مطلب ہے کہ ایڈل ونٹز کے علاوہ کسی اور شخص نے گن کو کوڑے کے نیچے دھکیلا کیونکہ اس شخص نے اس مکان کو پیش نظر رکھا کہ اس وقت کے بعد مزید کوڑا ڈرام میں ڈالا گیا ہوگا جب ایڈل ونٹز کو ڈرم میں جھانکتے دیکھا گیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی شخص نے گن کو کوڑے کے ڈرم سے نکالا اسے استعمال کیا اور اسے دوبارہ ڈرم میں پھینکتے ہوئے کوڑے کے نیچے دھکیل دیا۔“

”علاوہ بریں وہ ایک ایسا شخص تھا جسے معلوم تھا کہ

ایڈل ونٹز کو ڈرم کے پاس دیکھا گیا ہے اور جہاں تک میں جانتا ہوں یہ بات صرف دو اشخاص کو معلوم تھی اپنی میں سے ایک تو جاسوس ٹام فالسم ہے اور دوسرا شخص

آرواکل ریڈلے ہے جس نے ایڈل ونٹز اور ایوانار مل کا تعاقب کرنے کے لئے انٹرنیٹ انوسی کیٹرز کو مامور کیا

۔“ قتل کے ارتکاب کے وقت آرواکل ریڈلے کے پاس ایک دوسری جگہ موجود ہونے کا معقول عذر موجود ہے“ گلنگ نے تیزی سے کہا۔

”قتل کے ارتکاب کا اصل وقت اس وقت سے آدھا گھنٹہ بعد ہے جو تم نے فرض کیا ہوا ہے“ مین بولا

۔ ”آرواکل ریڈلے اس وقت جاسوسی ایجنسی میں بیٹھا ہوا تھا جب ایڈل ونٹز کے لورنیز ہوٹل پہنچے اور ڈرم میں

جھانکنے کی رپورٹ موصول ہوئی یہ رپورٹ ملتے ہی اسے تجسس ہوا کہ آپا ایڈل ونٹز نے ڈرم میں کیا چیز پھینکی ہے وہ ایجنسی کے دفتر سے اٹھ کر سیدھا ہوٹل پہنچا اور بغلی

راستے سے ہوٹل میں داخل ہوا تاکہ نظر میں نہ آئے وہاں ڈرم کا ڈھلکا اٹھا کر اس نے گن پڑی پائی۔“

”اسے حیرت تھی کہ ایڈل ونٹز اپارمنٹ سے کیوں رخصت ہوئی اور گن کو ڈرم میں ڈال دیا اس نے گن اٹھالی اور خود تحقیقات کے لئے گلنگ مینور ابارمنٹ

میں گیا ظاہر ہے کہ ایسے موقع کے لئے اس کے پاس ایک پاس کی موجود تھی۔“

”یہ قیام کرنا مشکل نہیں کہ وہاں پہنچ کر آرواکل ریڈلے کو کیا احساس ہوا ہوگا وہاں ہائیز بڑے مزے سے

یوں خواگاہ میں بیٹھا ہوا تھا جیسے اپنے گھر میں ہو یہ بات ذہن میں رکھی جائے کہ آرواکل ریڈلے کے خیال میں

جاسوس اس کی اصلی بیوی کے تعاقب میں تھے اور

مستعار دوشیزہ بنی وہ عورت تھی جس سے اسے والہانہ محبت رہی تھی گن اس کی جیب میں تھی اور اچانک اسے خیال آیا ہوگا کہ اگر وہ ٹرانسگر دبا کر اسے کامیاب رقیب کو راستے سے ہٹا دے تو اسے صرف یہ گناہ ہوگا کہ واپس ہو لے جا کر گن کو ڈرم میں دوبارہ پھینک دے اور یوں اس پر کوئی حرف نہیں آئے گا۔

”اس بے لگام تھیوری کے لئے کوئی ثبوت؟“

گلنگ نے سوال کیا۔  
”ڈرم کے ڈھکنے پر انگلیوں کے نشانات۔“ مین نے جواب دیا ”تمہارے باہر نے صرف ایڈل ونٹرز کی انگلیوں کے نشانات پر بڑا مال ختم کر دی اب باہر بھی یہاں موجود ہے اور آرواٹل ریڈ کے بھی باہر بٹھا ہے صرف پانچ منٹ میں ثبوت فراہم کر سکتا ہے“ اتنا کہنے کے بعد اس نے بڑے اعتدال سے دروازے کی طرف قدم بڑھایا اور پھر رک کر فورمین کے سامنے نظمیا سر جھکا کر ہوئے بولا۔  
”میرا خیال ہے آپ حضرات کو اب میری ضرورت نہیں رہی۔“

فورمین مسکرایا ”انگلیوں کے نتائج تک انتظار کرلو۔“

”پال ڈریک اور ڈیلا اسٹیٹ مین کے دفتر میں اس کے منتظر تھے اسے دیکھتے ہی پال بولا ”اوہ پیری دس بج گئے ہیں کیا وہاں کافی لے دے ہوئی؟“

”ہاں“ مین بولا۔ ”لیکن چالی کے متعلق تمہارے پیغام نے مجھے حقیقت کی تہ تک پہنچادیا“ دراصل غلط وقت کی وجہ سے ہم مسرور ہو کر رہ گئے تھے کیونکہ آٹھ منٹ کے متعلق یہ فرض کر لیا گیا تھا کہ ایڈل ونٹرز اسے دو بج کر گیارہ منٹ پر ساتھ لے کر عمارت سے رخصت ہو گئی تھی اور ارتکاب قتل اس سے پہلے ہو چکا تھا۔ ایڈل ونٹرز بھی کوئی مدد نہ کر سکی وہ ایک ہی جھوٹی عورت ہے اور سب حالات میں حقیقت سے آنکھیں چرانے کی عادی اسے یقین ہو گیا تھا کہ قتل اس وقت ہوا جب وہ عمارت

کی لابی میں تھی اس لئے اس نے گن کا ایک جیمبر خالی ہونے اور بارودی بوسٹھیں کا افسانہ تراش لیا۔ اس نے درحقیقت ایسا کوئی کام نہیں کیا نہ تو اس نے خالی جیمبر دیکھا تھا اور نہ ہی بارودی بوسٹھیں بھی بلکہ گن سے نجات پانے کے لئے ایک بہانہ بنانے کے لئے یہ کہانی گھڑی تھی البتہ اسے یقین تھا کہ اس وقت اس کی گن

سے گولی واقعی گئی تھی۔  
”تو کیا اس وقت تک گولی چلائی نہیں گئی تھی؟“  
”نہیں اس نے غلط قسمی کی وجہ سے گن لے جا کر ڈرم میں ڈال دی اور گن کو وہاں سے اٹھا کر پھر عمارت میں لایا گیا اور پھر دوبارہ ڈرم تک پہنچایا گیا۔“  
”یہ کس کا کام تھا؟“

”آرواٹل ریڈ لے گا۔“ مین نے جواب دیا اور پھر تفصیل سے آگاہ کرنے کے بعد بولا ”اس سے غلطی یہ ہوئی کہ وہ ڈرم کے ڈھکنے پر اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ آیا اور اسی وجہ سے کفر کردار کو پہنچا۔“  
”اور اس بٹے کے متعلق کیا کہتے ہو جو ایڈل ونٹرز کے قبضے سے برآمد کیا گیا۔“  
”پال ڈریک نے پوچھا۔ ”کیا بڑا واقعی اس نے اٹھایا تھا؟“

”یہ معاملہ میرے لئے بھی الجھن کا باعث بنا اور گلنگ کے لئے بھی بٹے کی کہانی واقعی ایک اچھی کہانی ہے۔“

”اور وہ کہانی کیا ہے؟“  
”ہائیز کو قتل کرنے کے بعد آرواٹل ریڈ لے کر خیال آیا کہ اسے کوئی ایسی شہادت مہیا کر دینی چاہئے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ لاش کی جیسیں ٹوٹی گئی ہیں اور یہ قتل ڈبیتی کا شاخسانہ ہے چنانچہ اس نے ہائیز کی جیب سے بڑا انکالا اور اس میں ناگلی رپم یا رپن جیب میں سے کچھ نوٹ اس میں ڈالے اور بٹے کو خوابگاہ کے دروازے کے باہر پھینک دیا۔“

”اومائی گاؤ!۔“ پال ڈریک منہ پھاڑ کر بولا ”تمہاری شیطانی کھوپڑی کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کرتی۔“  
”ہاں یاد رکھو ہر قاتل اپنے قتل کے پیچھے کوئی نہ کوئی نشان ضرور چھوڑ جاتا ہے بس تیز مشاہدہ اور غیر معمولی تبحر سے اسے دریافت کیا جاسکتا ہے اور اب۔۔۔ وہ ایک لٹ مسکرایا۔

”چونکہ تم نے اور ڈیلا نے اس کیس کو حل کرنے میں میری بڑی مدد کی ہے تو آج میری طرف سے کس شاندار ہومل میں ڈنر رہے گا۔“  
”وہ ان دونوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔“  
”ٹھیک!“  
پال ڈریک اور ڈیلا کے چہرے بھی مسکرائے۔

